شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

اَلْكِفَايَة

فِي

حَدِيثِ الْوِلَايَة

حدیثِ ولایتِ علی رضی اللہ عنہ

کا

تحقیقی جائزہ

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

تالیف: شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

معاونینِ ترجمہ و تخریج: اَجمل علی مجددی، محمد ضیاء الحق رازی

نظرِ ثانی : پروفیسر محمد نصر اللہ معینی، ڈاکٹر فیض اللہ بغدادی

زیرِ اِہتمام : فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ -Research.com.pk

مطبع : منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور

اِشاعت نمبر 1 : دسمبر 2016ء (1,100)

قیمت :

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز کی CDs/DVDs وغیرہ سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریکِ منہاجُ القرآن کے لیے وقف ہے۔

fmri@research.com.pk

مولای صلّ وسلّم دائما ابدا
على حبیبك خیر الخلق كلّهم

محمّد سیّد الكونین والثّقلین
والفریقین من عرب ومن عجم

اللّهم صلّ على سیّدنا ومولانا محمّد وعلى آله وصحبه وبارك وسلّم

فہرس

بَابٌ فِي وِلَايَةِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ

١. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيًّا ﷺ فِي الرَّحَبَةِ، يَنْشُدُ النَّاسَ: أَنْشُدُ اللهَ مَنْ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. لَمَّا قَامَ فَشَهِدَ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: فَقَامَ اثْنَا عَشَرَ بَدْرِيًّا كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى أَحَدِهِمْ، فَقَالُوْا: نَشْهَدُ أَنَّا سَمِعْنَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ: أَلَسْتُ أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَأَزْوَاجِي أُمَّهَاتُهُمْ؟ فَقُلْنَا: بَلٰى، يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَذَكَرَهُ الْهَيْثَمِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى وَرِجَالُهُ وُثِّقُوْا.

٢. عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ﷺ فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ: قَالَ ﷺ: إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي.

١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/١١٩، الرقم/٩٦١، وأبو يعلى في المسند، ١/٤٢٩، الرقم/٥٦٧، وأبو نعيم الأصبهاني في تاريخ أصبهان، ٢/١٩٨، الرقم/١٤٤٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٢/٢٠٧، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٠٥۔

٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب ﷺ، ٥/٦٣٢، الرقم/٣٧١٢، والنسائي في السنن الكبرى، ←

﴿سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی ولایت کا بیان﴾

۱۔ **حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وسیع میدان میں دیکھا،** اُس وقت آپ لوگوں سے حلفاً پوچھ رہے تھے کہ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غدیرِ خم کے دن - ﴿مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ﴾ جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے - فرماتے ہوئے سنا ہو وہ کھڑا ہو کر گواہی دے۔ عبد الرحمٰن نے کہا: اس پر بارہ (۱۲) بدری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کھڑے ہوئے، گویا میں اُن میں سے ایک کی طرف دیکھ رہا ہوں۔ ان (بارہ بدری صحابہ رضی اللہ عنہم) نے کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غدیرِ خم کے دن فرماتے ہوئے سنا: کیا میں مومنوں کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں، اور میری بیویاں اُن کی مائیں نہیں ہیں؟' سب نے کہا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! اِس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ اور جو اِس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ۔

اِسے امام احمد اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے جب کہ ہیثمی نے بھی بیان کیا ہے۔ نیز امام ہیثمی نے کہا ہے: اسے ابو یعلی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال کو ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

۲۔ **ایک طویل روایت میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے** فرمایا ہے: علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور میرے بعد وہ ہر مسلمان کا ولی ہے۔

.... ١٣٢/٥، الرقم/٨٤٧٤، وابن حبان في الصحيح، ٣٧٣/١٥، الرقم/٦٩٢٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣٧٢/٦-٣٧٣، الرقم/٣٢١٢١، وأبو يعلى في المسند، ٢٩٣/١، الرقم/٣٥٥، والحاكم في المستدرك، ١١٩/٣، الرقم/٤٥٧٩، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢٨/١٨، الرقم/٢٦٥۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

٣. حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ، عَنْ بُرَيْدَةَ ﷺ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ عَلِيٍّ الْيَمَنَ فَرَأَيْتُ مِنْهُ جَفْوَةً، فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ذَكَرْتُ عَلِيًّا، فَتَنَقَّصْتُهُ، فَرَأَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَتَغَيَّرُ، فَقَالَ: يَا بُرَيْدَةُ، أَلَسْتُ أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِن أَنْفُسِهِمْ؟ قُلْتُ: بَلٰى، يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

٤. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا حَنَشُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ لَقِيْطٍ النَّخَعِيُّ الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ رِيَاحِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: جَاءَ رَهْطٌ إِلٰى عَلِيٍّ بِالرَّحْبَةِ، فَقَالُوْا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ، يَا مَوْلَانَا، قَالَ: كَيْفَ أَكُوْنُ مَوْلَاكُمْ، وَأَنْتُمْ قَوْمٌ عَرَبٌ؟ قَالُوْا: سَمِعْنَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ هٰذَا مَوْلَاهُ. قَالَ رِيَاحٌ: فَلَمَّا مَضَوْا تَبِعْتُهُمْ، فَسَأَلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالُوْا: نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فِيْهِمْ أَبُوْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيُّ.

٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٤٧، الرقم/٢٢٩٩٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/١٣٠، الرقم/٨٤٦٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٧٤، الرقم/٣٢١٣٢، والحاكم في المستدرك، ٣/١١٩، الرقم/٤٥٧٨۔

٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٤١٩، الرقم/٢٣٦٠٩، ←

اِسے امام ترمذی، نسائی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

۳۔ **حضرت بریدہ ﷜ بیان کرتے ہیں** کہ میں نے حضرت علی ﷜ کے ساتھ یمن کے غزوہ میں شرکت کی جس میں مجھے آپ سے کچھ شکوہ ہوا۔ جب میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں واپس آیا تو آپ ﷺ کے سامنے حضرت علی ﷜ کا ذکر کرتے ہوئے ان کی تنقیص کی۔ اسی لمحے میں نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک (کا رنگ) متغیر ہوتے ہوئے دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے بریدہ! کیا میں مومنوں کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیوں نہیں، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔

اِسے امام اَحمد، نسائی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا ہے: یہ حدیث صحیح ہے۔

۴۔ **رِیاح بن حارث سے روایت ہے** کہ ایک وفد نے حضرت علی ﷜ سے رحبہ کے مقام پر ملاقات کی اور کہا: اے ہمارے مولا! آپ پر سلامتی ہو۔ حضرت علی ﷜ نے پوچھا: میں کیسے آپ کا مولا ہوں حالانکہ آپ تو عرب قوم ہیں (کسی کو جلدی قائد نہیں مانتے)؟ اُنہوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ سے غدیرِ خم کے دن سنا ہے: جس کا میں مولا ہوں بے شک اُس کا یہ (علی) مولا ہے۔ حضرت ریاح نے کہا: جب وہ لوگ چلے گئے تو میں ان کے پیچھے گیا اور ان سے پوچھا کہ وہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ وہ انصار کا گروہ ہیں، ان میں حضرت ابو ایوب انصاری ﷜ بھی ہیں۔

.... والطبراني في المعجم الكبير، ١٧٣/٤، الرقم/٤٠٥٣، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢١٢/٤٢، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠٤/٩۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

٥. **حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، ثَنَا أَبُوْ بَلْجٍ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنٍ فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﷺ: قَالَ (أَي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ): مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ مَوْلَاهُ عَلِيٌّ.**

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

٦. **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَرِيْحَةَ ﷺ...... أَوْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ﷺ، (شَکَّ شُعْبَةُ) ...... عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.**

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مَيْمُوْنٍ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

٧. **أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ،**

٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٣٠، الرقم/٣٠٦٢، والحاكم في المستدرك، ٣/١٤٣، الرقم/٤٦٥٢، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢/٩٨، الرقم/١٢٥٩٣، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٢/١٠٢، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٠٨۔

٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي ←

اس کو امام احمد، طبرانی اور ابنِ عساکر نے روایت کیا ہے۔

۵۔ **عَمرو بن میمون سے طویل روایت مروی ہے** کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں بے شک اُس کا مولا علی ہے۔

اسے امام احمد، حاکم، طبرانی اور ابنِ عساکر نے روایت کیا ہے۔

۶۔ **حضرت شعبہ** رضی اللہ عنہ، سلمہ بن کہیل سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابو طفیل سے سنا کہ **ابو سریحہ** ...... **یا زید بن ارقم** رضی اللہ عنہما ...... **سے مروی ہے** (شعبہ کو راوی کے متعلق شک ہے) کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے۔

اِسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور شعبہ نے اس حدیث کو (دوسرے طریق پر) میمون ابو عبد اللہ سے، اُنہوں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے اور اُنہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۷۔ **حضرت زید بن ارقم** رضی اللہ عنہ **بیان کرتے ہیں** کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجۃ الوداع سے واپس تشریف لائے اور غدیرِ خم پر قیام فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سائبان لگانے کا حکم دیا پس وہ لگا دیے

.... طالب رضی اللہ عنہ، ٥/٦٣٣، الرقم/٣٧١٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٥/١٩٥، ٢٠٤، الرقم/٥٠٧١، ٥٠٩٦۔

٧: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٥/٤٥، ١٣٠، الرقم/٨١٤٨، ٨٤٦٤، والحاكم في المستدرك، ٣/١١٨، الرقم/٤٥٧٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٥/١٦٦، الرقم/٤٩٦٩، وذكره ابن كثير في البداية والنهاية، ٥/٢٠٩۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ﷺ قَالَ: لَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَنَزَلَ غَدِيْرَ خُمٍّ، أَمَرَ بِدَوْحَاتٍ، فَقُمْنَ. ثُمَّ قَالَ: كَأَنِّي قَدْ دُعِيْتُ فَأَجَبْتُ. إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ، أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ: كِتَابُ اللهِ تَعَالٰى، وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي، فَانْظُرُوْا كَيْفَ تَخْلُفُوْنِي فِيْهِمَا، فَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ. ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللهَ ﷻ مَوْلَايَ وَأَنَا وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ. ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ، فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فَهٰذَا وَلِيُّهُ، اَللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ. وَذَكَرَهُ ابْنُ كَثِيْرٍ وَقَالَ: قَالَ شَيْخُنَا أَبُوْ عَبْدِ اللهِ الذَّهَبِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

٨. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ سَابِطٍ وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ الْيَوْمَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

٨: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، فضل علي بن أبي طالب ﷺ، ١/٤٥، الرقم/١٢١، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/١٠٨، الرقم/٨٣٩٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٦٦، الرقم/٣٢٠٧٨، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٢/١١٦.

گئے۔ پھر فرمایا: لگتا ہے کہ عنقریب مجھے (وصال کا) بلاوا آنے کو ہے، جسے میں قبول کر لوں گا۔ میں تمہارے درمیان دو اہم چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، جو ایک دوسرے سے بڑھ کر اہمیت کی حامل ہیں: ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری عترت میرے اہلِ بیت۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ میرے بعد تم ان دونوں کے ساتھ سلوک میں میرا کتنا لحاظ رکھتے ہو۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گی، یہاں تک کہ حوضِ کوثر پر میرے پاس آئیں گی۔ پھر فرمایا: بے شک اللہ میرا مولا ہے اور میں ہر مومن کا ولی ہوں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: جس کا میں ولی ہوں، اُس کا یہ ولی ہے، اے اللہ! جو اِسے (علی کو) دوست رکھے اُسے تو دوست رکھ اور جو اِس سے عداوت رکھے اُس سے تو بھی عداوت رکھ۔

اِسے امام نسائی، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔ اسے حافظ ابن کثیر نے بیان کیا ہے، انہوں نے کہا کہ ہمارے شیخ ابو عبد اللہ ذہبی نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۸۔ **حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے** کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔ اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق) یہ فرماتے ہوئے سنا: تم میری جگہ پر اسی طرح ہو جیسے ہارون، موسیٰ کی جگہ پر تھے، البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (غزوۂ خیبر کے موقع پر) یہ بھی فرماتے ہوئے سنا: میں آج اس شخص کو پرچم عطا کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔

اِسے امام ابنِ ماجہ، نسائی اور ابنِ ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٩. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ، أَخْبَرَنِي حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ﵁، قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي حَجَّتِهِ الَّتِي حَجَّ، فَنزَلَ فِي بَعْضِ الطَّرِيْقِ، فَأَمَرَ الصَّـلَاةَ جَامِعَةً، فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ ﵁، فَقَالَ: أَلَسْتُ أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوْا: بَلٰى، قَالَ: أَلَسْتُ أَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهٖ؟ قَالُوْا: بَلٰى، قَالَ: فَهٰذَا وَلِيُّ مَنْ أَنَا مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، اَللّٰهُمَّ عَادِ مَنْ عَادَاهُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

قَالَ الإِمَامُ أَبُوْ جَعْفَرٍ الطَّحَاوِيُّ (٢٣٩-٣٢١) فِي بَابِ بَيَانِ مُشْكِلِ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ قَوْلِهٖ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ لِعَلِيٍّ ﵁: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ؛ مِنْ كِتَابِهٖ شَرْحِ مُشْكِلِ الآثَارِ:

١٠. حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَلِيٍّ ﵁، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَضَرَ الشَّجَرَةَ بِخُمٍّ، فَخَرَجَ آخِذًا بِيَدِ عَلِيٍّ، فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أَلَسْتُمْ تَشْهَدُوْنَ أَنَّ اللهَ ﷻ رَبُّكُمْ؟ قَالُوْا: بَلٰى. قَالَ: أَلَسْتُمْ تَشْهَدُوْنَ أَنَّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ أَوْلٰى بِكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ، وَأَنَّ اللهَ ﷻ وَرَسُوْلَهُ مَوْلَيَاكُمْ؟ قَالُوْا: بَلٰى.

٩: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، فضل علي بن أبي طالب ﵁، ١/٤٣، الرقم/١١٦۔

١٠: الطحاوي في شرح مشكل الآثار، ٥/١٣، الرقم/١٧٦٠۔

۹۔ **حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں** کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حج ادا کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (واپسی پر) راستے میں ایک جگہ قیام فرمایا اور نماز باجماعت (قائم کرنے) کا حکم دیا، اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: کیا میں مومنوں کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا: کیوں نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا میں ہر مومن کی جان سے قریب تر نہیں ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ (علی) ہر اس شخص کا ولی ہے جس کا میں مولا ہوں۔ اے اللہ! جو اسے دوست رکھے اسے تو بھی دوست رکھ، (اور) جو اس سے عداوت رکھے اُس سے تو بھی عداوت رکھ۔

اِسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

امام ابو جعفر الطحاوی نے اپنی کتاب 'شرح مشکل الآثار' کے باب 'جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے غدیرِ خم والے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کیا گیا ہے کہ 'جس کا میں مولا ہوں علی بھی اس کا مولا ہے' کی مشکل کے بیان میں ذکر کیا:

۱۰۔ **ہمیں ابراہیم بن مرزوق نے بیان کیا،** وہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں ابو عامر عقدی نے بیان کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں کثیر بن زید نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے محمد بن عمر بن علی سے روایت کیا، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے **سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا** ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خم کے مقام پر ایک درخت کے پاس موجود تھے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر باہر تشریف لائے اور فرمایا: اے لوگو! کیا تم گواہی نہیں دیتے کہ اللہ تعالیٰ تمہارا رب ہے؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم یہ گواہی نہیں دیتے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمہاری جانوں سے بڑھ کر تمہیں زیادہ عزیز ہیں، اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمہارے مولا ہیں؟ سب نے کہا: کیوں نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

قَالَ: فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ هٰذَا مَوْلَاهُ. أَوْ قَالَ: فَإِنَّ عَلِيًّا مَوْلَاهُ. شَكَّ ابْنُ مَرْزُوْقٍ. إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا: كِتَابَ اللهِ سَبَبُهٗ بِأَيْدِيْكُمْ، وَأَهْلَ بَيْتِي.

وَرَوَاهُ أَيْضًا ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ فِي السُّنَّةِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الْغَيْلَانِيِّ عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْعَقَدِيِّ، بِهٖ إِلٰى قَوْلِهٖ: فَإِنَّ هٰذَا مَوْلَاهُ.(١)

١١. وَقَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عَامِرٍ الْبَجَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُوْ إِسْحَاقَ السَّبِيْعِيُّ، عَنْ عَمْرٍو ذِي مُرٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا، يَنْشُدُ النَّاسَ فِي الرَّحْبَةِ: مَنْ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ إِلَّا قَامَ، فَقَامَ بِضْعَةُ عَشَرَ رَجُلًا، فَشَهِدُوْا أَنَّهُمْ سَمِعُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فِي يَوْمِ غَدِيْرِ خُمٍّ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ عَلِيًّا مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَأَحِبَّ مَنْ أَحَبَّهٗ، وَأَبْغِضْ مَنْ أَبْغَضَهٗ، وَأَعِنْ مَنْ أَعَانَهٗ، وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهٗ، وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهٗ.

وَرَوَاهُ أَيْضًا الإِمَامُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي الْفَضَائِلِ مِنْ طَرِيْقِ شُعْبَةَ وَابْنُهٗ عَبْدُ اللهِ فِي زَوَائِدِ الْمُسْنَدِ مِنْ طَرِيْقِ شَرِيْكٍ، وَالنَّسَائِيُّ فِي الْخَصَائِصِ مِنْ طَرِيْقِ إِسْرَائِيْلَ، وَالْعُقَيْلِيُّ فِي الضُّعَفَاءِ مِنْ طَرِيْقِ جَابِرِ بْنِ الْحُرِّ؛ أَرْبَعَتُهُمْ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، بِهٖ.(٢)

---

(١) ابن أبي عاصم في السنة، ٢/٦٠٥، الرقم/١٣٦١۔

١١: الطحاوي في شرح مشكل الآثار، ٥/١٤، الرقم/١٧٦١۔

(٢) أخرجه أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/٥٩٨، الرقم/١٠٢١، وعبد الله بن أحمد في زوائد المسند/٤١٧، ٤١٨، الرقم/١٩٩، والنسائي في خصائص علي /١١٧، الرقم/٩٩، ←

پس جس کا میں مولا ہوں بے شک یہ بھی اس کا مولا ہے۔ یا فرمایا: بے شک علی بھی اس کا مولا ہے۔ اس میں ابن مرزوق کو شک ہوا ہے۔ بے شک میں تمہارے درمیان وہ چیز چھوڑے جا رہا ہوں جسے اگر تم مضبوطی سے تھامے رہو تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے: ایک کتاب اللہ، اس کی رسی تمہارے ہاتھوں میں ہے، اور دوسری میرے اہل بیت۔

اس حدیث کو ابن ابی عاصم نے 'السنة' میں سلیمان بن عبید اللہ غیلانی سے اور وہ روایت کرتے ہیں ابو عامر عقدی کے طریق سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان تک: یہ علی اس کا مولا ہے۔

۱۱۔ **اور امام طحاوی نے بیان کیا ہے کہ ہمیں ابو امیہ نے بیان کیا،** وہ کہتے ہیں کہ ہم سے سہل بن عامر البجلی نے حدیث بیان کی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں عیسیٰ بن عبد الرحمٰن نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: مجھے ابو اسحاق السبیعی نے خبر دی، انہوں نے عمرو ذو مُر سے روایت کیا، انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ رحبہ کے مقام پر لوگوں سے استفسار کر رہے تھے کہ جس نے غدیر خم کے مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کچھ فرماتے ہوئے سنا ہو تو وہ کھڑا ہو جائے، تو دس سے کچھ اوپر افراد کھڑے ہوئے اور انہوں نے گواہی دی کہ انہوں نے غدیر خم والے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: اے اللہ! جس کا میں مولا ہوں تو یہ علی بھی اس کا مولا ہے، اے اللہ! تو اس سے دوستی رکھ جو اس سے دوستی رکھے، اور اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے، اور اس سے محبت کر جو اس سے محبت کرے، اور اسے ناپسند کر جو اسے ناپسند کرے، اور اس کی مدد کر جو اس کی مدد کرے، اور اس کی نصرت فرما جو اس کی نصرت کرے، اور اسے رسوا کر جو اسے رسوا (کرنے کی کوشش) کرے۔

اسے امام احمد بن حنبل نے '**فضائل الصحابة**' میں شعبہ کے طریق سے، اور اُن کے بیٹے عبد اللہ نے '**زوائد المسند**' میں شریک کے طریق سے، اور امام نسائی نے '**خصائص علي** رضی اللہ عنہ' میں اسرائیل کے طریق سے، اور عقیلی نے '**الضعفاء**' میں جابر بن حر کے طریق سے روایت کیا اور ان چاروں نے اس حدیث کو ابو اسحاق سے روایت کیا ہے۔

.... والعقيلي في الضعفاء، ۳/۲۷۱، الرقم/۱۲۷٦۔

١٢. وَقَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ النَّسَائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ – يَعْنِي الْحَمَّالَ – قَالَ: حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ، قَالَ: حَدَّثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيْفَةَ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ، قَالَ: جَمَعَ عَلِيٌّ ﷺ النَّاسَ فِي الرَّحْبَةِ، فَقَالَ: أَنْشُدُ بِاللهِ كُلَّ امْرِءٍ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ مَا سَمِعَ، فَقَامَ أُنَاسٌ مِنَ النَّاسِ، فَشَهِدُوْا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ أَنِّي أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ وَهُوَ قَائِمٌ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ ﷺ فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ.

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ بِطُرُقِهٖ وَشَوَاهِدِهٖ، وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

قَالَ أَبُو الطُّفَيْلِ: فَخَرَجْتُ وَفِي نَفْسِي مِنْهُ شَيْءٌ، فَلَقِيْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: وَمَا تُنْكِرُ؟ أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.(١)

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ الطَّحَاوِيُّ: فَدَفَعَ دَافِعٌ هٰذَا الْحَدِيثَ وَقَالَ: إِنَّهُ مُسْتَحِيْلٌ، وَذَكَرَ أَنَّ عَلِيًّا ﷺ لَمْ يَكُنْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي خُرُوْجِهٖ إِلَى الْحَجِّ مِنَ الْمَدِيْنَةِ، الَّذِي مَرَّ فِي طَرِيْقِهٖ بِغَدِيْرِ خُمٍّ لِأَنَّ غَدِيْرَ خُمٍّ إِنَّمَا هُوَ بِالْجُحْفَةِ.

١٢: الطحاوي في شرح مشكل الآثار، ٥/١٥، الرقم/١٧٦٢۔

(١) الطحاوي في شرح مشكل الآثار، ٥/١٥۔

۱۲۔ **امام طحاوی بیان کرتے ہیں کہ ہم سے احمد بن شعیب نسائی نے بیان کیا**، انہوں نے کہا کہ ہمیں ہارون حمال نے بیان کیا، وہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں مصعب بن مقدام نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں فطر بن خلیفہ نے **حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہ** رضی اللہ عنہ **کے طریق سے روایت کیا ہے**، انہوں نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رحبہ کے مقام پر لوگوں کو جمع کیا اور فرمایا: میں ہر اس شخص کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غدیر خم والے روز کچھ فرماتے ہوئے سنا ہو، تو لوگوں میں سے کچھ لوگ کھڑے ہو گئے، اور انہوں نے گواہی دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم والے روز فرمایا تھا: کیا تم نہیں جانتے کہ میں مومنوں کو ان کی جانوں سے زیادہ عزیز ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے تھے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: جس کا میں مولا ہوں، اس کا علی بھی مولا ہے، اے اللہ! تو اُس سے دوستی رکھ جو اس سے دوستی رکھے، اور اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے۔

یہ حدیث اپنے طرق اور شواہد کے ساتھ صحیح ہے، اس کو امام احمد، ترمذی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

ابوطفیل نے کہا ہے: میں وہاں سے باہر نکلا تو میرے دل میں کچھ کھٹکا سا تھا، میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے ملا اور انہیں اس حدیث کے بارے میں بتایا، انہوں نے کہا: تم کس چیز سے انکار کرتے ہو؟ میں نے خود یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے۔

امام ابوجعفر الطحاوی نے کہا ہے: انکار کرنے والے نے اس حدیث کا انکار کیا ہے اور کہا ہے: یہ ناممکن ہے، اور بیان کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نہیں تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حج کے لیے مدینہ منورہ سے نکلے، اور غدیر خم کے مقام سے گزرے کیونکہ غدیر خم جحفہ کے مقام پر ہے۔

فَكَانَ جَوَابُنَا لَهُ فِي ذٰلِکَ بِتَوْفِيْقِ اللهِ ﷻ وَعَوْنِهٖ: أَنَّ عَلِيًّا كَمَا ذُكِرَ، لَمْ يَكُنْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي خُرُوْجِهٖ إِلَى الْحَجِّ مِنَ الْمَدِيْنَةِ الَّذِي كَانَ مُرُوْرُهُ فِيْهِ بِغَدِيْرِ خُمٍّ، وَلٰكِنَّهُ قَدْ كَانَ مَعَهُ فِي إِقْبَالِهٖ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ فِي طَرِيْقِهِ الَّذِي كَانَ مُرُوْرُهُ فِيْهِ بِغَدِيْرِ خُمٍّ، فَقَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ مَا قَالَهُ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ هُنَاکَ كَانَ فِي رَجْعَتِهٖ مِنْ حَجِّهٖ.

وَقَدْ وَجَدْنَا بِحَمْدِ اللهِ وَنِعْمَتِهٖ فِي ذٰلِکَ حَدِيْثًا صَحِيْحَ الْإِسْنَادِ يُخْبِرُ أَنَّ ذٰلِکَ الْقَوْلَ الَّذِي كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لِعَلِيٍّ بِغَدِيْرِ خُمٍّ إِنَّمَا كَانَ فِي رُجُوْعِهٖ إِلَى الْمَدِيْنَةِ مِنْ حَجِّهٖ لَا فِي خُرُوْجِهٖ مِنْهَا إِلٰى حَجِّهٖ.(١)

١٣. وَرَوَى الإِمَامُ شَمْسُ الدِّيْنِ الْجَزَرِيُّ فِي ’مَنَاقِبِ الْأَسَدِ الْغَالِبِ‘: بِسَنَدِهٖ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا ﷺ بِالرَّحْبَةِ يَنْشُدُ النَّاسَ: مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ، فَقَامَ اثْنَا عَشَرَ بَدْرِيًّا فَشَهِدُوْا أَنَّهُمْ سَمِعُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ ذٰلِکَ.

(١) الطحاوي في شرح مشكل الآثار، ٥/١٦-١٨۔

١٣: ابن الجزري في مناقب الأسد الغالب/١٢-١٣، الرقم/٢۔

اللہ تعالیٰ کی توفیق اور اس کی مدد و نصرت سے ہمارا ان کے لیے جواب یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے اس وقت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نہیں تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ سے حج کے لیے (مکہ مکرمہ) تشریف لے گئے تھے، اور جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزرنا غدیرِخم کے مقام سے ہوا تھا، بلکہ وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اس وقت تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف واپس آئے تھے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزرنا غدیرِخم کے مقام سے ہوا تھا، اور اس چیز کا قوی احتمال ہے کہ جو کچھ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہاں ان سے فرمایا وہ حج سے اپنی واپسی کے وقت فرمایا ہو۔

اور ہم نے اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کی نعمت کے طفیل اس بارے میں صحیح الاسناد حدیث پائی ہے جو یہ بتاتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو قول غدیرِخم کے مقام پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا تھا وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنے حج سے مدینہ واپسی کے وقت تھا نہ کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے حج کے لیے مدینہ سے نکلے تھے۔

۱۳۔ **امام شمس الدین جزری** نے '**مناقب الأسد الغالب**' میں اپنی سند کے ساتھ عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: میں نے رحبہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لوگوں سے استفسار کرتے ہوئے سنا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کس نے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جس کا میں مولا ہوں علی بھی اس کا مولا ہے، اے اللہ! تو اس سے دوستی رکھ جو علی سے دوستی رکھے، اور اس سے دشمنی رکھ جو علی سے دشمنی رکھے؟ تو بارہ بدری صحابہ رضی اللہ عنہم کھڑے ہوئے اور انہوں نے گواہی دی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسا فرماتے ہوئے سنا ہے۔

ثُمَّ قَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، صَحِيْحٌ مِنْ وُجُوْهٍ كَثِيْرَةٍ، تَوَاتَرَ عَنْ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٍّ عليه السلام، وَهُوَ مُتَوَاتِرٌ أَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ رَوَاهُ الْجَمُّ الْغَفِيْرُ عَنِ الْجَمِّ الْغَفِيْرِ وَلَا عِبْرَةَ بِمَنْ حَاوَلَ تَضْعِيْفَهُ مِمَّنْ لَا اطِّلَاعَ لَهُ فِي هٰذَا الْعِلْمِ.

فَقَدْ وَرَدَ مَرْفُوْعًا عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ، وَعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، وَالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، وَالْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، وَبُرَيْدَةَ بْنِ الْحَصِيْبِ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَحُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، وَعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، وَأَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ، وَسَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ، وَأَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ، وَخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، وَأَبِي أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ، وَسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، وَحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَغَيْرِهِمْ مِنَ الصَّحَابَةِ وَصَحَّ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْهُمْ مِمَّنْ يَحْصُلُ الْقَطْعُ بِخَبَرِهِمْ.

وَثَبَتَ أَيْضًا أَنَّ هٰذَا الْقَوْلَ كَانَ مِنْهُ ﷺ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ وَذٰلِكَ فِي خُطْبَةٍ خَطَبَهَا النَّبِيُّ ﷺ فِي حَقِّهِ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَهُوَ الثَّامِنُ عَشَرَ مِنْ شَهْرِ ذِي الْحَجَّةِ سَنَةَ إِحْدٰى عَشْرَةَ لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

١٤. وَذَكَرَ الْحَافِظُ ابْنُ كَثِيْرٍ: وَقَالَ النَّسَائِيُّ فِي كِتَابِ 'خَصَائِصِ

١٤: أخرجه النسائي في خصائص علي رضي الله عنه/١١٧، الرقم/٩٨، وذكره ابن كثير في البداية والنهاية، ٥/٢١٠.

پھر فرمایا: یہ حدیث اس طریق سے حسن ہے، اور بہت سارے طرق سے صحیح ہے، یہ سیدنا امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ سے تواتر کے ساتھ مروی ہے، جیسا کہ یہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی تواتر کے ساتھ مروی ہے، اس کو جم غفیر نے جم غفیر سے روایت کیا ہے، اور اس شخص کا کوئی اعتبار نہیں ہے جو اسے ضعیف قرار دینے کی کوشش کرے کہ اس شخص کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جس کو علم حدیث میں کوئی معرفت نہیں ہے۔

یہ حدیث حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر بن الخطاب، حضرت طلحہ بن عبید اللہ، حضرت زبیر بن عوام، حضرت عباس بن عبد المطلب، حضرت زید بن ارقم، حضرت براء بن عازب، حضرت بریدہ بن حصیب، حضرت ابو ہریرہ، حضرت ابو سعید خدری، حضرت جابر بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن عباس، حضرت حبشی بن جنادہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت عمران بن حصین، حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت عمار بن یاسر، حضرت ابو ذر غفاری، حضرت سلمان الفارسی، حضرت اَسعد بن زُرارہ، حضرت خزیمہ بن ثابت، حضرت ابو ایوب انصاری، حضرت سہل بن حنیف، حضرت حذیفہ بن یمان، حضرت سمرہ بن جندب، حضرت زید بن ثابت، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم اور ان کے علاوہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مرفوعاً وارد ہوئی ہے، اور راویوں کی ایک جماعت سے صحیح وارد ہوئی ہے، ان میں سے بعض وہ بھی ہیں جن کی روایت کردہ حدیث کو یقین کا درجہ حاصل ہے۔

اور یہ چیز بھی ثابت شدہ ہے کہ یہ فرمان آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے غدیر خم والے دن صادر ہوا، اس خطبہ میں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کے حق میں اس دن ارشاد فرمایا، اور یہ واقعہ گیارہ ہجری کو ذو الحجہ کے اٹھارویں روز پیش آیا جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجۃ الوداع سے واپس (مدینہ) لوٹے تھے۔

۱۴۔ **حافظ ابن کثیر نے بیان کیا ہے:** امام نسائی اپنی کتاب ’خصائص علی رضی اللہ عنہ‘ میں بیان

عَلِيّ ﷺ': حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ فِي الرَّحْبَةِ: أَنْشُدُ بِاللهِ مَنْ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ يَقُوْلُ: 'إِنَّ اللهَ وَلِيّي وَأَنَا وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَمَنْ كُنْتُ وَلِيَّهٗ فَهٰذَا وَلِيُّهٗ، اَللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهٗ'.

وَقَالَ الْحَافِظُ ابْنُ كَثِيْرٍ: وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ. ثُمَّ قَالَ: وَهٰذَا إِسْنَادٌ جَيِّدٌ.

وَقَالَ الْأَلْبَانِيُّ: عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ﷺ، وَلَهٗ عَنْهُ تِسْعُ طُرُقٍ:

١٥. اَلْأُوْلٰى: عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ أَنَّهٗ سَمِعَ عَلِيًّا ﷺ وَهُوَ يَنْشُدُ فِي الرَّحْبَةِ: مَنْ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: (فَذَكَرَ الشَّطْرَ الْأَوَّلَ) فَقَامَ سِتَّةُ نَفَرٍ (اَلْأَصْلُ: بِضْعَةُ عَشَرَ) فَشَهِدُوْا. أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ مِنْ طَرِيْقِ هَانِيءِ بْنِ أَيُّوْبَ عَنْ طَاؤُوْسٍ (اَلْأَصْلُ: طَلْحَةُ) عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ (اَلْأَصْلُ: عُمَيْرَةُ بْنُ سَعْدٍ).[1] قُلْتُ: وَهَانِيءٍ قَالَ ابْنُ سَعْدٍ: فِيْهِ ضَعْفٌ: وَذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي 'الثِّقَاتِ'، فَهُوَ مِمَّنْ يُسْتَشْهَدُ بِهٖ فِي الشَّوَاهِدِ وَالْمُتَابَعَاتِ.[2]

---

(١) أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٥/١٣١، الرقم/٨٤٧٠، وأيضًا في خصائص علي ﷺ/١٠٠، الرقم/٨٥۔

(٢) الألباني في سلسلة الأحاديث الصحيحة وشيء من فقهها وفوائدها، ٤/٣٣٧۔

کرتے ہیں کہ حسین بن حریث نے ہم سے بیان کیا کہ ہم سے فضل بن موسیٰ نے بیان کیا، انہوں نے اعمش سے، انہوں نے ابو اسحاق سے اور انہوں نے سعید بن وہب کے طریق سے بیان کیا ہے کہ حضرت علی ﷜ نے رحبہ (ایک کشادہ میدان میں) میں کہا: میں اس شخص کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں (کہ وہ بتائے)، جس نے غدیرِ خم کے روز رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ 'بے شک اللہ تعالیٰ میرا ولی ہے اور میں مومنین کا ولی ہوں اور جس کا میں ولی ہوں یہ (علی بھی) اس کا ولی ہے، اے اللہ جو اس سے محبت رکھے تو اس سے محبت رکھ اور جو اس سے عداوت رکھے تو اس سے عداوت رکھ اور جو اس کی مدد کرے تو اس کی مدد کر'

حافظ ابن کثیر کہتے ہیں کہ اسی طرح شعبہ نے اسے ابو اسحاق سے روایت کیا ہے۔ پھر انہوں نے کہا: یہ اسناد جید ہے۔

البانی نے کہا ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب ﷜ سے اس حدیث کے نو طرق ہیں۔

۱۵۔ **پہلا طریق:** عمرو بن سعید سے ہے کہ انہوں نے (حضرت) علی ﷜ کو سنا جبکہ آپ ایک کھلی جگہ پر (لوگوں کو) اللہ کی قسم دے رہے تھے کہ جس نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے تو وہ گواہی دے: (پھر حضرت علی نے حدیث کا پہلا حصہ بیان کیا) تو ٦ آدمی (اصل روایت میں دس سے اوپر کا ذکر ہے) کھڑے ہو گئے اور انہوں نے گواہی دی۔ اس کی تخریج امام نسائی نے ہانی بن ایوب سے کی ہے جنہوں نے طاؤس (اصل میں: طلحہ) سے اور انہوں نے عمرو بن سعید (اصل میں: عمیرہ بن سعد) سے روایت کیا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ہانی کے متعلق ابن سعد نے کہا ہے کہ اس میں ضعف ہے۔ مگر ابن حبان نے اس کا ذکر ثقات میں کیا ہے۔ پس ہانی اُن راویوں میں سے ہیں جن سے شواہد اور متابعات میں اِستشہاد کیا جاتا ہے۔

١٦. **اَلثَّانِيَةُ:** عَنْ زَاذَانَ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا فِي الرَّحْبَةِ ...... اَلْحَدِيْثَ مِثْلَهُ. وَفِيْهِ أَنَّ الَّذِيْنَ قَامُوْا فَشَهِدُوْا، ثَـلاثَةُ عَشَرَ رَجُلًا. أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ (١/٨٤)، وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ (١٣٧٢)، مِنْ طَرِيْقِ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْكِنْدِيِّ عَنْهُ.[1] قُلْتُ: وَالْكِنْدِيُّ هٰذَا لَمْ أَعْرِفْهُ، وَبُيِّضَ لَهُ فِي 'التَّعْجِيْلِ'، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَفِيْهِ مَنْ لَمْ أَعْرِفْهُمْ.[2]

١٧. **وَالثَّالِثَةُ وَالرَّابِعَةُ:** عَنْ سَعِيْدِ بْنِ وَهْبٍ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ قَالَا: نَشَدَ عَلِيٌّ النَّاسَ فِي الرَّحْبَةِ: مَنْ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ إِلَّا قَامَ، فَقَامَ مِنْ قِبَلِ سَعِيْدٍ سِتَّةٌ، وَمِنْ قِبَلِ زَيْدٍ سِتَّةٌ، فَشَهِدُوْا أَنَّهُمْ سَمِعُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لِعَلِيٍّ ﵁: يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ: أَلَيْسَ اللهُ أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالُوْا: بَلٰى، قَالَ: اَللّٰهُمَّ، مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ .... اَلْحَدِيْثُ بِتَمَامِهِ.

أَخْرَجَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ فِي زَوَائِدِ 'الْمُسْنَدِ'، وَعَنْهُ الضِّيَاءُ الْمَقْدِسِيُّ فِي 'الْمُخْتَارَةِ'، مِنْ طَرِيْقِ شَرِيْكٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْهُمَا. وَمِنْ هٰذَا الْوَجْهِ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ، لٰكِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ سَعِيْدَ ابْنَ وَهْبٍ فِي السَّنَدِ، وَزَادَ فِي آخِرِهِ: قَالَ شَرِيْكٌ: فَقُلْتُ لِأَبِي إِسْحَاقَ: هَلْ سَمِعْتَ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٨٤، الرقم/٦٤١، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٦٠٧، الرقم/١٣٧٢ـ

(٢) الألباني في سلسلة الأحاديث الصحيحة وشيء من فقهها وفوائدها، ٤/٣٣٧-٣٣٨ـ

۱۶۔ **دوسرا طریق:** زاذان بن عمر سے ہے۔ انہوں نے کہا: میں نے (حضرت) علی (رضی اللہ عنہ) سے رحبہ کے مقام پر ...... اس طرح کی حدیث سنی اور اس میں یہ عبارت ہے: بے شک جو لوگ کھڑے ہوئے اور جنہوں نے گواہی دی وہ ۱۳ آدمی تھے۔ اس کی تخریج امام احمد بن حنبل نے اور ابن ابی عاصم نے ابوعبد الرحیم الکندی کے طریق سے کی ہے۔ میرا کہنا یہ ہے کہ میں اس کندی کو نہیں جانتا۔ اس کے (مسودہ کو) التعجیل (کتاب) میں صاف کر کے لکھا گیا ہے۔ اور ہیثمی نے کہا ہے: اس کو امام احمد نے روایت کیا ہے اور اس میں وہ راوی ہیں جنہیں میں نہیں جانتا۔

۱۷۔ **تیسرا اور چوتھا طریق:** سعید بن وہب اور زید بن یُثیع سے ہے۔ ان دونوں نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رحبہ کے مقام پر لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر گواہی مانگی کہ جس نے بھی غدیر خم (خم تالاب) والے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے وہ ضرور کھڑا ہو جائے تو سعید کی سمت سے ٦ آدمی کھڑے ہو گئے اور زید (یعنی میری) سمت سے بھی ٦ آدمی کھڑے ہو گئے اور انہوں نے گواہی دی کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: کیا اللہ تعالیٰ مومنوں کا زیادہ حق دار نہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: کیوں نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا...... آگے پوری حدیث ہے'۔

اس حدیث کی تخریج امام عبد اللہ بن احمد (بن حنبل) نے زوائد المسند (۱/۱۱۸) میں کی اور انہی سے ضیاء مقدسی نے بھی 'المختارۃ' میں تخریج کی (میری تحقیق کے مطابق اس حدیث کا نمبر ۴۵٦ ہے) شریک کے طریق سے انہوں نے ابو اسحاق سے روایت کی اور اس نے ان دونوں سے روایت کیا۔ اس طریق سے امام نسائی نے بھی اس حدیث کی تخریج کی ہے لیکن انہوں نے سند میں سعید بن وہب کا ذکر نہیں کیا اور اس کے آخر میں اضافہ کیا: شریک نے کہا: میں نے ابو اسحاق سے کہا: کیا تو نے (حضرت) براء بن عازب کو یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

يُحَدِّثُ بِهٰذَا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ النَّسَائِيُّ: عِمْرَانُ بْنُ أَبَانَ الْوَاسِطِيُّ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ فِي الْحَدِيْثِ. يَعْنِي رِوَايَةً عَنْ شَرِيْكٍ.(١)

قُلْتُ: وَشَرِيْكٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ الْقَاضِي وَهُوَ سَيِّءُ الْحِفْظِ. وَحَدِيْثُهُ جَيِّدٌ فِي الشَّوَاهِدِ، وَقَدْ تَابَعَهُ شُعْبَةُ عِنْدَ النَّسَائِيِّ (ص/١٦)، وَأَحْمَدُ بِبَعْضِهِ (٥/٣٦٦)، وَعَنْهُ الضِّيَاءُ فِي 'الْمُخْتَارَةِ' (رقم/٤٥٥ - بتحقيقي)، وَتَابَعَهُ غَيْرُهُ كَمَا سَيَأْتِي بَعْدَ الْحَدِيْثِ.(٢)

١٨. اَلْخَامِسَةُ: عَنْ شَرِيْكٍ أَيْضًا عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرٍو ذِي مُرٍّ بِمِثْلِ حَدِيْثِ أَبِي إِسْحَاقَ يَعْنِي عَنْ سَعِيْدٍ وَزَيْدٍ وَزَادَ فِيْهِ: وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ، وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ. أَخْرَجَهُ عَبْدُ اللهِ أَيْضًا.(٣) وَقَدْ عَرَفْتَ حَالَ شَرِيْكٍ وَعَمْرٍو ذِي مُرٍّ، لَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ (٣/١/٢٣٢) شَيْئًا.(٤)

---

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/١١٨، الرقم/٩٥٠، وعبد الله بن أحمد في زوائد المسند/٤١٧-٤١٨، الرقم/١٩٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/١٣٢، الرقم/٨٤٧٣، والضياء المقدسي في الأحاديث المختارة، ٢/١٠٥، الرقم/٤٨٠۔

(٢) الألباني في سلسلة الأحاديث الصحيحة وشيئ من فقهها وفوائدها، ٤/٣٣٨۔

(٣) أخرجه عبد الله بن أحمد في زوائد المسند/٤١٩، الرقم/٢٠٠۔

(٤) الألباني في سلسلة الأحاديث الصحيحة وشيئ من فقهها وفوائدها، ٤/٣٣٩۔

بیان کرتے ہوئے سنی ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ امام نسائی نے فرمایا: عمران بن اَبان الواسطی حدیث میں قوی نہیں ہے یعنی شریک سے روایت میں۔

میں کہتا ہوں کہ شریک سے مراد قاضی عبداللہ کا بیٹا ہے اور وہ کمزور حافظے والا تھا مگر اس کی حدیث شواہد کے ساتھ جید ہے اور امام نسائی کے نزدیک شعبہ نے بھی اس کی متابعت کی ہے (ص/۱۶)۔ اور امام احمد نے بھی اس حدیث کے کچھ حصہ کی متابعت کی ہے (۵/۳۶۶)، اور انہیں سے ضیاء المقدسی نے المختارۃ میں بھی روایت کیا ہے (میری تحقیق کے مطابق اس حدیث کا نمبر ۴۵۵ ہے) اور اس کے سوا دیگر نے بھی اس کی متابعت کی ہے جیسا کہ اس حدیث کے بعد ذکر ہوگا۔

۱۸۔ **پانچواں طریق**: شریک، ابو اسحاق اور عمرو ذی مر کے طریق سے ہی ابو اسحاق کی حدیث کی طرح مروی ہے یعنی سعید اور زید سے اور اس میں اتنا اضافہ ہے:

'اور (اے اللہ) اُس کی مدد کر جو اس (حضرت علی ؓ) کی مدد کرے اور اُس کی مدد چھوڑ دے جو اس کی مدد چھوڑ دے۔'

اس کو امام عبداللہ بن احمد نے تخریج کیا ہے۔ اور تم شریک کا حال جان چکے ہو، اور عمرو ذی مر کے ذکر میں ابن ابی حاتم نے کوئی چیز ذکر نہیں کی ہے۔

١٩. **اَلسَّادِسَةُ: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ: 'شَهِدْتُ عَلِيًّا ﷺ فِي الرَّحْبَةِ يَنْشُدُ النَّاسَ......'. فَذَكَرَهُ مِثْلَهُ دُوْنَ زِيَادَةِ 'وَانْصُرْ......'. أَخْرَجَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ، مِنْ طَرِيْقِ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ وَسِمَاكِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ الْوَلِيْدِ الْعَبَسِيّ عَنْهُ.**(١)

قُلْتُ: وَهُوَ صَحِيْحٌ بِمَجْمُوْعِ الطَّرِيْقَيْنِ عَنْهُ، وَفِيْهِمَا أَنَّ الَّذِيْنَ قَامُوْا اثْنَا عَشَرَ. زَادَ فِي الْأُوْلٰى: بَدْرِيًا.(٢)

٢٠. **اَلسَّابِعَةُ وَالثَّامِنَةُ: عَنْ أَبِي مَرْيَمَ وَرَجُلٍ مِنْ جُلَسَاءِ عَلِيّ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمّ ...... فَذَكَرَهُ بِدُوْنِ الزِّيَادَةِ، وَزَادَ: قَالَ: فَزَادَ النَّاسُ بَعْدُ: وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ. أَخْرَجَهُ عَبْدُ اللهِ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ حَكِيْمٍ: حَدَّثَنِي أَبُوْ مَرْيَمَ وَرَجُلٌ مِنْ جُلَسَاءِ عَلِيٍّ.**(٣)

وَهٰذَا سَنَدٌ لَا بَأْسَ بِهِ فِي الْمُتَابَعَاتِ، أَبُوْ مَرْيَمَ مَجْهُوْلٌ. كَمَا فِي 'التَّقْرِيْبِ'.(٤)

(١) أخرجه عبد الله بن أحمد في زوائد المسند/٤١٣، ٤١٧، الرقم/١٩٧، ١٩٨۔
(٢) الألباني في سلسلة الأحاديث الصحيحة وشيء من فقهها وفوائدها، ٣٣٩/٤۔
(٣) أخرجه عبد الله بن أحمد في زوائد المسند/٤١٩، الرقم/٢٠١۔
(٤) الألباني في سلسلة الأحاديث الصحيحة وشيء من فقهها وفوائدها، ٣٣٩/٤۔

۱۹۔ **چھٹا طریق:** عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے ہے انہوں نے فرمایا کہ میں رحبہ کے مقام پر حضرت علی ﷛ کے ہاں موجود تھا جس میں وہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر گواہی مانگ رہے تھے...... پھر انہوں نے اسی کی طرح اس حدیث کا ذکر کیا لیکن اس میں 'وَانْصُرُ......' کا اضافہ نہیں امام عبد اللہ بن احمد نے اس حدیث کو یزید بن ابی زیاد اور سماک بن عبید بن الولید العبسی کے طریق سے روایت کیا ہے، اور وہ دونوں ابنِ ابی لیلیٰ سے روایت کرتے ہیں۔

میں کہتا ہوں: یہ حدیث ان سے مجموع الطریقین کے مطابق صحیح ہے

اور ان دونوں سندوں میں ہے کہ جو لوگ کھڑے ہوئے وہ بارہ تھے۔ پہلی روایت کے مطابق وُہ سب بدری تھے۔

۲۰۔ **ساتواں اور آٹھواں طریق:** ابو مریم اور حضرت علی ﷛ کے ایک ہم مجلس سے ہے۔ انہوں نے حضرت علی ﷛ سے روایت کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے غدیر خم کے دن ارشاد فرمایا:...... انہوں نے اس حدیث کو بغیر اضافے کے بیان کیا۔ اور یہ اضافہ کیا: نعیم بن حکیم نے کہا کہ لوگوں نے بعد میں یہ الفاظ بڑھا دیے: 'اے اللہ! اس کے ساتھ دوستی رکھ جو اس سے دوستی رکھے۔ اور اے اللہ! اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے۔' امام عبد اللہ (بن احمد) نے نعیم بن حکیم کے طریق سے اس کی تخریج کی ہے۔ اس نے کہا: مجھے ابو مریم اور حضرت علی ﷛ کے ہم نشینوں میں سے ایک شخص نے حدیث بیان کی۔

(البانی نے کہا) متابعات میں اس سند کو لانے میں کوئی حرج نہیں۔ ابو مریم مجہول ہے، جیسا کہ 'التقریب' میں ہے۔

٢١. اَلتَّاسِعَةُ: عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْمُهَاجِرَ بْنَ عُمَيْرَةَ أَوْ عُمِيْرَةَ بْنَ الْمُهَاجِرِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَلِيًّا ﷺ نَاشَدَ النَّاسَ...... اَلْحَدِيْثَ. مِثْلَ رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى. أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ، بِسَنَدٍ ضَعِيْفٍ عَنْهُ، وَهُوَ الْمُهَاجِرُ بْنُ عُمَيْرَةَ.[١] كَذَا ذَكَرَهُ فِي 'الْجَرْحِ وَالتَّعْدِيْلِ (٨/٢٦١)'، مِنْ رِوَايَةِ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْهُ. وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ جَرْحًا وَلَا تَعْدِيْلًا، وَكَذَا هُوَ فِي 'الثِّقَاتِ لِابْنِ حِبَّانَ' (٣/٢٥٦).[٢]

ثُمَّ قَالَ الْأَلْبَانِيُّ: وَأَخْرَجَهُ الإِمَامُ الذَّهَبِيُّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: 'مَا تُرِيْدُوْنَ مِنْ عَلِيٍّ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ، وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ بَعْدِي'.[٣] أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَالنَّسَائِيُّ.[٤]

وَأَوْرَدَ الْحَافِظُ ابْنُ كَثِيْرٍ فِي 'الْبِدَايَةِ وَالنِّهَايَةِ' هٰذَا الْحَدِيْثَ بِطُرُقٍ صَحِيْحَةٍ وَحَسَنَةٍ وَقَالَ: فَخَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ خُطْبَةً عَظِيْمَةً

---

(١) أخرجه ابن أبي عاصم في السنة، ٢/٦٠٧، الرقم/١٣٧٣۔

(٢) الألباني في سلسلة الأحاديث الصحيحة وشيئ من فقهها وفوائدها، ٤/٣٣٩-٣٤٠۔

(٣) الذهبي في سير أعلام النبلاء، ٨/١٩٩۔

(٤) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٤٣٧، الرقم/١٩٩٤٢، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب ﷺ، ٥/٦٣٢، الرقم/٣٧١٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/١٣٢، الرقم/٨٤٧٤۔

۲۱۔ **نواں طریق:** طلحہ بن مصرف سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے مہاجر بن عُمیرہ یا عمیرہ بن مہاجر کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں نے (حضرت) علی ﷺ کو سنا کہ آپ نے لوگوں کو قسم دے کر اس حدیث کے بارے میں گواہی مانگی...... یہ روایت بھی ابن ابی لیلیٰ کی روایت کی طرح ہے۔ امام ابن ابی عاصم نے اس کی مہاجر بن عمیرہ سے ضعیف سند کے ساتھ تخریج کی ہے۔ جس طرح مصنف (**الجرح و التعدیل**) نے اس کا ذکر '**الجرح والتعدیل**' میں کیا ہے (۲۶۱/۸)۔ عدی بن ثابت انصاری کی روایت سے اور اس میں نہ جرح کا ذکر کیا نہ تعدیل کا۔ اسی طرح یہ روایت ابن حبان کی 'الثقات (۲۵۶/۳)' میں بھی ہے۔

اس کے بعد البانی لکھتا ہے کہ امام ذہبی نے حضرت عمران بن حصین ﷺ سے مروی حدیث کی تخریج کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم علی سے کیا چاہتے ہو، تین مرتبہ فرمایا۔ یقیناً علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں، اور وہ میرے بعد ہر مومن کا ولی ہے۔

اِسے امام احمد بن حنبل، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے، اور امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

حافظ ابنِ کثیر نے اس حدیث کو 'البدایہ والنہایہ' میں صحیح اور حسن طرق کے ساتھ بیان کیا ہے اور کہا ہے: حضور نبی اکرم ﷺ نے اس سال

فِي الْيَوْمِ الثَّامِنِ عَشَرَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ عَامَئِذٍ، وَكَانَ يَوْمَ الْأَحَدِ بِغَدِيْرِ خُمٍّ تَحْتَ شَجَرَةٍ هُنَاكَ، فَبَيَّنَ فِيْهَا أَشْيَاءَ، وَذَكَرَ مِنْ فَضْلِ عَلِيٍّ وَأَمَانَتِهٖ وَعَدْلِهٖ وَقُرْبِهٖ إِلَيْهِ، مَا أَزَاحَ بِهٖ مَا كَانَ فِي نُفُوْسِ كَثِيْرٍ مِنَ النَّاسِ مِنْهُ.

وَقَدِ اعْتَنٰى بِأَمْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيْرٍ الطَّبَرِيُّ صَاحِبُ 'التَّفْسِيْرِ' وَ'التَّارِيْخِ'، فَجَمَعَ فِيْهِ مُجَلَّدَيْنِ أَوْرَدَ فِيْهِمَا طُرُقَهٗ وَأَلْفَاظَهٗ، وَكَذٰلِكَ الْحَافِظُ الْكَبِيْرُ أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ عَسَاكِرَ أَوْرَدَ أَحَادِيْثَ كَثِيْرَةً فِي هٰذِهِ الْخُطْبَةِ، وَسَاقَ الْغَثَّ وَالسَّمِيْنَ، وَالصَّحِيْحَ وَالسَّقِيْمَ، عَلٰى مَا جَرَتْ بِهٖ عَادَةُ كَثِيْرٍ مِنَ الْمُحَدِّثِيْنَ يُوْرِدُوْنَ مَا وَقَعَ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ الْبَابِ مِنْ غَيْرِ تَمْيِيْزٍ بَيْنَ صَحِيْحِهٖ وَضَعِيْفِهٖ. وَنَحْنُ نُوْرِدُ عُيُوْنَ الْأَحَادِيْثِ الْوَارِدَةِ فِي ذٰلِكَ وَنُبَيِّنُ مَا فِيْهَا مِنْ صَحِيْحٍ وَضَعِيْفٍ بِحَوْلِ اللهِ وَقُوَّتِهٖ وَعَوْنِهٖ.[1]

ثُمَّ أَوْرَدَ الْحَافِظُ ابْنُ كَثِيْرٍ الْحَدِيْثَ: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، عَنْ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ عَلِيٍّ الْيَمَنَ فَرَأَيْتُ مِنْهُ جَفْوَةً، فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ذَكَرْتُ عَلِيًّا فَتَنَقَّصْتُهٗ، فَرَأَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَتَغَيَّرُ، فَقَالَ: يَا

(١) ابن كثير في البداية والنهاية، ٥/٢٠٨۔

اٹھارہ ذو الحجہ کو اتوار کے روز غدیر خم کے مقام پر درخت کے نیچے ایک عظیم الشان خطبہ ارشاد فرمایا اور اس میں کچھ اُمور واضح فرمائے اور سیدنا علی ؓ کی فضیلت و امانت اور عدالت وقرابت کو بیان کیا جس سے آپ نے اُس رنجش کو دور کردیا جوکئی لوگوں کے دلوں میں (حضرت علی ؓ کی نسبت) پائی جاتی تھی۔

اس حدیث پر ابوجعفر محمد بن جریر الطبری – جو مفسر اور مؤرخ ہیں – نے بڑی توجہ فرمائی ہے اور اس کے متعلق دو جلدیں لکھی ہیں جن میں اس حدیث کے طرق و الفاظ بیان کیے ہیں۔ اسی طرح حافظ کبیر ابو القاسم ابنِ عساکر نے اس خطبہ میں بہت سی احادیث بیان کی ہیں اور فاسد و پاکیزہ اور صحیح وسقیم کو بیان کیا ہے جیسا کہ اکثر محدّثین کی عادت ہے کہ وہ صحیح وضعیف کی تمیز کیے بغیر جو کچھ بھی انہیں اس باب میں ملتاہے بیان کر دیتے ہیں۔ اس بارے میں جو خاص روایات بیان کی گئی ہیں ہم ان کا ذکر کریں گے اور اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت سے اس سے متعلق صحیح اور ضعیف کو واضح کریں گے۔

پھر حافظ ابن کثیر نے اس حدیث کو سعید بن جبیر، حضرت ابنِ عباس ؓ کے طریق سے حضرت بریدہ ؓ سے روایت کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی ؓ کے ساتھ یمن کی جنگ میں شرکت کی تو میں نے ان کی طرف سے سختی محسوس کی۔ جب میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے حضرت علی ؓ کی تنقیص کی۔ میں نے دیکھا کہ (اس پر) رسول اللہ ﷺ کا چہرہ اقدس متغیر ہوگیا۔ آپ ﷺ نے

بُرَيْدَةُ، أَلَسْتُ أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قُلْتُ: بَلٰى، يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. وَكَذَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ أَبِي دَاوُدَ الْحَرَّانِيّ، عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ الْفَضْلِ بْنِ دُكَيْنٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.[١] **وَقَالَ: وَهٰذَا إِسْنَادٌ جَيِّدٌ قَوِيٌّ، رِجَالُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.**[٢]

وَقَالَ الْأَلْبَانِيُّ: حَدِيْثُ بُرَيْدَةَ ﷺ، وَلَهُ عَنْهُ ثَـلاثُ طُرُقٍ:

٢٢. **اَلْأُوْلٰى**: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ عَنْ بُرَيْدَةَ ﷺ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عَلِيٍّ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ، فَرَأَيْتُ مِنْهُ جَفْوَةً، فَقَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَذَكَرْتُ عَلِيًّا، فَتَنَقَّصْتُهُ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَتَغَيَّرُ وَجْهُهُ، فَقَالَ: يَا بُرَيْدَةُ، أَلَسْتُ أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قُلْتُ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ، وَأَحْمَدُ، مِنْ طَرِيْقِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ، قَالَ: **أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** ﷺ.[٣] **قُلْتُ: وَهٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَتَصْحِيْحُ الْحَاكِمِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ**

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣٤٧/٥، الرقم/٢٢٩٩٥، والنسائي في السنن الكبرى، ١٣٠/٥، الرقم/٨٤٦٧ـ

(٢) ابن كثير في البداية والنهاية، ٢٠٩/٥ـ

(٣) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣٤٧/٥، الرقم/٢٢٩٩٥، والنسائي في السنن الكبرى، ١٣٠/٥، الرقم/٨٤٦٧، والحاكم في المستدرك، ١١٩/٣، الرقم/٤٥٧٨ـ

فرمایا: اے بریدہ! کیا میں مومنوں کا ان کی جانوں سے زیادہ حق دار نہیں ہوں؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں علی بھی اس کا مولا ہے۔ اسی طرح امام نسائی نے اسے ابو داؤد الحرانی سے، انہوں نے ابونعیم الفضل بن دکین سے، انہوں نے عبد الملک بن ابی غَنِیَّه سے اس قسم کی اسناد سے روایت کیا ہے۔
حافظ ابن کثیر کہتے ہیں کہ یہ اِسناد جید اور قوی ہے اور اس کے تمام رجال ثقہ ہیں۔

البانی کہتے ہیں: حدیثِ بریدہ کے تین طرق ہیں۔

۲۲۔ پہلا طریق یہ ہے کہ یہ روایت اُن سے حضرت (عبد اللہ) بن عباس ﷺ نے روایت کی ہے۔ حضرت بریدہ ﷺ بیان کرتے ہیں: میں حضرت علی ﷺ کے ساتھ یمن کی طرف نکلا تو میں نے ان کی طرف سے سختی محسوس کی۔ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس گیا اور علی ﷺ کا ذکر کیا اور ان کی تنقیص کی کوشش کی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک متغیر ہونا شروع ہوگیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے بریدہ! کیا میں مسلمانوں کا ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق دار نہیں ہوں؟ حضرت بریدہ ﷺ نے عرض کیا: جی ہاں! یارسول اللہ! کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔

اسے امام نسائی، حاکم اور امام احمد بن حنبل نے عبد الملک بن ابی غنیّۃ کے طریق سے روایت کیا ہے۔ نسائی نے کہا: **ہمیں حکم نے خبر دی اور حکم نے اس کو سعید بن جبیر اور انہوں نے ابن عباس ﷺ سے روایت کیا ہے۔ میرا کہنا یہ ہے: یہ اسناد شرطِ شیخین پر صحیح ہے اور امام حاکم کا صرف امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح قرار دینا (صحت کے مرتبہ میں) کمی ہے۔** ابن ابی غنیّۃ جو

وَحْدَهُ قُصُوْرٌ. وَابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ بِفَتْحِ الْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ وَكَسْرِ النُّوْنِ وَتَشْدِيْدِ التَّحْتَانِيَّةِ وَوَقَعَ فِي الْمَصْدَرَيْنِ الْمَذْكُوْرَيْنِ (عُيَيْنَةُ) وَهُوَ تَصْحِيْفٌ، وَهٰذَا اسْمُ جَدِّهِ وَاسْمُ أَبِيْهِ حُمَيْدٌ. (١)

٢٣. **الثَّانِيَةُ:** عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ مَرَّ عَلٰى مَجْلِسٍ وَهُمْ يَتَنَاوَلُوْنَ مِنْ عَلِيٍّ، فَوَقَفَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ كَانَ فِي نَفْسِي عَلٰى عَلِيٍّ شَيْءٌ، وَكَانَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ كَذٰلِكَ، فَبَعَثَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ عَلَيْهَا عَلِيٌّ، وَأَصَبْنَا سَبْيًا، قَالَ: فَأَخَذَ عَلِيٌّ جَارِيَةً مِنَ الْخُمُسِ لِنَفْسِهِ، فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ: دُوْنَكَ. قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ جَعَلْتُ أُحَدِّثُهُ بِمَا كَانَ، ثُمَّ قُلْتُ: إِنَّ عَلِيًّا أَخَذَ جَارِيَةً مِنَ الْخُمُسِ، قَالَ: وَكُنْتُ رَجُلًا مِكْبَابًا، قَالَ: فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا وَجْهُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَدْ تَغَيَّرَ، فَقَالَ: فَذَكَرَ الشَّطْرَ الْأَوَّلَ. أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ، وَالسِّيَاقُ لَهُ مِنْ طُرُقٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْهُ. (٢)

قُلْتُ: وَهٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ أَوْ مُسْلِمٍ. فَإِنَّ ابْنَ بُرَيْدَةَ إِنْ كَانَ عَبْدَ اللهِ، فَهُوَ مِنْ رِجَالِهِمَا، وَإِنْ كَانَ سُلَيْمَانَ فَهُوَ مِنْ رِجَالِ مُسْلِمٍ وَحْدَهُ. وَأَخْرَجَ ابْنُ حِبَّانَ (٢٢٠٤)، مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ الْمَرْفُوْعِ مِنْهُ فَقَطْ. (٣)

---

(١) الألباني في سلسلة الأحاديث الصحيحة وشيء من فقهها وفوائدها، ٣٣٦/٤-.

(٢) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣٥٨/٥، الرقم/٢٣٠٧٨، ←

غؔ کے نقطہ کی زبر سے ہے اور نؔ کی زیر سے ہے اور یؔ کی تشدید کے ساتھ ہے۔ یہ نام دو مذکور مصدروں میں عیینہ واقع ہوا ہے۔ اور یہ تصحیف ہے (یعنی حروف کی تبدیلی ہے)۔ اور یہ اس کے جد (دادا) کا نام ہے اور اس کے والد کا نام حُمید ہے۔

۲۳۔ دوسرا طریق ابنِ بریدہ سے ہے، انہوں نے اپنے والد (حضرت بریدہ ﷺ) سے روایت بیان کی کہ وہ ایک مجلس کے قریب سے گزرے تو کچھ لوگ حضرت علی ﷺ کے خلاف باتیں کر رہے تھے؟ وہ ان کے قریب رک گئے اور کہا: میرے دل میں حضرت علی ﷺ کے خلاف کچھ تھا اور یہی حالت خالد بن ولید ﷺ کی بھی تھی۔ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک سریہ میں بھیجا تھا جس کے سپہ سالار حضرت علی ﷺ تھے۔ ہم نے کچھ قیدی پکڑ لیے۔ حضرت علی ﷺ نے مالِ خمس سے ایک باندی اپنے لیے لے لی تو حضرت خالد بن ولید ﷺ نے کہا: لے لیجیے۔ جب ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس پہنچے تو جو کچھ ہوا تھا میں وہ آپ ﷺ کو بتانے لگا۔ پھر میں نے کہا: (حضرت) علی (ﷺ) نے خمس میں سے ایک لونڈی لے لی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں زمین کی طرف نظر رکھنے والا آدمی تھا۔ اچانک میں نے اپنا سر اُٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ (مبارک غصہ سے) متغیر ہو گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے بعد انہوں نے حدیث کا پہلا حصہ بیان کر دیا۔ اس حدیث کو امام نسائی اور امام احمد نے تخریج کیا ہے اور سیاق میں کئی طرق سے اعمش اور وہ سعد بن عبیدہ سے جبکہ وہ ابن بریدہ سے روایت کرتے ہیں۔

میں کہتا ہوں: **یہ سند شیخین کی شرط پر صحیح ہے یا صرف امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح** ہے۔ ابن بریدہ اگر عبد اللہ ہو تو وہ دونوں (شیخین) کے رِجال میں سے ہے، اور اگر سلیمان ہو تو وہ صرف امام مسلم کے رِجال میں سے ہے۔ اس مرفوع طریق سے ان سے صرف ابن حبان نے تخریج کی ہے۔

.... والنسائي في السنن الكبرى، ٥/ ١٣٠، الرقم/٨٤٦٥۔

(٣) الألباني في سلسلة الأحاديث الصحيحة وشيء من فقهها وفوائدها، ٤/ ٣٣٦-٣٣٧۔

٢٤. اَلثَّالِثَةُ: عَنْ طَاؤُوْسٍ عَنْ بُرَيْدَةَ بِهٖ دُوْنَ قَوْلِهٖ: اَللّٰهُمَّ .... أَخْرَجَهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي 'الصَّغِيْرِ' وَ'الْأَوْسَطِ' مِنْ طَرِيْقَيْنِ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ بِإِسْنَادَيْنِ لَهُ عَنْ طَاؤُوْسٍ.[١] وَرِجَالُهٗ ثِقَاتٌ.[٢]

وَقَالَ الْأَلْبَانِيُّ: أَبُوْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيُّ يَرْوِيْهِ رِيَاحُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: جَاءَ رَهْطٌ إِلٰى عَلِيٍّ بِالرَّحْبَةِ، فَقَالُوْا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَانَا، قَالَ: كَيْفَ أَكُوْنُ مَوْلَاكُمْ، وَأَنْتُمْ قَوْمٌ عَرَبٍ؟ قَالُوْا: سَمِعْنَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ يَقُوْلُ: (فَذَكَرَهُ دُوْنَ الزِّيَادَةِ). قَالَ رِيَاحٌ: فَلَمَّا مَضَوْا تَبِعْتُهُمْ فَسَأَلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالُوْا: نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِيْهِمْ أَبُوْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيُّ. أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ مِنْ طَرِيْقِ حَنَشِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ لَقِيْطٍ النَّخَعِيِّ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ رِيَاحِ بْنِ الْحَارِثِ.[٣]

قُلْتُ: وَهٰذَا إِسْنَادٌ جَيِّدٌ، رِجَالُهٗ ثِقَاتٌ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَرِجَالُ أَحْمَدَ ثِقَاتٌ.[٤]

---

(١) أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ١/١٢٩، الرقم/١٩١، وأيضًا في المعجم الأوسط، ١/١١١، الرقم/٣٤٦۔

(٢) الألباني في سلسلة الأحاديث الصحيحة وشيئ من فقهها وفوائدها، ٤/٣٣٧

(٣) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٤١٩، الرقم/٢٣٦٠٩، ←

۲۴۔ **تیسرا طریق:** طاؤس سے مروی ہے انہوں نے اسے حضرت بریدہ ﷛ سے روایت کیا ہے۔ اس میں اَللّٰھُمَّ ...... والے الفاظ نہیں ہیں۔ امام طبرانی نے المعجم الصغیر اور الاوسط میں اس حدیث کی تخریج کی ہے، دونوں طرق سے یہ امام عبد الرزاق کی دو سندوں کے ذریعے سے طاؤس سے مروی ہے۔ اس حدیث کے رجال ثقہ ہیں۔

البانی نے کہا ہے کہ حضرت ابو ایوب انصاری ﷛ سے یہ حدیث ریاح بن الحارث روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا: ایک گروہ رَحبہ کے مقام پر حضرت علی ﷛ کے پاس آیا۔ انہوں نے کہا: السلام علیکم! اے ہمارے مولا! آپ ﷛ نے فرمایا: میں کس طرح تمہارا مولا ہوں جبکہ تم عرب لوگ ہو؟ انہوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ سے غدیرِ خم کے دن سنا: (انہوں نے اس حدیث کا بغیر اضافہ کے ذکر کیا)۔ ریاح نے کہا: جب وہ چل پڑے تو میں بھی ان کے پیچھے ہو گیا۔ میں نے ان کے بارے میں پوچھا تو لوگوں نے کہا: یہ انصار کا ایک گروہ ہے اور ان میں حضرت ابو ایوب انصاری ﷛ بھی ہیں۔ اس حدیث کی تخریج امام احمد اور امام طبرانی نے کی، از طریقِ حنش بن حارث بن لقیط نخعی الاشجعی اور انہوں نے ریاح بن حارث سے روایت کیا۔

میں کہتا ہوں: یہ اسناد جید ہے، اس کے رجال ثقہ ہیں۔ اور ہیثمی نے کہا: امام احمد اور طبرانی نے اس کو روایت کیا اور امام احمد کے رجال ثقہ ہیں۔

.... والطبراني في المعجم الكبير، ٤/١٧٣، الرقم/٤٠٥٣۔

(٤) الألباني في سلسلة الأحاديث الصحيحة وشيءٌ من فقهها وفوائدها، ٤/٣٤٠۔

وَقَالَ الْأَلْبَانِيُّ: ابْنُ عَبَّاسٍ ﵄ يَرْوِيْهِ عَنْهُ عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنٍ مَرْفُوْعًا دُوْنَ الزِّيَادَةِ. أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَعَنْهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.(١) **وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ. وَهُوَ كَمَا قَالَا.**(٢)

وَأَوْرَدَ الإِمَامُ الذَّهَبِيُّ فِي 'تَارِيْخِ الْإِسْلَامِ': هٰذَا الْحَدِيْثُ بِطُرُقٍ صَحِيْحَةٍ وَحَسَنَةٍ فَمِنْهَا: قَالَ غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَيْمُوْنٍ أَبِي عَبْدِ اللهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ﵁، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: 'مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ'. هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.(٣)

وَقَالَ الإِمَامُ الذَّهَبِيُّ وَرَوٰى شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَرِيْحَةَ أَوْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، (شَكَّ شُعْبَةُ) عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: 'مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ'. قَالَ: حَسَّنَهُ التِّرْمِذِيُّ(٤)**. وَلٰكِنْ قَالَ أَبُوْ عِيْسَى التِّرْمِذِيُّ فِي سُنَنِهٖ بَعْدَ تَخْرِيْجِهٖ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَدْ رَوٰى**

---

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣٣٠/١، الرقم/٣٠٦٢، والحاكم في المستدرك، ١٤٣/٣، الرقم/٤٦٥٢۔

(٢) الألباني في سلسلة الأحاديث الصحيحة وشيء من فقهها وفوائدها، ٣٤١/٤۔

(٣) الذهبي في تاريخ الإسلام، ٦٢٩/٣۔

(٤) الذهبي في تاريخ الإسلام، ٦٣٢/٣۔

البانی کہتے ہیں: حضرت (عبد اللہ) بن عباس ﷺ سے عمرو بن میمون بغیر اضافہ کے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔ **اس کی تخریج امام احمد نے کی ہے اور انہی سے حاکم نے بھی روایت کیا ہے اور کہا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔** اس سند کا درجہ ایسے ہی ہے جیسا کہ ان دونوں نے بیان کیا۔

امام ذہبی نے 'تاریخ الاسلام' میں اس حدیث کو صحیح اور حسن طرق سے روایت کیا ہے، ان طرق میں سے ایک یہ ہے کہ امام غندر نے فرمایا: ہمیں شعبہ نے میمون ابوعبد اللہ سے بیان کیا، انہوں نے حضرت زید بن ارقم ﷺ سے روایت کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: **جس کا میں مولا ہوں، اس کا علی بھی مولا ہے۔** یہ حدیث صحیح ہے۔

امام ذہبی نے کہا ہے کہ شعبہ نے سلمہ بن کہیل سے روایت کیا ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوطفیل کو حضرت ابو سریحہ ﷺ یا حضرت زید بن ارقم ﷺ (شعبہ کو شک گزرا ہے) سے بیان کرتے ہوئے سنا، انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: **جس کا میں مولا ہوں علی اس کا مولا ہے۔** امام ذہبی کہتے ہیں کہ اس حدیث کو امام ترمذی نے حسن قرار دیا ہے۔ جب کہ امام ترمذی نے اپنی سنن میں اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد کہا ہے: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

شُعْبَةُ، هٰذَا الْحَدِيْثَ، عَنْ مَيْمُوْنٍ أَبِي عَبْدِ اللهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبُوْ سَرِيْحَةَ هُوَ: حُذَيْفَةُ بْنُ أَسِيْدٍ صَاحِبُ النَّبِيِّ ﷺ.(١)

وَأَوْرَدَ الْإِمَامُ الذَّهَبِيُّ فِي 'تَارِيْخِ الإِسْلَامِ': عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَجَجْنَا مَعَ الشَّافِعِيِّ فَمَا ارْتَقٰى شَرَفًا وَلَا هَبَطَ وَادِياً إِلَّا وَهُوَ يَبْكِي وَيُنْشِدُ:

إِنْ كَانَ رِفْضًا حُبُّ آلِ مُحَمَّدٍ
فَلْيَشْهَدِ الثَّقَلَانِ أَنِّي رَافِضِيٌّ

بِهٰذَا الْاِعْتِبَارِ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْعِجْلِيُّ فِي الشَّافِعِيِّ كَانَ يَتَشَيَّعُ وَهُوَ ثِقَةٌ. قُلْتُ: وَمَعْنٰى هٰذَا التَّشَيُّعِ حُبُّ عَلِيٍّ ﷺ وَبُغْضُ النَّوَاصِبِ وَأَنْ يَتَّخِذَهُ مَوْلًى عَمَلًا بِمَا تَوَاتَرَ عَنْ نَبِيِّنَا ﷺ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.(٢)

وَرَوَى الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ، عَنْ طُرُقٍ.

٢٥. فَالطَّرِيْقُ الْأَوَّلُ: هُوَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ قَالَ: ثَنَا حَبِيْبُ بْنُ أَبِي

(١) أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب ﷺ، ٥/٦٣٣، الرقم/٣٧١٣۔

(٢) الذهبي في تاريخ الإسلام، ١٤/٣٣٧-٣٣٨۔

٢٥: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/١١٨، الرقم/٤٥٧٦۔

شعبہ نے اس حدیث کو میمون ابو عبد اللہ سے، انہوں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ حضرت ابو سریحہ کا پورا نام حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ ہے اور وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی ہیں۔

امام ذہبی نے 'تاریخ الاسلام' میں بیان کیا ہے کہ ربیع بن سلیمان سے مروی ہے، انہوں نے کہا: ہم نے امام شافعی کے ساتھ حج کیا، آپ ہر بلندی پر چڑھتے اور وادی میں اترتے وقت روتے ہوئے یہ شعر پڑھتے:

اگر آلِ محمد کی محبت رفض ہے

تو زمین و آسمان گواہ ہوجائیں کہ میں رافضی ہوں

اس اعتبار سے امام احمد بن عبد اللہ العجلی نے امام شافعی کے بارے میں کہا ہے کہ وہ شیعیت کی طرف مائل تھے اگرچہ وہ ثقہ ہیں۔ میں کہتا ہوں: اس تشیع کا معنٰی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی محبت اور نواصب (خوارج) سے نفرت ہے، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا مولا بنانا ہے کیونکہ یہ حدیث تواتر کے ساتھ ہمارے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے: جس کا میں مولا ہوں اس کا علی بھی مولا ہے۔

امام حاکم نے 'المستدرک' میں مختلف طرق سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

۲۵۔ **پہلا طریق** سلیمان الاعمش سے ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: ہمیں حبیب بن ابو ثابت

ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ﷺ، حديث: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهٰذَا وَلِيُّهُ. اللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ.

قَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِطُوْلِهٖ. شَاهِدُهُ حَدِيْثُ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ أَيْضًا صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا.

٢٦. **اَلطَّرِيْقُ الثَّانِيُ:** وَهُوَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنِ ابْنِ وَاثِلَةَ، أَنَّهٗ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ ﷺ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ.

٢٧. **اَلطَّرِيْقُ الثَّالِثُ:** وَهُوَ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ ﷺ، مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. **وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ.**

٢٨. **اَلطَّرِيْقُ الرَّابِعُ:** وَهُوَ عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ﷺ، **وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ.**

> **قَالَ الْإِمَامُ ابْنُ الصَّلَاحِ فِي أَمْرِ تَصْحِيْحِ الْحَاكِمِ فِي 'الْمُسْتَدْرَكِ':** وَجَمَعَ ذٰلِكَ فِي كِتَابٍ سَمَّاهُ 'الْمُسْتَدْرَكَ' ......، **فَالْأَوْلٰى أَنْ نَتَوَسَّطَ فِي أَمْرِهٖ، فَنَقُوْلَ: مَا حَكَمَ بِصِحَّتِهٖ،**

٢٦: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/١١٨، الرقم/٤٥٧٧۔

٢٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/١١٩، الرقم/٤٥٧٨۔

٢٨: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/١١٩، الرقم/٤٥٧٩۔

نے روایت کیا، انہوں نے ابو طفیل سے اور انہوں نے حضرت زید بن اَرقم رضی اللہ عنہ سے اِس حدیث کو روایت کیا ہے: جس کا میں مولا ہوں، یہ علی اُس کا ولی ہے۔ اے اللہ! تو اُس سے محبت کر جو اِس (علی) سے محبت کرے اور تو اُس سے دشمنی رکھ جو اِس سے دشمنی رکھے۔

امام حاکم فرماتے ہیں: یہ حدیث شیخین کی شرائط کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اسے تفصیل سے نقل نہیں کیا۔ حضرت سلمہ بن کہیل کی حضرت ابو طفیل سے روایت کردہ (درج ذیل) حدیث بھی مذکورہ حدیث کی شاہد ہے اور وہ بھی شیخین کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔

۲٦۔ **دوسرا طریق** محمد بن سلمہ بن کہیل کی اپنے والد سے روایت ہے۔ انہوں نے ابو طفیل سے، انہوں نے ابن واثلہ سے اور انہوں نے حضرت زید بن اَرقم رضی اللہ عنہ سے سنا ہے۔ اس کے بعد حدیث مبارکہ بیان کی۔

۲۷۔ **تیسرا طریق** حکم سے مروی ہے، انہوں نے سعید بن جبیر سے، انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی ہے: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔ **امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔**

۲۸۔ **چوتھا طریق** مطرف سے مروی ہے اور انہوں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ **امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔**

امام ابن الصلاح نے 'المستدرک' میں امام حاکم کے کسی حدیث کو صحیح قرار دینے کے معاملہ میں فرمایا ہے: انہوں نے (بخاری و مسلم یا دونوں میں سے کسی ایک کی شرائط پر) صحیح حدیث کو اپنی کتاب **المستدرک** میں جمع کیا ہے۔ بہتر یہی ہے کہ ہم اس حدیث کے معاملہ میں درمیانی راہ اختیار کریں۔ ہم کہتے ہیں: حاکم نے کسی حدیث پر جو صحت

وَلَمْ نَجِدْ ذٰلِکَ فِيْهِ لِغَيْرِهٖ مِنَ الْأَئِمَّةِ، إِنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ قَبِيْلِ الصَّحِيْحِ، فَهُوَ مِنْ قَبِيْلِ الْحَسَنِ، يُحْتَجُّ بِهٖ وَيُعْمَلُ بِهٖ.(1)

٢٩. وَقَالَ الإِمَامُ أَبُوْ جَعْفَرٍ الطَّحَاوِيُّ: كَمَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ – يَعْنِي الْأَعْمَشَ – قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، قَالَ: لَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَنَزَلَ بِغَدِيْرِ خُمٍّ، أَمَرَ بِدَوْحَاتٍ فَقُمِّمْنَ، ثُمَّ قَالَ: كَأَنِّي دُعِيْتُ فَأَجَبْتُ، إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ، أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ: كِتَابَ اللهِ ﷻ وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي، فَانْظُرُوْا كَيْفَ تَخْلُفُوْنِي فِيْهِمَا، فَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ. ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللهَ ﷻ مَوْلَايَ، وَأَنَا وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ. ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ ؓ، فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهٗ فَهٰذَا وَلِيُّهٗ، اَللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ. فَقُلْتُ لِزَيْدٍ: سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ: مَا كَانَ فِي الدَّوْحَاتِ أَحَدٌ إِلَّا رَآهُ بِعَيْنَيْهِ، وَسَمِعَهٗ بِأُذُنَيْهِ.

وَرَوَاهُ أَيْضًا الإِمَامُ النَّسَائِيُّ فِي فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ وَالْخَصَائِصِ، وَرَوَاهُ الْبَزَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنّٰى بِهٖ، وَلَمْ يَسُقْ لَفْظَهٗ.

---

(1) أبو عمرو الشهرزوري في مقدمة ابن الصلاح ومحاسن الاصطلاح/٢٢۔

٢٩: الطحاوي في شرح مشكل الآثار، ٥/١٨، الرقم/١٧٦٥۔

کا حکم لگایا ہے اور ہم اس کے متعلق کسی اور امام کا صحت کا حکم نہ پائیں تو اگر وہ صحیح کے قبیل سے نہیں ہے تو حسن کے قبیل سے ہے۔ اس سے دلیل پکڑی جائے گی اور اس پر عمل کیا جائے گا۔

۲۹۔ امام طحاوی نے فرمایا: ہمیں احمد بن شعیب نے بیان کیا، وہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں محمد بن مثنی نے بیان کیا، وہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں یحییٰ بن حماد نے بیان کیا، وہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں ابو عوانہ نے سلیمان یعنی اَعمش کے طریق سے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہمیں حبیب بن ابی ثابت نے، انہوں نے ابوطفیل سے، انہوں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے طریق سے روایت کیا، انہوں نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجۃ الوداع سے واپس لوٹے اور غدیرِخم کے مقام پر پڑاؤ ڈالا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہاں خیمے نصب کرنے کا حکم دیا تو وہ نصب کر دیے گئے۔ پھر فرمایا: ایسا لگتا ہے کہ مجھے (وصال کا) بلاوا آ گیا ہے اور میں نے (اس دعوتِ وصال پر) لبیک کہہ دیا ہے، میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، ان میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے: اللہ تعالیٰ کی کتاب، اور میری عترت میرے اہل بیت۔ دیکھو تم میرے بعد ان میں میری نسبت کا لحاظ کیسے رکھتے ہو، یہ دونوں ہرگز جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض پر آئیں گے۔ پھر فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ میرا مولا ہے، اور میں ہر مومن کا ولی ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: جس کا میں ولی ہوں یہ علی بھی اس کا ولی ہے، اے اللہ! تو اس سے دوستی رکھ جو اس سے دوستی رکھے، اور اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے۔ میں نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا؟ اُنہوں نے فرمایا: ان خیموں میں کوئی بھی شخص ایسا نہیں تھا جس نے اپنی آنکھوں سے یہ منظر نہ دیکھا ہو اور اپنے کانوں سے یہ نہ سنا ہو۔

اِسے امام نسائی نے '**فضائل الصحابة**' اور '**خصائص علي بن أبي طالب** رضی اللہ عنہ' میں روایت کیا ہے، اور امام بزار نے محمد بن مثنی کے طریق سے اسے روایت کیا ہے اور الفاظ ان کے بیان نہیں کیے۔

وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ مِنْ طُرُقٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَمَّادٍ، بِهٖ، وَصَحَّحَهُ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَأَقَرَّهُ الذَّهَبِيُّ.

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَيَّانَ الْمَازِنِيِّ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ يَحْيَى بْنِ كَثِيْرٍ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ وَسَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ سَلِيْطٍ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ، بِهٖ.

وَرَوَاهُ الْبَزَّارُ مِنْ طَرِيْقِ شَرِيْكٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهٖ.

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ الطَّحَاوِيُّ: فَهٰذَا الْحَدِيثُ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، لَا طَعْنَ لِأَحَدٍ فِي أَحَدٍ مِنْ رُوَاتِهٖ فِيْهِ، إِنْ كَانَ ذٰلِكَ الْقَوْلُ كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لِعَلِيٍّ بِغَدِيْرِ خُمٍّ فِي رُجُوْعِهٖ مِنْ حَجِّهٖ إِلَى الْمَدِيْنَةِ لَا فِي خُرُوْجِهٖ لِحَجِّهٖ مِنَ الْمَدِيْنَةِ.[1]

٣٠. ذَكَرَ الْحَافِظُ ابْنُ كَثِيْرٍ: وَقَدْ رَوَى النَّسَائِيُّ فِي 'سُنَنِهٖ': عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنّٰى، عَنْ يَحْيَى بْنِ حَمَّادٍ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ﷺ قَالَ: لَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، وَنَزَلَ غَدِيْرَ خُمٍّ، أَمَرَ بِدَوْحَاتٍ فَقُمِمْنَ، ثُمَّ قَالَ: 'كَأَنِّي قَدْ دُعِيْتُ فَأَجَبْتُ، إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ، أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ

---

(١) الطحاوي في شرح مشكل الآثار، ٥/١٩۔

٣٠: ابن كثير في البداية والنهاية، ٥/٢٠٩۔

اور امام حاکم نے اسے مختلف طرق سے یحییٰ بن حماد سے روایت کیا ہے، اور اسے شیخین کی شرط پر صحیح قرار دیا ہے، اور امام ذہبی نے بھی اس کی توثیق کی ہے۔

اسے امام طبرانی نے محمد بن حیان المازنی سے انہوں نے کثیر بن یحییٰ بن کثیر سے، انہوں نے ابوعوانہ اور سعید بن عبدالکریم بن سلیط کے طریق سے، انہوں نے اعمش سے، انہوں نے حبیب بن ابو ثابت سے، انہوں نے حضرت عامر بن واثلہ کے طریق سے اسے روایت کیا ہے۔

اور اس کو امام بزار نے شریک سے، انہوں نے اعمش سے روایت کیا ہے۔

امام ابوجعفر طحاوی نے کہا ہے: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے، اس کے راویوں میں سے کسی ایک راوی میں بھی طعن نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا حضرت علی ﷺ کے بارے میں یہ فرمان حجۃ الوداع سے مدینہ منورہ کی طرف واپسی پر غدیر خم کے مقام پر تھا، نہ کہ مدینہ سے حج کے لیے روانگی کے وقت۔

۳۰۔ **حافظ ابن کثیر نے بیان کیا ہے:** امام نسائی نے اپنی سنن میں محمد بن المثنیٰ سے، انہوں نے یحییٰ بن حماد سے، انہوں نے ابوعوانہ سے، انہوں نے اعمش سے، انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے، انہوں نے ابو الطفیل سے، حضرت زید بن ارقم ﷺ کے طریق سے روایت کیا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع سے واپس لوٹے اور غدیر خم پر اُترے تو آپ ﷺ نے سائبان نصب کرنے کا حکم دیا جو نصب کر دیے گئے۔ پھر فرمایا: یوں معلوم ہوتا ہے کہ مجھے (وصال کے لیے) بلایا گیا ہے اور میں نے (جانا) قبول کر لیا ہے۔ میں تم میں دو گراں قدر چیزیں کتاب اللہ

الْآخَرِ، كِتَابُ اللّٰهِ وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي، فَانْظُرُوْا كَيْفَ تَخْلُفُوْنِي فِيْهِمَا، فَإِنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ. ثُمَّ قَالَ: 'اللّٰهُ مَوْلَايَ، وَأَنَا وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ'. ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ: 'مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهٰذَا وَلِيُّهُ، اَللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ'. فَقُلْتُ لِزَيْدٍ: سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقَالَ: مَا كَانَ فِي الدَّوْحَاتِ أَحَدٌ إِلَّا رَآهُ بِعَيْنَيْهِ وَسَمِعَهُ بِأُذُنَيْهِ. تَفَرَّدَ بِهِ النَّسَائِيُّ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ. **ثُمَّ قَالَ الْحَافِظُ: قَالَ شَيْخُنَا أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الذَّهَبِيُّ: وَهٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.**

٣١. **وَذَكَرَ الْحَافِظُ ابْنُ كَثِيْرٍ:** وَقَالَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ، ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ مَيْمُوْنٍ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ ﷺ وَأَنَا أَسْمَعُ: نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَنْزِلًا يُقَالُ لَهُ: وَادِي خُمٍّ. فَأَمَرَ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّاهَا بِهَجِيْرٍ. قَالَ: فَخَطَبَنَا وَظُلِّلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِثَوْبٍ عَلٰى شَجَرَةِ سَمُرٍ مِنَ الشَّمْسِ. فَقَالَ: 'أَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ أَوْ أَلَسْتُمْ تَشْهَدُوْنَ أَنِّي أَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ؟ قَالُوْا: بَلٰى. قَالَ: فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ عَلِيًّا مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ'.

ثُمَّ رَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ غُنْدَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مَيْمُوْنٍ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ

٣١: ابن كثير في البداية والنهاية، ٥/٢١٢۔

اور اپنی اولاد اہل بیت کو چھوڑے جا رہا ہوں، پس دیکھو تم ان دونوں کے بارے میں میرا کیسے لحاظ کرتے ہو۔ اور یہ دونوں چیزیں ایک دوسرے سے الگ نہیں ہوں گی یہاں تک کہ حوض پر آ جائیں گی، پھر فرمایا: اللہ میرا مولی ہے اور میں ہر مومن کا ولی ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: 'جس کا میں مولا ہوں اس کا یہ مولا ہے۔ اے اللہ! جو اس سے محبت کرے تو بھی اس سے محبت کر اور جو اس سے عداوت رکھے تو بھی اس سے عداوت رکھ۔' میں نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: سائبانوں تلے جو لوگ بھی تھے ان میں سے ہر ایک نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سنا ہے۔ امام نسائی اس طریق سے اسے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔ **پھر حافظ (ابن کثیر) کہتے ہیں: ہمارے شیخ ابو عبد اللہ ذہبی بیان کرتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔**

۳۱۔ اور حافظ ابن کثیر نے بیان کیا ہے: امام احمد بیان کرتے ہیں: ہمیں عفان نے بیان کیا، انہیں ابو عوانہ نے بیان کیا، انہوں نے مغیرہ سے، انہوں نے ابو عبید سے اور انہوں نے میمون ابو عبد اللہ کے طریق سے روایت کیا کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں سن رہا تھا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک منزل میں اترے جسے وادئ خم کہا جاتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا حکم دیا اور اسے سخت گرمی میں پڑھا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے خطاب کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک ببول کے درخت پر سایہ کی غرض سے کپڑے ڈالے گئے تاکہ آفتاب کی تمازت سے بچاؤ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے یا (فرمایا) تم گواہی نہیں دیتے کہ میں ہر مومن کو اس کی جان سے زیادہ عزیز ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'جس کا میں مولا ہوں یقیناً علی بھی اس کا مولا ہے، اے اللہ! جو اس سے محبت رکھے تو اس سے محبت رکھ اور جو اس سے عداوت رکھے تو بھی اس سے عداوت رکھ۔'

پھر امام احمد نے اسے غندر سے، انہوں نے شعبہ سے، اور انہوں نے میمون ابو عبد

زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ﷺ، إِلٰى قَوْلِهِ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. قَالَ مَيْمُوْنٌ: حَدَّثَنِي بَعْضُ الْقَوْمِ عَنْ زَيْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ. **ثُمَّ قَالَ الْحَافِظُ: وَهٰذَا إِسْنَادٌ جَيِّدٌ، رِجَالُهُ ثِقَاتٌ عَلٰى شَرْطِ السُّنَنِ، وَقَدْ صَحَّحَ التِّرْمِذِيُّ بِهٰذَا السَّنَدِ حَدِيْثًا فِي الزَّيْتِ.**

وَقَالَ الْأَلْبَانِيُّ فِي كِتَابِهِ 'سِلْسِلَةُ الْأَحَادِيْثِ الصَّحِيْحَةِ': حَدِيْثُ زَيْدٍ وَلَهُ عَنْهُ طُرُقٌ خَمْسٌ:

٣٢. **اَلْأُوْلٰى:** عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا دَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَنَزَلَ غَدِيْرَ (خُمٍّ)، أَمَرَ بَدَوْحَاتٍ فَقُمِّمْنَ، ثُمَّ قَالَ: كَأَنِّي دُعِيتُ فَأَجَبْتُ وَإِنِّي تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الآخَرِ: كِتَابُ اللهِ وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي. فَانْظُرُوْا كَيْفَ تَخْلُفُوْنِي فِيْهِمَا، فَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ. ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللهَ مَوْلَايَ وَأَنَا وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ. ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ ﷺ فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ، فَهٰذَا وَلِيُّهُ، اَللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ.

٣٢: الألباني في سلسلة الأحاديث الصحيحة وشيئ من فقهها وفوائدها، ٤/٣٣٠-٣٣٢، الرقم/١٧٥٠۔

اللہ کے طریق سے، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے، اس قول تک روایت کیا ہے: 'جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔' میمون نے کہا: مجھے کچھ لوگوں نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بتایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: 'اے اللہ جو اس سے محبت رکھے تو اس سے محبت رکھ اور جو اس سے عداوت رکھے تو اس سے عداوت رکھ۔' **پھر حافظ ابن کثیر نے کہا: یہ اسناد جید ہے اور اس کے رجال سنن کی شرط کے مطابق ثقہ ہیں۔ امام ترمذی نے اس سند کے ساتھ زیتون (سے علاج) کے مسئلہ میں ایک حدیث روایت کی ہے۔**

البانی نے اپنی کتاب 'سلسلة الأحاديث الصحيحة' میں کہا ہے کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث مبارکہ کے پانچ طرق ہیں:

۳۲۔ پہلا طریق: حضرت ابو طفیل حضرت زید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجۃ الوداع سے روانہ ہوئے اور غدیر خم (یعنی خم کے تالاب) کے مقام میں فروکش ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بڑے سائبان لگانے کا حکم فرمایا تو وہ لگا دیے گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گویا مجھے (اِس دنیا سے واپس) بلا لیا گیا ہے اور میں نے یہ بلاوا قبول کر لیا ہے۔ میں اپنے بعد میں تم میں دو عظیم الشان چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ ان میں سے ایک دوسرے سے بڑی ہے: کتاب اللہ اور میری عترت یعنی میرے اہل بیت۔ تم یہ خیال رکھنا کہ تم ان دونوں کے بارے میں میرا حقِ نیابت کیسے ادا کرتے ہو۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گی حتیٰ کہ دونوں حوضِ کوثر پر میرے پاس آئیں گی۔ پھر فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ میرا مولا ہے اور میں ہر مومن کا ولی ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: جس کا میں ولی ہوں اس کا یہ علی بھی ولی ہے؛ اے اللہ! تو اس سے دوستی رکھ جو اس سے دوستی رکھے اور اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے۔

أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ فِي 'خَصَائِصِ عَلِيٍّ ؑ' (ص/٩٦، الرقم/٧٩)، وَالْحَاكِمُ (٣/١١٨، الرقم/٤٥٧٧)، وَأَحْمَدُ (١/١١٨، الرقم/٩٥٢)، وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ (٢/٦٠٦، الرقم/١٣٦٥)، وَالطَّبَرَانِيُّ (في المعجم الكبير، ٥/١٦٦، الرقم/٤٩٦٩-٤٩٧١)، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْهُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ. قُلْتُ: سَكَتَ عَنْهُ الذَّهَبِيُّ، وَهُوَ كَمَا قَالَ: لَوْلَا أَنَّ حَبِيْبًا كَانَ مُدَلِّسًا وَقَدْ عَنْعَنَهُ.

لٰكِنَّهُ لَمْ يَتفَرَّدْ بِهِ. فَقَدْ تَابَعَهُ فِطْرُ بْنُ خَلِيْفَةَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: جَمَعَ عَلِيٌّ ؑ النَّاسَ فِي الرَّحْبَةِ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ: أَنْشُدُ اللهَ كُلَّ امْرِیءٍ مُسْلِمٍ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ مَا سَمِعَ لَمَا قَامَ، فَقَامَ ثَـلَاثُوْنَ مِنَ النَّاسِ، (وَفِي رِوَايَةٍ: فَقَامَ نَاسٌ كَثِيْرٌ) فَشَهِدُوْا حِيْنَ أَخَذَ بِيَدِهٖ فَقَالَ لِلنَّاسِ: أَتَعْلَمُوْنَ أَنِّي أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوْا: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ. قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَهٰذَا مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ. قَالَ: فَخَرَجْتُ وَكَأَنَّ فِي نَفْسِي شَيْئًا، فَلَقِيْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ، فَقُلْتُ لَهٗ: إِنِّي سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: فَمَا تُنْكِرُ، قَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ ذٰلِکَ لَهٗ.

اس حدیث کی تخریج امام نسائی نے 'خصائص علی ؓ' میں، اور حاکم نے 'المستدرک' میں، امام احمد بن حنبل نے 'المسند' میں، ابن ابی عاصم نے 'السنۃ' میں اور طبرانی نے 'المعجم' میں سلیمان الاعمش سے کی ہے۔ امام اعمش نے کہا: ہمیں حبیب بن ابی ثابت نے ان سے یہ حدیث بیان کی ہے۔ **امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث شیخین کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔**

میں (البانی) کہتا ہوں: اس حدیث کے بارے میں امام ذہبی خاموش رہے ہیں اور یہ حدیث اسی طرح ہے جیسا کہ حاکم نے کہا: اگر حبیب **مدلس** نہ ہوتے اور انہوں نے **عنعنہ** سے روایت نہ کیا ہوتا۔

لیکن وہ اس حدیث کی روایت میں اکیلے نہیں ہیں، بلکہ اس کی متابعت فِطر بن خلیفہ نے ابو طفیل سے کی ہے۔ انہوں نے کہا: حضرت علی ؓ نے لوگوں کو ایک کھلے مقام پر جمع کیا، پھر ان سے فرمایا: میں ہر بندۂ مسلم کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ جس نے رسول اللہ ﷺ کو غدیر خم کے روز یہ فرماتے ہوئے سنا ہو، وہ کھڑا ہو جائے۔ اس پر تیس افراد کھڑے ہوگئے (اور ایک روایت میں ہے کہ کثیر لوگ کھڑے ہو گئے)۔ پھر اُن سب نے گواہی دی کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی ؓ کا ہاتھ پکڑ کر لوگوں سے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میں مومنوں کی جانوں سے بھی زیادہ اُن کا حق دار ہوں؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں، یارسول اللہ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا یہ علی مولا ہے؛ اے اللہ! تو اس سے دوستی رکھ جو اس سے دوستی رکھے اور اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں وہاں سے باہر نکلا اور گویا میرے دل میں کچھ وسوسہ تھا تو میں حضرت زید بن ارقم ؓ سے ملا اور انہیں کہا: میں نے علی ؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔ انہوں نے فرمایا: تو تم کیوں انکار کرتے ہو؟ بے شک میں نے خود رسول

أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ (٤/٣٧٠، الرقم/١٩٣٢١)، **وَابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيْحِهِ** (١٥/٣٧٥-٣٧٦، الرقم/٦٩٣١) **وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ فِي السُّنَّةِ** (٢/٦٠٦، الرقم/١٣٦٧، ١٣٦٨)، **وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ** (٥/١٦٥، الرقم/٤٩٦٨)، **وَالضِّيَاءُ فِي 'الْمُخْتَارَةِ'** (٢/١٧٣، الرقم/٥٥٣).

قُلْتُ: وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ فِي 'الْمَجْمَعِ' (٩/١٠٤)**: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ غَيْرَ فِطْرِ** بْنِ خَلِيْفَةَ وَهُوَ ثِقَةٌ.

وَتَابَعَهُ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَرِيْحَةَ أَوْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ - شَكَّ شُعْبَةُ - عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهِ مُخْتَصَرًا: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. **أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ** (٥/٦٣٣، الرقم/٣٧١٣)، **وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. قُلْتُ: وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.** وَأَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ (٣/١١٨، الرقم/٤٥٧٧)، مِنْ طَرِيْقِ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنِ ابْنِ وَاثِلَةَ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ بِهِ مُطَوَّلًا نَحْوَ رِوَايَةِ حَبِيْبٍ دُوْنَ قَوْلِهِ: اَللّٰهُمَّ، وَالِ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ. وَرَدَّهُ الذَّهَبِيُّ بِقَوْلِهِ: قُلْتُ: لَمْ يُخَرِّجَا لِمُحَمَّدٍ، وَقَدْ وَهَّاهُ السَّعْدِيُّ. **قُلْتُ**: وَقَدْ خَالَفَ الثِّقَتَيْنِ السَّابِقَيْنِ فَزَادَ فِي السَّنَدِ ابْنَ وَاثِلَةَ، وَهُوَ مِنْ أَوْهَامِهِ. وَتَابَعَهُ حَكِيْمُ بْنُ جُبَيْرٍ - وَهُوَ ضَعِيْفٌ - عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ بِهِ. **أَخْرَجَهُ الطَّبَرَانِيُّ** (٥/١٦٦، الرقم/٤٩٧١).

اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔

اس حدیث کی تخریج امام احمد بن حنبل نے 'المسند' میں، ابن حبان نے 'الصحیح' میں، ابن ابی عاصم نے 'السنة' میں، امام طبرانی نے 'المعجم الکبیر' میں، اور ضیاء مقدسی نے 'الأحادیث المختارة' میں کی ہے۔

میں البانی کہتا ہوں: اس کی اسناد امام بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔ امام ہیثمی نے 'مجمع الزوائد' میں فرمایا: اسے امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں سوائے فِطر بن خلیفہ کے اور وہ ثقہ ہے۔

سلمہ بن کہیل نے اس کی متابعت کرتے ہوئے کہا ہے: میں نے ابو طفیل کو ابو سریحہ یا زید بن ارقم ﷛ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ ان دونوں کے بارے میں شعبہ کو شک گزرا ہے (کہ کس سے سنا ہے)۔ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے مختصراً روایت کیا: جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔ **اس حدیث کی تخریج امام ترمذی نے 'السنن' میں کی ہے اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ میں (البانی) کہتا ہوں: اس کی اسناد شیخین کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔** اسے امام حاکم نے 'المستدرک' میں محمد بن سلمہ بن کہیل کے طریق سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابو طفیل سے اور انہوں نے ابن واثلہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے حضرت زید بن ارقم ﷛ سے روایتِ حبیب کی طرح طویل روایت کرتے ہوئے سنا۔ لیکن ان کی روایت اِن الفاظ کے بغیر ہے: **اَللّٰهُمَّ وَالِ** (اے اللہ! تو دوست رکھ)۔ حاکم نے کہا ہے: یہ حدیث شرطِ شیخین پر صحیح ہے، لیکن امام ذہبی نے ان کا موقف اپنے قول سے اس

٣٣. اَلثَّانِيَةُ: عَنْ مَيْمُوْنٍ أَبِي عَبْدِ اللهِ بِهِ نَحْوَ حَدِيْثِ حَبِيْبٍ: أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ (٤/٣٧٢)، وَالطَّبَرَانِيُّ (٥٠٩٢)، مِنْ طَرِيْقِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْهُ. ثُمَّ أَخْرَجَهُ مِنْ طَرِيْقِ شُعْبَةَ. وَالنَّسَائِيُّ (ص/١٦)، مِن طَرِيْقِ عَوْفٍ. كِلاهُمَا عَنْ مَيْمُوْنٍ بِهِ دُوْنَ قَوْلِهِ: اَللّٰهُمَّ، وَالِ. إِلَّا أَنَّ شُعْبَةَ زَادَ: قَالَ مَيْمُوْنٌ: فَحَدَّثَنِي بَعْضُ الْقَوْمِ عَنْ زَيْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اَللّٰهُمَّ ...... وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ، وَفِيْهِ مَيْمُوْنٌ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ الْبَصْرِيُّ، وَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ، وَضَعَّفَهُ جَمَاعَةٌ. قُلْتُ: وَصَحَّحَ لَهُ الْحَاكِمُ (٣/١٢٥).

٣٤. اَلثَّالِثَةُ: عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ (الْمُؤَذِّنِ) عَنْهُ قَالَ: اِسْتَشْهَدَ عَلِيٌّ النَّاسَ، فَقَالَ: أَنْشُدُ اللهَ رَجُلًا سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. اَللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ. قَالَ: فَقَامَ

٣٣: الألباني في سلسلة الأحاديث الصحيحة وشيئ من فقهها وفوائدها، ٤/٣٣٢۔

٣٤: الألباني في سلسلة الأحاديث الصحيحة وشيء من فقهها وفوائدها، ٤/٣٣٣-٣٣٤۔

طرح ردّ کیا ہے: میں کہتا ہوں: دونوں (شیوخ) نے اس راوی محمد کے لیے تخریج نہیں کی اور سعدی نے اسے کمزور بتایا ہے۔ میں (البانی) کہتا ہوں: انہوں نے دو سابق ثقہ شخصیتوں کی مخالفت کی ہے اور سند میں ابن واثلہ کو بڑھا دیا ہے اور یہ اس کے اَوہام میں سے ہے۔ اس کی حکیم بن جبیر نے متابعت کی ہے اور وہ ضعیف ہے۔ اس کی روایت ابو طفیل سے کی گئی ہے۔ اس کی امام طبرانی نے 'المعجم الکبیر' میں تخریج کی ہے۔

۳۳۔ **دوسرا طریق:** اس حدیث مبارکہ کی روایت کا دوسرا طریق حدیثِ حبیب کی طرح میمون ابو عبد اللہ سے ہے۔ اس کی تخریج امام احمد نے کی اور طبرانی نے بھی ابو عبید کے طریق سے ان سے روایت کیا ہے۔ پھر شعبہ کے طریق سے اس کی تخریج کی۔ اور امام نسائی نے بھی عوف کے طریق سے۔ دونوں نے اس کی روایت میمون سے کی ہے لیکن '**اَللّٰهُمَّ وَالِ**' کے الفاظ کے بغیر۔ مگر شعبہ نے (ان الفاظ کا) اضافہ کیا۔ میمون نے کہا: مجھ سے بعض راویوں نے حدیث بیان کی ہے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **اَللّٰهُمَّ وَالِ**......۔ ہیثمی نے فرمایا: اس کی روایت امام اَحمد اور بزار نے بھی کی ہے۔ اس (روایت) میں میمون ابو عبد اللہ بصری بھی ہیں، انہیں ابن حبان نے ثقہ قرار دیا مگر محدّثین کی ایک جماعت انہیں ضعیف قرار دیتی ہے۔ **میرا موقف یہ ہے کہ اسے امام حاکم نے صحیح قرار دیا ہے۔**

۳۴۔ **تیسرا طریق:** ابو سلیمان (موذن) سے ہے۔ وہ کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے گواہی مانگتے ہوئے فرمایا: میں ہر اُس بندے کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ جس نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہو، وہ (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد کی) گواہی دے: **اَللّٰهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ** 'اے اللہ! جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے۔ اے اللہ! تو اُس سے دوستی رکھ جو اِس سے دوستی رکھے

سِتَّةَ عَشَرَ رَجُلًا فَشَهِدُوْا.

أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ (٥/٣٧٠)، وَأَبُو الْقَاسِمِ هِبَةُ اللهِ الْبَغْدَادِيُّ فِي الثَّانِي مِنَ 'الْأَمَالِي' (ق٢/٢٠،) عَنْ أَبِي إِسْرَائِيْلَ الْمُلَائِيِّ عَنِ الْحَكَمِ عَنْهُ. **وَقَالَ أَبُو الْقَاسِمِ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحُ الْمَتَنِ.** وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ (٩/١٠٩): رَوَاهُ أَحْمَدُ وَفِيْهِ أَبُوْ سُلَيْمَانَ وَلَمْ أَعْرِفْهُ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ بَشِيْرَ بْنَ سُلَيْمَانَ، فَإِنْ كَانَ هُوَ فَهُوَ ثِقَةٌ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ. وَعَلَّقَ عَلَيْهِ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ بِقَوْلِهِ: أَبُوْ سُلَيْمَانَ هُوَ زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ كَمَا وَقَعَ عِنْدَ الطَّبَرَانِيِّ. قُلْتُ: هُوَ ثِقَةٌ مِنْ رِجَالِ الْبُخَارِيِّ لكِنْ وَقَعَ عِنْدَ أَبِي الْقَاسِمِ تِلْكَ الزِّيَادَةُ 'الْمُؤَذِّنُ' وَلَمْ يَذْكُرْهَا فِي تَرْجَمَةِ زَيْدٍ هٰذَا، فَإِنْ كَانَتْ مَحْفُوْظَةً، فَهِيَ فَائِدَةٌ تَلْحَقُ بِتَرْجَمَتِهِ.

لٰكِنْ أَبُوْ إِسْرَائِيْلَ وَاسْمُهُ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ خَلِيْفَةَ مُخْتَلَفٌ فِيْهِ، وَفِي 'التَّقْرِيْبِ' صَدُوْقٌ سَيِّءُ الْحِفْظِ. **قُلْتُ: فَحَدِيْثُهُ حَسَنٌ فِي الشَّوَاهِدِ.** ثُمَّ اسْتَدْرَكْتُ فَقُلْتُ: قَدْ أَخْرَجَهُ الطَّبَرَانِيُّ أَيْضًا (٤٩٩٦)، مِنَ الْوَجْهِ الْمَذْكُوْرِ لكِنْ وَقَعَ عِنْدَهُ: عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنِ بِدُوْنِ الْمُثَنَّاةِ بَيْنَ اللَّامِ وَالْمِيْمِ، وَهُوَ الصَّوَابُ فَقَدْ تَرْجَمَهُ الْمِزِّيُّ فِي 'التَّهْذِيْبِ' فَقَالَ: أَبُوْ سَلْمَانَ الْمُؤَذِّنُ: مُؤَذِّنُ الْحَجَّاجِ اسْمُهُ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ يَرْوِي عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ وَيَرْوِي عَنْهُ الْحَكَمُ

اور اُس سے دشمنی رکھ جو اِس سے دشمنی رکھے۔' راوی نے کہا: اس پر سولہ صحابہ کرام ؓ کھڑے ہوگئے جنہوں نے یہ گواہی دی۔

اس حدیث کی تخریج امام احمد نے 'المسند' میں اور ابو القاسم ہبۃ اللہ البغدادی نے 'الامالی' کے دوسرے حصہ میں ابو اسرائیل الملائی کے طریق سے الحکم سے کی ہے۔ **اور ابو القاسم نے کہا ہے: یہ حدیث حسن صحیح المتن ہے۔** ہیثمی نے 'مجمع الزوائد' میں کہا ہے: اسے امام احمد نے روایت کیا ہے اور اس میں ایک راوی ابو سلیمان ہے جسے میں نہیں جانتا مگر (شاید) کہ وہ بشیر بن سلیمان ہو۔ اگر وہ بشیر بن سلیمان ہے تو وہ ثقہ ہے اور اس کے باقی رجال بھی ثقہ ہیں۔ اس پر حافظ ابن حجر عسقلانی نے اپنے اس قول کے ذریعے تبصرہ کیا ہے: ابو سلیمان زید بن وہب ہیں جیسا کہ امام طبرانی کے ہاں یہی ہے۔ میرا قول یہ ہے کہ وہ رجالِ بخاری میں سے ثقہ ہیں، لیکن 'الموذن' کے لفظ کا اضافہ ابو القاسم کے ہاں ہے اور انہوں نے اس زید کے تعارف میں اس کا ذکر نہیں کیا۔ اگر یہ محفوظ ہے تو اُن کے سوانح میں شامل ہوگی۔

لیکن ابو اسرائیل جس کا نام اسماعیل بن خلیفہ ہے وہ مختلف فیہ ہے۔ 'التقریب' میں انہیں صدوق (بہت سچا) مگر کمزور حافظے والا کہا گیا ہے۔ **میرا کہنا یہ ہے: شواہد کی بنا پر اس کی حدیث حسن ہے۔** پھر میں نے استدراک کیا تو اب میرا مؤقف یہ ہے: امام طبرانی نے بھی مذکورہ طریقے سے تخریج کی ہے لیکن اس میں اس طرح آیا ہے: ابو سلمان الموذن سے مروی ہے (یعنی سلمان) لام اور میم یا کے بغیر (یعنی سلیمان نہیں ہے) اور یہی صحیح ہے۔ اس کا تعارف مِزّی نے التہذیب میں لکھا ہے۔ مِزّی نے کہا ہے۔ ابو سلمان الموذن، حجاج کا موذن تھا، اس کا نام یزید بن عبد اللہ ہے، وہ حضرت زید بن ارقم ؓ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے

بْنُ عُتَيْبَةَ وَعُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ الثَّقَفِيُّ وَمِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، وَمِنْ عَوَالِي حَدِيْثِهِ مَا أَخْبَرَنَا. ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيْثَ مِنَ الطَّرِيْقِ الْمَذْكُوْرَةِ. وَقَالَ: ذَكَرْنَاهُ لِلتَّمْيِيْزِ بَيْنَهُمَا. يَعْنِي: أَنَّ أَبَا سَلْمَانَ الْمُؤَذِّنَ هٰذَا هُوَ غَيْرُ أَبِي سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنِ، قِيْلَ: اسْمُهُ هَمَّامٌ ...... الَّذِي تَرْجَمَهُ قَبْلَ هٰذَا، وَهٰذِهِ فَائِدَةٌ هَامَّةٌ لَمْ يَذْكُرْهَا الذَّهَبِيُّ فِي كِتَابِهِ 'الْكَاشِفِ'.

قُلْتُ: فَهُوَ إِذَنْ أَبُوْ سَلْمَانَ وَلَيْسَ (أَبُوْ سُلَيْمَانَ) وَبِالتَّالِي فَلَيْسَ هُوَ زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ كَمَا ظَنَّ الْحَافِظُ، وَإِنَّمَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ كَمَا جَزَمَ الْمِزِّيُّ، وَإِنَّ مِمَّا يُؤَيِّدُ هٰذَا أَنَّ الطَّبَرَانِيَّ أَوْرَدَ الْحَدِيْثَ فِي تَرْجَمَةِ (أَبُوْ سَلْمَانَ الْمُؤَذِّنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ): وَسَاقَ تَحْتَهَا ثَلَاثَةَ أَحَادِيْثَ هٰذَا أَحَدُهَا: نَعَمْ وَقَعَ عِنْدَهُ (٤٩٨٥) مِنْ رِوَايَةِ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَمْرٍو الْبَجَلِيِّ حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْرَائِيْلَ الْمُلَائِيُّ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ...... وَهٰذِهِ الرِّوَايَةُ هِيَ الَّتِي أَشَارَ إِلَيْهَا الْحَافِظُ وَاعْتَمَدَ عَلَيْهَا فِي الْجَزْمِ بِأَنَّهُ أَبُوْ سُلَيْمَانَ زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ وَخَفِيَ عَلَيْهِ أَنَّ فِيْهَا إِسْمَاعِيْلَ بْنَ عَمْرٍو الْبَجَلِيَّ وَهُوَ ضَعِيْفٌ ضَعَّفَهُ أَبُوْ حَاتِمٍ وَالدَّارَقُطْنِيُّ، كَمَا ذَكَرَ ذٰلِكَ الْحَافِظُ نَفْسُهُ فِي 'اللِّسَانِ'.

الحکم بن عتیبہ، عثمان بن المغیرہ ثقفی اور مسعر بن کدام روایت کرتے ہیں۔ اس کی حدیث کے عوالی (اوپر والے حصوں) کے بارے میں جو ہم نے بتا دیا ہے۔ پھر اس نے حدیث کو مذکورہ طریق پر بیان کیا اور کہا: ہم نے اس کا ذکر ان دونوں کے درمیان فرق واضح کرنے کے لیے کر دیا ہے۔ یعنی یہ ابوسلمان موذن، ابوسلیمان موذن کے علاوہ ہے۔ اور ایک قول یہ بھی ہے کہ اس کا نام ہمام ہے جس کا اس سے قبل تعارف بیان ہوا۔ یہ بہت اہم فائدہ ہے جسے امام ذہبی نے اپنی کتاب 'الکاشف' میں ذکر نہیں کیا۔

(البانی کہتے ہیں:) میرا مؤقف یہ ہے: پھر جب وہ ابوسلمان ہے اور (ابوسلیمان) نہیں ہے اور مزید یہ کہ وہ زید بن وہب بھی نہیں ہے جیسا کہ حافظ ابن حجر نے گمان کیا بلکہ بلا شبہ وہ یزید بن عبد اللہ ہے جیسا کہ مزی نے یقین کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اس کی تائید کے دلائل میں سے ایک یہ ہے کہ امام طبرانی نے (ابوسلمان موذن کی روایت اَز حضرت زید بن ارقم کے) تعارف میں ایک حدیث وارد کی ہے پھر اس کے تحت تین احادیث درج کی ہیں جن میں سے ایک یہ (مذکور حدیث) ہے: جی ہاں! یہ اس کے ہاں درج ہے۔ اسماعیل بن عمرو بجلی کی روایت سے۔ ابو اسرائیل الملائی نے ہم سے حدیث بیان کی الحکم سے، انہوں نے ابو سلیمان زید بن وہب سے، انہوں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے اور یہ روایت وہی ہے جس کی طرف حافظ ابن حجر نے اشارہ کیا اور اس پر پختگی کے ساتھ اِعتماد کیا کہ وہ ابوسلیمان زید بن وہب ہے اور اس پر مخفی رہا کہ اس میں اسماعیل بن عمرو بجلی ہے، وہ ضعیف ہے۔ اسے ابو حاتم اور دارقطنی نے ضعیف قرار دیا ہے جس طرح یہ بات حافظ ابن حجر نے بھی 'لسان المیزان' میں بیان کر دی ہے۔

٣٥. **اَلرَّابِعَةُ**: عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلٰى غَدِيْرِ (خُمٍّ)......، اَلْحَدِيْثُ نَحْوَ الطَّرِيْقِ الْأُوْلٰى وَفِيْهِ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّهُ لَمْ يُبْعَثْ نَبِيٌّ قَطُّ إِلَّا عَاشَ نِصْفَ مَا عَاشَ الَّذِي قَبْلَهُ وَإِنِّي أُوْشِكُ أَنْ أُدْعٰى فَأُجِيْبَ، وَإِنِّي تَارِكٌ فِيْكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُ: كِتَابُ اللهِ. الْحَدِيْثُ وَفِيْهِ حَدِيْثُ التَّرْجَمَةِ دُوْنَ قَوْلِهِ: اَللّٰهُمَّ، وَالِ. **أَخْرَجَهُ الطَّبَرَانِيُّ (٤٩٨٦) وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.**

٣٦. **اَلْخَامِسَةُ**: عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ ... فَذَكَرَهُ بِنَحْوِهِ دُوْنَ الزِّيَادَةِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ؟ قَالَ: إِنَّمَا أُخْبِرُكَ كَمَا سَمِعْتُ. أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ (٣٦٨/٤)، وَالطَّبَرَانِيُّ (٥٠٨٦-٥٠٧١)، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ رِجَالُ مُسْلِمٍ غَيْرَ عَطِيَّةَ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ. وَلَهُ عِنْدَ الطَّبَرَانِيِّ (٤٩٨٣، ٥٠٥٨، ٥٠٥٩)، طُرُقٌ أُخْرٰى لَا تَخْلُوْ مِنْ ضَعْفٍ.

٣٧. **وَقَالَ الْإِمَامُ أَبُوْ جَعْفَرٍ الطَّحَاوِيُّ**: وَكَمَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ،

٣٦: الألباني في سلسلة الأحاديث الصحيحة وشيء من فقهها وفوائدها، ٣٣٥/٤۔

٣٧: الطحاوي في شرح مشكل الآثار، ٢١/٥-٢٢، الرقم/١٧٦٨۔

۳۵۔ چوتھا طریق: یحییٰ بن جعدہ سے مروی ہے۔ انہوں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نکلے حتیٰ کہ ہم خم کے تالاب پر پہنچ گئے۔ ...... یہ حدیث مبارکہ پہلے طریق کے مطابق ہے اور اس میں یہ بھی ہے: **يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يُبْعَثْ نَبِيٌّ قَطُّ إِلَّا عَاشَ نِصْفَ مَا عَاشَ الَّذِي قَبْلَهُ وَإِنِّي أُوْشِکُ أَنْ أُدْعٰی فَأُجِيْبَ، وَإِنِّي تَارِکٌ فِيْکُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُ: کِتَابُ اللهِ. الْحَدِيْثُ۔** (اے لوگو! کوئی ایسا نبی ہرگز نہیں بھیجا گیا جس نے اپنے سے پہلے نبی کی زندگی سے آدھی زندگی نہ گزاری ہو اور قریب ہے کہ مجھے بلاوا آجائے تو میں دعوت (وصال) کو قبول کر لوں اور میں تم میں ایسی (دو چیزیں) چھوڑے جا رہا ہوں کہ جن کے بعد تم ہرگز گمراہ نہ ہوگے: کتاب اللہ...... الحدیث۔ اور اس میں ترجمۃ الباب کی حدیث ہے جس میں یہ لفظ نہیں ہیں: اَللّٰهُمَّ وَالِ (اے اللہ! (اس سے) محبت رکھ)۔ **امام طبرانی نے اس کی تخریج کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔**

۳۶۔ پانچواں طریق: عطیہ العوفی سے ہے۔ انہوں نے بیان کیا: میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھا ......تو انہوں نے بغیر کسی اضافہ کے اسی طرح حدیث بیان کی مگر اُنہوں نے فرمایا۔ میں نے ان سے کہا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا تھا: اے اللہ! اس سے دوستی رکھ جو علی رضی اللہ عنہ سے دوستی رکھے اور اس سے دشمنی رکھ جو علی رضی اللہ عنہ سے دشمنی رکھے؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے تو آپ کو اسی طرح بتایا ہے جس طرح میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے۔ امام احمد بن حنبل نے **'المسند (۴/۳٦۸)'** میں اس حدیث مبارکہ کی تخریج کی ہے۔ امام طبرانی نے **'المعجم (۵۰٦۸-۵۰۷۱)'** میں بیان کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ اور صحیح مسلم کے رجال ہیں سوائے عطیہ کے جو ضعیف ہے۔ امام طبرانی (۴۹۸۳، ۵۰۵۸، ۵۰۵۹) کے نزدیک اس حدیث کے اور طرق بھی ہیں لیکن وہ ضعف سے خالی نہیں ہیں۔

۳۷۔ اور امام ابو جعفر الطحاوی نے کہا ہے: جیسا کہ ہم سے احمد بن شعیب نے بیان کیا،

قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ الْبَصْرِيُّ أَبُو الْجَوْزَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَثْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ يَعْقُوْبَ، عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ ابْنَةِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ ﵁، قَالَ: أَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِيَدِ عَلِيٍّ ﵁ فَخَطَبَ النَّاسَ، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ أَنِّي أَوْلٰى بِكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، صَدَقْتَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ ﵁ فَرَفَعَهَا، فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فَهٰذَا وَلِيُّهُ، وَإِنَّ اللهَ يُوَالِي مَنْ وَالَاهُ، وَيُعَادِي مَنْ عَادَاهُ.

وَرَوَاهُ أَيْضًا ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، وَأَحْمَدَ بْنِ عُثْمَانَ، كِلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدِ ابْنِ عَثْمَةَ، بِهٖ.

وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ فِي الْخَصَائِصِ عَنْ هِلَالِ بْنِ بِشْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدِ ابْنِ عَثْمَةَ، بِهٖ.

وَقَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ الطَّحَاوِيُّ: فَهٰذَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَثْمَةَ قَدْ رَوَيَا هٰذَا الْحَدِيْثَ، عَنْ مُوْسَى بْنِ يَعْقُوْبَ الزَّمْعِيِّ، عَنْ مُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ.

وَرَوَاهُ أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ.

وَقَالَ الطَّحَاوِيُّ: وَمَعَهُ الثَّبْتُ فِي الرِّوَايَةِ، وَالْجَلَالَةُ فِي

انہوں نے کہا کہ ہمیں احمد بن عثمان بصری ابو جوزاء نے خبر دی، انہوں نے کہا کہ ہمیں محمد بن خالد بن عثمہ نے بیان کیا، وہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں موسیٰ بن یعقوب نے مہاجر بن مسمار سے، اُنہوں نے عائشہ بنتِ سعد سے اور انہوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور لوگوں کو خطبہ دیا، پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی، پھر فرمایا: کیا تم جانتے نہیں ہو کہ میں تمہیں تمہاری جانوں سے بھی زیادہ عزیز ہوں؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں، یا رسول اللہ، آپ نے سچ فرمایا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا اور فرمایا: جس کا میں ولی ہوں، اس کا یہ (علی) بھی ولی ہے، اور اللہ تعالیٰ اس شخص سے دوستی رکھتا ہے جو اس شخص سے دوستی رکھے، اور اس شخص سے دشمنی رکھتا ہے جو اس (علی) سے دشمنی رکھے۔

اِسے امام ابنِ ابی عاصم نے حسین بن علی اور احمد بن عثمان سے، ان دونوں نے محمد بن خالد بن عثمہ سے روایت کیا ہے۔

اس کو امام نسائی نے 'خصائص علیؑ' میں ہلال بن بشر سے، انہوں نے محمد بن خالد بن عثمہ کے طریق سے روایت کیا ہے۔

امام ابوجعفر الطحاوی نے کہا ہے: ابن ابی فدیک اور محمد بن خالد بن عثمہ دونوں نے اس حدیث کو موسیٰ بن یعقوب الزمعی سے، انہوں نے اسے مہاجر بن مسمار کے طریق سے روایت کیا ہے۔

اسے امام ابوعوانہ نے سلیمان اعمش سے، انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے، انہوں نے ابوطفیل سے، انہوں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

امام الطحاوی نے فرمایا ہے: اِن کے پاس روایت میں ثبت ہے (یعنی وہ کتاب جس میں محدث اپنے شیوخ کے اَسماء اور ان سے اپنی

الْمِقْدَارِ، وَالْمَوْضِعُ الْجَلِيْلُ فِي الْعِلْمِ. وَلَقَدْ كَانَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ رَأٰى عَائِشَةَ ابْنَةَ سَعْدٍ وَدَخَلَ عَلَيْهَا. فَسَمِعْتُ يُونُسَ يَقُوْلُ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، وَأَشْهَبُ جَمِيْعًا، عَنْ مَالِكٍ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ ابْنَةُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّهُ كَانَ لِأَبِيْهَا ﵁ مِرْكَنٌ يَتَوَضَّأُ هُوَ وَأَهْلُ بَيْتِهِ مِنْهُ. فِي حَدِيْثِ أَشْهَبَ: رُبَّمَا تَوَضَّأَ بِفَضْلِهِمْ. وَقَالَ: فَإِنَّ عَائِشَةَ هٰذِهِ قَدْ حَدَّثَ الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ عَنْهَا، فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى جَلَالَةِ مِقْدَارِهَا فِي الْعِلْمِ، وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَمَا أَخَذَ الْحَكَمُ عَنْهَا شَيْئًا مِنْهُ.(١)

٣٨. **ذَكَرَ الْحَافِظُ ابْنُ كَثِيْرٍ: وَقَالَ ابْنُ جَرِيْرٍ**: ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ أَبُو الْجَوْزَاءِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَثْمَةَ، ثَنَا مُوْسَى بْنُ يَعْقُوْبَ الزَّمْعِيُّ وَهُوَ صَدُوْقٌ حَدَّثَنِي مُهَاجِرُ بْنُ مِسْمَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ، سَمِعَتْ أَبَاهَا يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، يَقُوْلُ يَوْمَ الْجُحْفَةِ، وَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى، ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي وَلِيُّكُمْ. قَالُوْا: صَدَقْتَ. فَرَفَعَ يَدَ عَلِيٍّ فَقَالَ: هٰذَا وَلِيِّي وَالْمُؤَدِّي عَنِّي، وَإِنَّ اللهَ مُوَالِي مَنْ وَالَاهُ، وَمُعَادِي مَنْ عَادَاهُ. **ثُمَّ قَالَ الْحَافِظُ: قَالَ شَيْخُنَا الذَّهَبِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.**

وَقَالَ الْأَلْبَانِيُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، وَلَهُ عَنْهُ ثَلَاثُ طُرُقٍ.

---

(١) الطحاوي في شرح مشكل الآثار، ٥/٢٢-٢٣ـ

٣٨: ابن كثير في البداية والنهاية، ٥/٢١٢ـ

اِجازات و اَسانید کو جمع کرے)۔ انہیں کثرتِ روایت کی مقدار میں جلالتِ شان حاصل ہے اور وہ علم میں عالی مقام ہیں۔ امام مالک بن انس نے حضرت عائشہ بنت سعد کو دیکھا اور ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں نے یونس کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ہمیں ابن وہب اور اَشہب سب نے، امام مالک سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: مجھے عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص نے بتایا کہ ان کے والد کا ایک چھوٹا حوض تھا جس میں وہ اور ان کے اہل خانہ وضو کرتے تھے۔ اشہب سے مروی حدیث میں ہے: شاید وہ ان کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرتے تھے۔ اور امام مالک نے کہا: اس عائشہ بنتِ سعد سے حَکَم بن عتیبہ نے حدیث بیان کی ہے۔ یہ ان کی علم میں جلالتِ قدر کی دلیل ہے اور اگر ایسا نہ ہوتا تو حَکَم ان سے کوئی بھی روایت نہ لیتے۔

۳۸۔ **حافظ ابن کثیر نے بیان کیا ہے: ابن جریر بیان کرتے ہیں:** احمد بن عثمان ابو الجوزاء نے ہم سے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے محمد بن خالد بن عثمہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہمیں موسیٰ بن یعقوب زمعی نے بیان کیا جو صدوق ہے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے مہاجر بن مسمار نے حدیث بیان کی، انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بنت سعد سے روایت کیا کہ انہوں نے اپنے والد کو بیان کرتے ہوئے سنا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جحفہ کے روز فرماتے سنا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی؛ پھر فرمایا: اے لوگو! میں تمہارا ولی ہوں۔ لوگوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درست فرمایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کو بلند کیا اور فرمایا: یہ میرا ولی اور میری طرف سے ادا کرنے والا ہے اور بے شک اللہ اس سے محبت کرنے والا ہے جو اس سے محبت کرتا ہے، اور اس سے عداوت کرنے والا ہے جو اس سے عداوت کرتا ہے۔ **حافظ ابن کثیر کہتے ہیں: ہمارے شیخ ذہبی کا قول ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔**

البانی نے کہا ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کے بارے میں تین طرق ہیں:

٣٩. **اَلْأُوْلٰى:** عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْهُ مَرْفُوْعًا بِالشَّطْرِ الْأَوَّلِ فَقَطْ. أَخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَه (١٢١) **قُلْتُ: وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.**

٤٠. **اَلثَّانِيَةُ:** عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ عَنْ أَبِيْهِ بِهٖ. **أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ فِي 'الْخَصَائِصِ'** (١٦)، **وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ أَيْضًا،** رِجَالُهٗ ثِقَاتٌ رِجَالُ الْبُخَارِيِّ غَيْرَ أَيْمَنَ وَالِدِ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَهُوَ ثِقَةٌ كَمَا فِي 'التَّقْرِيْبِ'.

٤١. **اَلثَّالِثَةُ:** عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْهُ بِهٖ وَفِيْهِ الزِّيَادَةُ. أَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ (١١٦/٣)، مِنْ طَرِيْقِ مُسْلِمٍ الْمُلَائِيِّ عَنْهُ. قَالَ الذَّهَبِيُّ فِي 'تَلْخِيْصِهٖ': سَكَتَ الْحَاكِمُ عَنْ تَصْحِيْحِهٖ، وَمُسْلِمٌ مَتْرُوْكٌ.

وَقَالَ الْأَلْبَانِيُّ: اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ يَرْوِيْهِ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَنَزَلْنَا بِغَدِيْرِ خُمٍّ، فَنُوْدِيَ فِيْنَا: الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ، وَكُسِحَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ تَحْتَ شَجَرَتَيْنِ فَصَلَّى الظُّهْرَ، وَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ رضي الله عنه، فَقَالَ: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ أَنِّي

٣٩: الألباني في سلسلة الأحاديث الصحيحة وشيئ من فقهها وفوائدها، ٣٣٥/٤.

٤٠: الألباني في سلسلة الأحاديث الصحيحة وشيئ من فقهها وفوائدها، ٣٣٥/٤.

٤١: الألباني في سلسلة الأحاديث الصحيحة وشيء من فقهها وفوائدها، ٣٣٥/٤-٣٣٦.

۳۹۔ **پہلا طریق:** عبد الرحمان بن سابط حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے **مرفوعاً** صرف پہلے حصہ کی روایت کرتے ہیں۔ اس کی تخریج امام ابن ماجہ نے کی ہے۔ **میں کہتا ہوں : اس کی اسناد صحیح ہے۔**

۴۰۔ **دوسرا طریق:** عبد الواحد بن ایمن کا اپنے والد سے ہے۔ **امام نسائی نے 'الخصائص' میں اس روایت کی تخریج کی ہے اور اس کی اسناد بھی صحیح ہے۔** اس کے رجال ثقہ اور صحیح بخاری کے رجال ہیں سوائے عبد الواحد کے والد ایمن کے لیکن وہ بھی 'التقریب' کے مطابق ثقہ ہیں۔

۴۱۔ **تیسرا طریق:** خیثمہ بن عبد الرحمٰن حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کچھ زیادہ الفاظ کے ساتھ یہ حدیث روایت کرتے ہیں۔ امام حاکم نے **'المستدرک'** میں مسلم ملائی کے طریق سے اس کی تخریج کی ہے۔ علامہ ذہبی نے اس کی تلخیص میں فرمایا: حاکم نے اسے صحیح قرار دینے میں سکوت اختیار کیا ہے، جب کہ مسلم ملائی متروک ہے۔

البانی کہتے ہیں کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے عدی بن ثابت روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: ایک سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو ہم غدیرخم کے مقام پر فروکش ہوئے۔ اِس وقت ہمارے درمیان یہ اعلان کیا گیا: نماز کی جماعت ہونے والی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دو درختوں کے نیچے ایک جگہ کو جھاڑو دے کر صاف کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی۔ (بعد از نماز) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھام لیا اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میں ہر مومن کا اس کی

أَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهٖ؟... اَلْحَدِيْثُ مِثْلُ رِوَايَةِ فِطْرِ بْنِ خَلِيْفَةَ عَنْ زَيْدٍ. وَزَادَ: قَالَ: فَلَقِيَهُ عُمَرُ بَعْدَ ذٰلِکَ، فَقَالَ لَهُ: هَنِيْئًا يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ، أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ مَولٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ. أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَابْنُهُ فِي زَوَائِدِهٖ (٤/٢٨١)، وَابْنُ مَاجَه (١١٦) مُخْتَصَرًا مِنْ طَرِيْقِ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ. وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ رِجَالُ مُسْلِمٍ غَيْرَ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ وَهُوَ ابْنُ جُدْعَانَ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ. وَلَهُ طَرِيْقٌ ثَانِيَةٌ عَنِ الْبَرَاءِ تَقَدَّمَ ذِكْرُهَا فِي الطَّرِيْقِ الثَّانِيَةِ وَالثَّالِثَةِ عَنْ عَلِيٍّ ﷺ.[1]

٤٢. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ: كُنَّا بِالْجُحْفَةِ بِغَدِيْرِ خُمٍّ، إِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ، فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

---

(١) الألباني في سلسلة الأحاديث الصحيحة وشيئ من فقهها وفوائدها، ٤/٣٤٠-٣٤١۔

٤٢: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٦٦، الرقم/٣٢٠٧٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٢/٢٢٥، وذكره العسقلاني في المطالب العالية، ١٦/٩٥، الرقم/٣٩٣٠، والهندي في كنز العمال، ١٣/٦٠، الرقم/٣٦٤٣٠۔

جان سے بھی زیادہ حق دار ہوں؟ ...... پوری حدیث فطر بن خلیفہ کی روایت ہے جو حضرت زید سے مروی روایت کی طرح ہے۔ اس میں ان الفاظ کا اضافہ ہے۔ فرمایا: اس کے بعد حضرت علی ﷛ سے حضرت عمر ﷛ کی ملاقات ہوئی تو حضرت عمر ﷛ نے ان سے کہا: مبارک ہو، اے ابن ابی طالب! آپ صبح و شام ہر وقت کے لیے ہر مومن مرد اور عورت کے لیے مولا بن گئے ہیں۔ امام احمد اور ان کے بیٹے نے اپنی زوائد میں اس حدیث کی تخریج کی ہے اور ابن ماجہ نے بطریق علی بن زید از عدی بن ثابت مختصراً تخریج کی ہے۔ اس کے رجال ثقہ ہیں اور امام مسلم کے رجال ہیں، سوائے علی بن زید کے جو ابن جدعان کے نام سے جانے جاتے ہیں اور وہ ضعیف ہیں۔ اس حدیث کا دوسرا طریق حضرت براء ﷛ سے بھی مذکور ہے، اس کا ذکر دوسرے اور تیسرے طریق میں حضرت علی ﷛ سے مروی طرق میں گذر چکا ہے۔

۴۲۔ **حضرت جابر بن عبد اللہ ﷠ سے روایت ہے** کہ ہم جحفہ میں غدیرِ خم کے مقام پر تھے کہ رسول اللہ ﷺ (خیمے سے) باہر تشریف لائے، پھر آپ ﷺ نے حضرت علی ﷛ کا ہاتھ تھام کر فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی بھی مولا ہے۔

اِسے امام ابنِ ابی شیبہ اور ابنِ عساکر نے روایت کیا ہے۔

٤٣. ذَكَرَ الْحَافِظُ ابْنُ كَثِيْرٍ: وَقَالَ الْمُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما يَقُوْلُ: كُنَّا بِالْجُحْفَةِ بِغَدِيْرِ خُمٍّ، فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ خِبَاءٍ أَوْ فُسْطَاطٍ، فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ، فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. ثُمَّ قَالَ الْحَافِظُ: قَالَ شَيْخُنَا الذَّهَبِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

٤٤. ذَكَرَ الْحَافِظُ ابْنُ كَثِيْرٍ: وَرَوَى الْإِمَامُ أَحْمَدُ أَيْضًا عَنْ أَبِي أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيِّ، عَنْ إِسْرَائِيْلَ. قَالَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ: وَحَدَّثَنَاهُ الزُّبَيْرِيُّ، ثَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ مِثْلَهُ. قَالَ: فَقُلْتُ لِأَبِي إِسْحَاقَ: أَيْنَ سَمِعْتَ مِنْهُ؟ قَالَ: وَقَفَ عَلَيْنَا عَلٰى فَرَسٍ لَهُ فِي مَجْلِسِنَا فِي جَبَّانَةِ السَّبِيْعِ. وَكَذَا رَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ أَسْوَدَ بْنِ عَامِرٍ، وَيَحْيَى بْنِ آدَمَ، عَنْ شَرِيْكٍ. وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُوْسٰى، عَنْ شَرِيْكٍ، وَابْنُ مَاجَه عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ، وَسُوَيْدِ بْنِ سَعِيْدٍ، وَإِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُوْسٰى، ثَلَاثَتُهُمْ عَنْ شَرِيْكٍ بِهِ. وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ، عَنْ إِسْرَائِيْلَ بِهِ.

٤٥. عَنْ عُمَيْرَةَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيًّا رضي الله عنه عَلَى الْمِنْبَرِ يُنَاشِدُ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، مَنْ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ، يَقُوْلُ مَا قَالَ

٤٣: ابن كثير في البداية والنهاية، ٥/٢١٣۔

٤٤: ابن كثير في البداية والنهاية، ٥/٢١٤۔

٤٥: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ١/١١٩، الرقم/١٧٥، وأبو ←

۴۳۔ **حافظ ابنِ کثیر نے بیان کیا ہے: مطلب بن زیاد، عبد اللہ بن محمد عقیل سے روایت** کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: ہم غدیر خم میں جحفہ کے مقام پر تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیمے سے نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: 'جس کا میں مولا ہوں، اس کا علی مولا ہے، **پھر حافظ ابنِ کثیر کہتے ہیں: ہمارے شیخ ذہبی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔**

۴۴۔ **حافظ ابن کثیر نے بیان کیا ہے: امام احمد بھی ابو احمد الزبیری اور اسرائیل کے طریق سے روایت کرتے ہیں۔** امام احمد نے کہا: یہ حدیث ہمیں الزبیری نے شریک سے، انہوں نے ابو اسحاق سے اور انہوں نے حبشی بن جنادہ کے طریق سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو اسحاق سے پوچھا: آپ نے ان سے کس جگہ سنا ہے؟ انہوں نے کہا: وہ جبانۃ السبیع میں ایک مجلس میں ہمارے پاس اپنے گھوڑے پر ٹھہرے (اور ہمیں آگاہ کیا)۔ اسی طرح امام احمد نے اسے اسود بن احمر، یحییٰ بن آدم اور شریک کے طریق سے روایت کیا ہے۔ اور امام ترمذی نے اسے اسماعیل بن موسیٰ اور شریک کے طریق سے روایت کیا ہے۔ جب کہ امام ابن ماجہ نے اس حدیث کو ابوبکر بن ابی شیبہ، سوید بن سعید اور اسماعیل بن موسیٰ سے روایت کیا ہے۔ ان تینوں نے اسے شریک سے روایت کیا ہے۔ امام نسائی نے اسے احمد بن سلیمان، یحییٰ بن آدم اور اسرائیل کے طریق سے روایت کیا ہے۔

۴۵۔ **عمیرہ بن سعد سے مروی ہے، انہوں نے کہا:** میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا جب وہ منبر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو قسم دے کر گواہی طلب فرما رہے تھے کہ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غدیرِ خم کے دن جو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے وہ اس کی گواہی دے،

.... نعيم الأصبهاني في تاريخ أصبهان، ١٤٢/١، الرقم/٩٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٠٩/٤٢۔

فَلْيَشْهَدْ. فَقَامَ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا، مِنْهُمْ أَبُوْ هُرَيْرَةَ وَأَبُوْ سَعِيْدٍ وَأَنُس بْنُ مَالِكٍ، فَشَهِدُوْا أَنَّهُمْ سَمِعُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي 'الصَّغِيْرِ'.

٤٦. **أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ فِي الْمُسْنَدِ** قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ أَرْقَمَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيًّا فِي الرَّحَبَةِ يَنْشُدُ النَّاسَ: أَنْشُدُ اللهَ مَنْ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. لَمَا قَامَ فَشَهِدَ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: فَقَامَ اثْنَا عَشَرَ بَدْرِيًّا، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى أَحَدِهِمْ، فَقَالُوْا: نَشْهَدُ أَنَّا سَمِعْنَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ: أَلَسْتُ أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، وَأَزْوَاجِي أُمَّهَاتُهُمْ؟ فَقُلْنَا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ.

وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

وَيُوْنُسُ بْنُ أَرْقَمَ الْكِنْدِيُّ الْبَصْرِيُّ: قَالَ الْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ: كَانَ يَتَشَيَّعُ، سَمِعَ يَزِيْدَ بْنَ أَبِي زِيَادٍ، مَعْرُوْفُ الْحَدِيْثِ، وَهٰذَا

٤٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/١١٩، الرقم/٩٦١۔

تو ۱۲ (بارہ) آدمی کھڑے ہو گئے۔ اُن میں حضرت ابو ہریرہ، حضرت ابو سعید اور حضرت انس بن مالک ﷺ بھی شامل تھے، ان سب نے گواہی دی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اے اللہ! جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے۔ اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ اور جو اِس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ۔

اِسے امام طبرانی نے '**المعجم الصغیر**' میں روایت کیا ہے۔

۴۶۔ **امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں بیان کیا ہے** کہ ہم سے عبد اللہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے عبید اللہ بن عمر القواریری نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہم سے یونس بن ارقم نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں یزید بن ابی زیاد نے عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت کیا، وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت علی ﷺ کو رحبہ کے مقام پر لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتے ہوئے دیکھا (انہوں نے فرمایا) کہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں جس شخص نے رسول اللہ ﷺ کو غدیرخم والے دن یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جس کا میں مولا ہوں، علی بھی اس کا مولا ہے۔ وہ ضرور کھڑا ہو جائے اور اس بات کی گواہی دے۔ عبد الرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ بارہ بدری صحابی ﷺ کھڑے ہوگئے گویا میں (اب بھی چشم تصور میں) ان میں سے ہر ایک کی طرف دیکھ رہا ہوں۔ انہوں نے یک زبان ہو کر کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے غدیرِخم والے دن رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: کیا میں مومنوں کی جانوں سے بڑھ کر انہیں عزیز نہیں ہوں اور میری ازواج ان کی مائیں نہیں ہیں؟ ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اس کا علی بھی مولا ہے، اے اللہ! تو اس سے دوستی رکھ جو اس سے دوستی رکھے اور اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے۔

اس کی سند صحیح ہے۔

یونس بن ارقم الکندی البصری کے بارے میں امام بخاری نے اپنی کتاب '**التاریخ الکبیر**' میں کہا ہے کہ آپ شیعیت کی طرف مائل تھے، اُنہوں نے یزید بن ابی زیاد سے (حدیث کا) سماع کیا ہے۔ آپ روایت

تَوْثِيْقٌ. وَذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ، وَهُوَ فِي مُسْنَدِ أَبِي يَعْلٰى وَأَوْرَدَهُ الْهَيْثَمِيُّ فِي مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ وَقَالَ: رَوَاهُ عَبْدُ اللهِ وَأَبُوْ يَعْلٰى، وَرِجَالُهُ وُثِّقُوْا.

٤٧. أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ فِي الْمُسْنَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي صَالِحِ الْأَسْلَمِيَّ، حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ، سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، يَنْشُدُ النَّاسَ فَقَالَ: أَنْشُدُ اللهَ رَجُلًا مُسْلِمًا سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ مَا قَالَ. فَقَامَ اثْنَا عَشَرَ بَدْرِيًّا فَشَهِدُوْا.

فَهٰذِهِ طُرُقٌ صَالِحَةٌ إِلٰى يَزِيْدَ، وَمَا هُوَ بِالْقَوِيِّ رَأَيْتُهُمْ يُحَسِّنُوْنَ حَدِيْثَهُ، وَمَا هُوَ الَّذِي انْفَرَدَ بِهٰذَا.

وَأَخْرَجَهُ أَبُوْ عَلِيِّ الصَّوَّافُ فِي الْجُزْءِ الثَّالِثِ مِنْ فَوَائِدِهٖ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَبِيْهِ، وَيَزِيْدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ الْقُرَشِيُّ الْكُوْفِيُّ مِنْ رِجَالِ مُسْلِمٍ وَالْأَرْبَعَةِ وَالْبُخَارِيِّ تَعْلِيْقًا، وَثَّقَهُ ابْنُ سَعْدٍ وَابْنُ شَاهِيْنَ وَيَعْقُوْبُ بْنُ سُفْيَانَ وَأَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ، وَعَنْ أَبِي دَاوُدَ: لَا أَعْلَمُ أَحَدًا تَرَكَ حَدِيْثَهُ.

٤٨. أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ فِي الْمُسْنَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ

٤٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٨٨، الرقم/٦٧٠۔

٤٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/١١٩، الرقم/٩٦٤۔

حدیث میں معروف تھے، یہ امام بخاری کی جانب سے آپ کی توثیق ہے۔ ابن حبان نے آپ کا ذکر 'الثقات' میں کیا ہے۔ آپ مسند ابو یعلیٰ کے راویوں میں بھی شامل ہیں۔ مذکورہ حدیث کو امام ہیثمی نے مجمع الزوائد میں بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ امام عبد اللہ اور ابو یعلیٰ نے اس حدیث کو رویت کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

۴۷۔ **امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں بیان کیا ہے:** ہمیں محمد بن عبد اللہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں ربیع یعنی ابن ابی صالح اسلمی نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: مجھے زیاد بن ابی زیاد نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب ﷛ کو لوگوں سے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر سوال کرتے ہوئے سنا، آپ ﷛ فرما رہے تھے: میں اس مسلمان شخص کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں جس نے رسول اللہ ﷺ کو غدیر والے دن کچھ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہو تو بارہ بدری صحابی ﷡ کھڑے ہوئے اور انہوں نے گواہی دی۔

ابو علی صواف نے اپنے فوائد کے تیسرے حصہ میں عبد اللہ بن احمد اور ان کے والد کے طریق سے حدیث روایت کی ہے اور یزید بن ابی زیاد ابو عبد اللہ القرشی الکوفی صحیح مسلم، سنن اربعہ اور صحیح بخاری کے راویوں میں سے ہے۔ امام ابن سعد، ابن شاہین، یعقوب بن سفیان اور احمد بن صالح نے اُنہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابو داود کا فرمان ہے: میں کسی ایسے محدث کو نہیں جانتا جس نے اُن کی حدیث کو ترک کیا ہو۔

۴۸۔ **امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں بیان کیا ہے:** ہم سے عبد اللہ نے بیان کیا، انہوں

الْوَكِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ عُقْبَةَ بْنِ نِزَارٍ الْقَيْسِيُّ، حَدَّثَنِي سِمَاكُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ الْوَلِيْدِ الْعَبْسِيُّ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، فَحَدَّثَنِي أَنَّهُ شَهِدَ عَلِيًّا فِي الرَّحَبَةِ قَالَ: أَنْشُدُ اللهَ رَجُلًا سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَشَهِدَهُ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ إِلَّا قَامَ، وَلَا يَقُوْمُ إِلَّا مَنْ قَدْ رَآهُ، فَقَامَ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا، فَقَالُوْا: قَدْ رَأَيْنَاهُ وَسَمِعْنَاهُ حَيْثُ أَخَذَ بِيَدِهِ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ، وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ، فَقَامَ إِلَّا ثَلَاثَةٌ لَمْ يَقُوْمُوْا، فَدَعَا عَلَيْهِمْ، فَأَصَابَتْهُمْ دَعْوَتُهُ.

٤٩. أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ فِي الْمُسْنَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ، حَدَّثَنِي حَجَّاجُ ابْنُ الشَّاعِرِ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، حَدَّثَنِي نُعَيْمُ بْنُ حَكِيْمٍ، حَدَّثَنِي أَبُوْ مَرْيَمَ، وَرَجُلٌ مِنْ

٤٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/١٥٢، الرقم/١٣١٠، وأيضًا في فضائل الصحابة، ٢/٧٠٥، الرقم/١٢٠٦، وذكره العسقلاني في المطالب العالية، ١٦/١٤٥، الرقم/٣٩٤٤، وابن كثير في البداية والنهاية، ٥/٢١١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٠٧، وقال: رواه أحمد ورجاله ثقات، وقال أحمد شاكر: إسناده صحيح۔

قال الذهبي في الكاشف ٢/٣٢٣: نعيم بن حكيم المدائني عن أبي مريم الثقفي، وعنه القطان وشبابة، ثقة، مات سنة ١٤٨هـ، وقال فيه، ٢/٤٥٩ أيضًا: أبو مريم الثقفي عن علي وأبي الدرداء، وعنه عبد ←

نے کہا کہ ہمیں احمد بن عمر وکیعی نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں زید بن الحباب نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں ولید بن عقبہ بن نزار القیسی نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں مجھے سماک بن عبید بن ولید العبسی نے بیان کیا کہ میں عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ کے پاس گیا تو انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ رَحبہ کے مقام پر حضرت علی ﷺ کے ساتھ تھے۔ انہوں نے (لوگوں سے) فرمایا: میں اس شخص کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس نے رسول اللہ ﷺ کو غدیرخم کے روز فرماتے ہوئے سنا ہو اور آپ ﷺ کے ساتھ موجود ہو، وہ کھڑا ہو جائے۔ اور صرف وہی کھڑا ہو جس نے آپ ﷺ کو دیکھا ہو۔ اس پر بارہ صحابی ﷺ کھڑے ہوگئے۔ انہوں نے کہا: ہم نے آپ ﷺ کی زیارت کی اور آپ ﷺ سے خود سنا جس وقت آپ ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے اللہ! تو اس سے دوستی رکھ جو اس سے دوستی رکھے اور اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے اور اس کی نصرت فرما جو اس کی نصرت کرے، اور اسے رسوا کر جو اسے رسوا (کرنے کی کوشش) کرے۔ پس تین افراد کے علاوہ سارے کھڑے ہو گئے تو حضرت علی ﷺ نے ان کے خلاف بد دعا کی تو اُنہیں ان کی بد دعا کا اثر پہنچا۔

۴۹۔ **امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں کہا ہے:** ہم سے عبد اللہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے حجاج بن شاعر نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں شبابہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا:

.... الملك ويعلى ابنا حكيم، ثقة، ولي قضاء البصرة۔ وفي تهذيب التهذيب، ۲۵۲/۱۲، أبو مريم الثقفي المدائني، روى عن علي ﷺ وعنه نعيم وعبد الملك ابنا حكيم المدائني، ثم حكى توثيقه عن النسائي وابن حبّان، ورمز له ى د ص أي من رجال البخاري في رفع اليدين، وأبو داود في سننه والنسائي في الخصائص وفيه، ۴۰۸/۱۰: نعيم بن حكيم المدائني أخو عبد الملك، روى عن أبي مريم الثقفي، ثم حكى عن ابن معين وابن حبّان أنّهما وثقاه۔

جُلَسَاءِ عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ ﵁ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، قَالَ: فَزَادَ النَّاسُ بَعْدُ: وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ.

وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

٥٠. **أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ فِي الْمُسْنَدِ** قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيْمٍ الْأَوْدِيُّ، أَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ وَهْبٍ، وَعَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ، قَالَا: نَشَدَ عَلِيٌّ النَّاسَ فِي الرَّحَبَةِ: مَنْ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ إِلَّا قَامَ، قَالَ: فَقَامَ مِنْ قِبَلِ سَعِيْدٍ سِتَّةٌ، وَمِنْ قِبَلِ زَيْدٍ سِتَّةٌ، فَشَهِدُوْا أَنَّهُمْ سَمِعُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لِعَلِيٍّ ﵁ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ: أَلَيْسَ اللهُ أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالُوْا: بَلٰى، قَالَ: اللّٰهُمَّ، مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ.

وَقَالَ أَحْمَدُ شَاكِرٌ: إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

٥١. **أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ فِي الْمُسْنَدِ** قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيْمٍ، أَنْبَأَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرٍو ذِي مُرٍّ، بِمِثْلِ حَدِيْثِ

٥٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/١١٨، الرقم/٩٥٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٦٨، الرقم/٣٢٠٩١، عن شريك ـ مباشرة ـ عن أبي إسحاق عن سعيد بن وهب عن زيد بن يثيع قال: بلغ عليّا أنّ ←

مجھے ابو مریم اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہم نشینوں میں سے ایک شخص نے بیان کیا، انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم والے دن فرمایا: جس کا میں مولا ہوں علی بھی اس کا مولا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر بعد میں لوگوں نے ان جملوں کا اضافہ کر دیا: (اے اللہ!) تو اس سے دوستی رکھ جو اس سے دوستی رکھے اور اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے۔

اس کی سند صحیح ہے۔

۵۰۔ **امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں بیان کیا ہے** کہ ہمیں عبد اللہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں علی بن حکیم اَودی نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں شریک نے خبر دی، انہوں ابو اسحاق، انہوں نے سعید بن وہب اور زید بن یثیع سے روایت کیا، ان دونوں نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رحبہ کے مقام پر قسم دے کر لوگوں سے سوال کیا: جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غدیر خم والے دن فرماتے ہوئے سنا ہو وہ کھڑا ہو جائے، راوی بیان کرتے ہیں: حضرت سعید رضی اللہ عنہ کی طرف سے چھ صحابہ رضی اللہ عنہم اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کی طرف سے بھی چھ صحابہ رضی اللہ عنہم کھڑے ہوئے، اور انہوں نے گواہی دی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے (غدیر خم والے دن) فرماتے ہوئے سنا: کیا اللہ تعالیٰ مومنوں کو ان کی جانوں سے زیادہ عزیز نہیں ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیوں نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! جس کا میں مولا ہوں، تو علی بھی اس کا مولا ہے، اے اللہ! تو اس سے دوستی رکھ جو اس سے دوستی رکھے، اور اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے۔

۵۱۔ **امام احمد بن حنبل نے المسند میں بیان کیا ہے** کہ ہمیں عبد اللہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں علی بن حکیم نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں شریک نے خبر دی، انہوں نے ابو اسحاق،

.... أناسا يقولون فيه، قال: فصعد المنبر ...... فقام مما يليه ستة ومما يلي سعد بن وهب ستة فقالوا: نشهد أنّ رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال: من كنت مولاه فعلي مولاه، اللهم وال من والاه وعاد من عاداه۔

۵۱: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/۱۱۸، الرقم/۹۵۱۔

أَبِي إِسْحَاقَ يَعْنِي عَنْ سَعِيْدٍ، وَزَيْدٍ، وَزَادَ فِيْهِ: وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ، وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ.

هٰكَذَا رَوَى الْحَدِيْثَ بِتَمَامِهِ مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيْرٍ الطَّبَرِيُّ، ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ غَنَّامٍ، ثنا الْأَوْدِيُّ. وَقَالَ أَحْمَدُ شَاكِرٌ: إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

٥٢. **أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ فِي الْمُسْنَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ، حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، أَنْبَأَنَا شَرِيْكٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.**

وَقَالَ أَحْمَدُ شَاكِرٌ: إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

٥٣. **أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ فِي الْمُسْنَدِ، وَأَيْضًا فِي فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ خَتَنًا لِي حَدَّثَنِي عَنْكَ بِحَدِيْثٍ فِي شَأْنِ عَلِيٍّ ﷺ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ، فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْكَ، فَقَالَ: إِنَّكُمْ مَعْشَرَ أَهْلِ الْعِرَاقِ فِيْكُمْ مَا فِيْكُمْ فَقُلْتُ لَهُ: لَيْسَ عَلَيْكَ مِنِّي بَأْسٌ، فَقَالَ: نَعَمْ، كُنَّا بِالْجُحْفَةِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَيْنَا ظُهْرًا، وَهُوَ آخِذٌ بِعَضُدِ عَلِيٍّ ﷺ فَقَالَ:**

٥٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/١١٨، الرقم/٩٥٢۔

٥٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٦٨، الرقم/١٩٢٩٨، وأيضًا في فضائل الصحابة، ٢/٥٨٦، الرقم/٩٩٢۔

انہوں نے عمرو ذو مُر سے ابو اسحاق یعنی سعید اور زید رضی اللہ عنہ کے طریق سے اسی طرح کی حدیث بیان کی ہے اور اس میں یہ اضافہ کیا ہے: اور (اے اللہ!) اُس کی مدد فرما جو علی کی مدد کرے اور اسے رسوا فرما جو علی کو رسوا کرے۔

اسی طرح یہ پوری حدیث محمد بن جریر الطبری نے روایت کی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں عبید بن غنام نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں اَودی نے بیان کیا۔ احمد شاکر نے کہا ہے: اس کی سند صحیح ہے۔

۵۲۔ امام احمد بن حنبل نے مسند میں بیان کیا ہے کہ ہمیں عبد اللہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں علی نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں شریک نے خبر دی، انہوں نے اعمش سے، انہوں نے ابو طفیل سے، انہوں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کیا ہے۔

احمد شاکر نے کہا ہے: اس کی سند صحیح ہے۔

۵۳۔ امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند اور فضائل الصحابہ میں بیان کیا ہے کہ ہمیں ابن نمیر نے بیان کیا، وہ بیان کرتے ہیں: ہمیں عبد الملک یعنی ابن سلیمان نے عطیہ عوفی کے طریق سے بیان کیا، انہوں نے کہا: میں نے حضرت زید بن اَرقم رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ میرے داماد نے مجھے آپ کے حوالہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں غدیرِ خُم پر وارد ہونے والی حدیث بیان کی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ حدیث براہ راست آپ سے سنوں۔ اُنہوں نے فرمایا: تم اہل عراق تو ایسے ہو۔ میں نے عرض کیا: آپ کو مجھ سے کوئی شکایت نہیں؟ اُنہوں نے فرمایا: ہاں۔ پھر بیان کیا: ہم مقامِ جحفہ پر تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے، درآنحالیکہ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کلائی پکڑی ہوئی تھی، (اس موقع پر) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، قَالُوْا: بَلَى، قَالَ: فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

٥٤. أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ فِي الْمُسْنَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ: نَشَدَ عَلِيٌّ النَّاسَ، فَقَامَ خَمْسَةٌ أَوْ سِتَّةٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، فَشَهِدُوْا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

هٰذَا الْحَدِيْثُ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، فَإِنَّ سَعِيْدًا ثِقَةٌ، إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

٥٥. أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ فِي الْمُسْنَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا حَنَشُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ لَقِيْطٍ النَّخَعِيُّ الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ رِيَاحِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: جَاءَ رَهْطٌ إِلٰى عَلِيٍّ بالرَّحْبَةِ فَقَالُوْا: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَانَا، قَالَ: كَيْفَ أَكُوْنُ مَوْلَاكُمْ وَأَنْتُمْ قَوْمٌ عَرَبٌ؟ قَالُوْا: سَمِعْنَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَإِنَّ هٰذَا مَوْلَاهُ. قَالَ رِيَاحٌ: فَلَمَّا مَضَوْا تَبِعْتُهُمْ، فَسَأَلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالُوْا: نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِيْهِمْ أَبُوْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيُّ.

٥٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣٦٦/٥، الرقم/٢٣١٥٦، والنسائي في السنن الكبرى، ١٣١/٥، الرقم/٨٤٧١، وقال: أخبرنا محمد بن المثنى قال: حدّثنا محمّد ...... ومحمّد هذا هو محمّد بن جعفر غندر شيخ أحمد بن حنبل وإسناده صحيح، رجاله ثقات، رجال الشيخين، وأورده الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠٤/٩، وقال: رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح، وأورد ابن كثير عن النسائي ←

اے لوگو! کیا تم نہیں جانتے کہ میں مومنوں کو ان کی جانوں سے بھی بڑھ کر عزیز ہوں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں تو یہ علی بھی اس کا مولا ہے۔

۵۴۔ **امام احمد بن حنبل نے مسند میں بیان کیا ہے** کہ ہمیں محمد بن جعفر نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعبہ نے بیان کیا، انہوں نے ابو اسحاق سے روایت کیا، انہوں نے کہا کہ میں نے سعید بن وہب کو کہتے ہوئے سنا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے قسم لی جس پر پانچ (۵) یا چھ (۶) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کھڑے ہو کر گواہی دی کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔

یہ حدیث مسلم کی شرط پر ہے اور سعید ثقہ راوی ہے۔ اس کی سند صحیح ہے۔

۵۵۔ **امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں بیان کیا ہے**: ہمیں یحییٰ بن آدم نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں حنش بن حارث بن لقیط نخعی اشجعی نے بیان کیا، انہوں نے ریاح بن حارث سے روایت کیا، انہوں نے کہا: رَحبہ کے مقام پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ لوگ آئے اور کہا: اے ہمارے مولا! آپ پر سلامتی ہو، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہارا مولا کیسے بن گیا حالانکہ تم عرب قوم ہو؟ انہوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غدیر خم والے دن فرماتے ہوئے سنا: جس کا میں مولا ہوں بے شک یہ (علی) بھی اس کا مولا ہے۔ ریاح بیان کرتے ہیں کہ جب وہ لوگ جانے لگے تو میں ان کے پیچھے چل پڑا (تاکہ ان کے متعلق معلومات حاصل کروں۔) میں نے ان کے متعلق (لوگوں سے) پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ انصار کے کچھ افراد ہیں جن میں حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

.... حديث الأعمش في المناشدة عن أبي إسحاق عن سعيد بن وهب ثم أشار إلى هذا الحديث فقال: وكذلك رواه شعبة عن أبي إسحاق، وهذا إسناد جيّد۔

۵۵: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٤١٩، الرقم/٢٣٦٠٩۔

إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

٥٦. **أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ فِي الْمُسْنَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ، حَدَّثَنَا حَنَشٌ، عَنْ رِيَاحِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: رَأَيْتُ قَوْمًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَدِمُوْا عَلٰى عَلِيٍّ فِي الرَّحْبَةِ فَقَالَ: مَنِ الْقَوْمُ؟ قَالُوْا: مَوَالِيْكَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ.**

إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

٥٧. **أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ فِي الْمُسْنَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْكِنْدِيِّ، عَنْ زَاذَانَ أَبِي عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا، فِي الرَّحْبَةِ وَهُوَ يَنْشُدُ النَّاسَ: مَنْ شَهِدَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ، وَهُوَ يَقُوْلُ مَا قَالَ؟ فَقَامَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا، فَشَهِدُوْا أَنَّهُمْ سَمِعُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.**

إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

٥٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤١٩/٥، الرقم/٢٣٦١٠، وأبو أحمد الزبيري محمّد بن عبد الله بن الزبير الكوفي المتوفى سنة ٢٠٣ من شيوخ ومن رجال الصحاح الستة كلّها، وذكره ابن كثير في البداية والنهاية، ٢١٢/٥۔

٥٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٨٤/١، الرقم/٦٤١، وأيضًا في فضائل الصحابة، ٥٨٥/٢، الرقم/٩٩١، وابن أبي عاصم في السنة، ٦٠٧/٢، الرقم/١٣٧٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢١٢/٤٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠٥/٩۔

اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۵۶۔ **امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں بیان کیا ہے:** ہمیں ابو احمد نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہمیں حنش نے ریاح بن حارث کے طریق سے بیان کیا، انہوں نے کہا: میں نے انصار کے کچھ لوگ دیکھے جو رحبہ کے مقام پر حضرت علی ؓ کے پاس آئے تو آپ ؓ نے ان پوچھا: آپ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا: اے امیر المومنین! ہم آپ کے غلام ہیں۔ پھر راوی نے اس کا مفہوم بیان کیا۔

اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۵۷۔ **امام احمد بن حنبل نے مسند میں بیان کیا ہے** کہ ہمیں ابن نمیر نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں عبد الملک نے ابو عبد الرحیم الکندی سے، انہوں نے زادان ابو عمر سے روایت کیا کہ میں نے رحبہ کے مقام پر حضرت علی ؓ کو لوگوں سے اللہ کی قسم دے کر پوچھتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ کو غدیر خم کے مقام پر کس کس نے دیکھا جبکہ اُنہوں نے جو کچھ بھی ارشاد فرمایا سو فرمایا؟ اِس پر تیرہ (۱۳) آدمی (صحابہ کرام ؓ) کھڑے ہوگئے اور گواہی دی کہ اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جس کا میں مولا ہوں تو علی بھی اُس کا مولا ہے۔

اس کی سند صحیح ہے۔

٥٨. أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ فِي الْمُسْنَدِ بِاخْتِلَافٍ فِي اللَّفْظِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَيْمُوْنٍ أَبِي عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ﷺ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَقْصَى الْفُسْطَاسِ فَسَأَلَهُ عَنْ دَاءٍ فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَلَسْتُ أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوْا: بَلٰى، قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

زَادَ شُعْبَةُ: عَنْ مَيْمُوْنٍ قَالَ: فَحَدَّثَنِي بَعْضُ الْقَوْمِ عَنْ زَيْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ.(١)

هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

٥٩. أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ فِي الْمُسْنَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ مَيْمُوْنٍ أَبِي عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ ﷺ:

٥٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٧٢، الرقم/١٩٣٤٧۔
قال ابن كثير في البداية والنهاية (٥/٢١٢): هذا إسناد جيد رجاله ثقات على شرط السنن، وقد صحح الترمذي بهذا السند حديثا في الريث۔

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٧٢، الرقم/١٩٣٤٧۔

٥٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٧٢، الرقم/١٩٣٤٤، وأيضًا في فضائل الصحابة، ٢/٥٩٧، الرقم/١٠١٧، وأخرجه البزّار في المسند، ١٠/٢٣٣، الرقم/٤٣٢٧، عن إبراهيم بن هاني، عن عفّان ...... ، ولفظه: نزلنا مع رسول الله ﷺ بواد يقال له وادي خمّ، ـــ

۵۸۔ امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں مختلف الفاظ کے ساتھ یہ حدیث بیان کی ہے فرمایا: ہمیں محمد بن جعفر نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں شعبہ نے میمون ابو عبد اللہ کے طریق سے بیان کیا، انہوں نے کہا: میں زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پاس تھا تو ایک آدمی فسطاس کے دور دراز علاقہ سے آیا اور آپ رضی اللہ عنہ سے کسی بیماری کے بارے میں پوچھا تو (اس موقع پر) آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: کیا میں مومنوں کو ان کی جان سے زیادہ عزیز نہیں ہوں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیوں نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں تو علی بھی اس کا مولا ہے۔ (یعنی بیماری کی حقیقت معلوم کرنے اور اس کی شفاء کے لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے رجوع کرو کہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نیابت حاصل ہے۔)

شعبہ نے یہ اضافہ کیا ہے: میمون سے مروی ہے کہ مجھے بعض لوگوں نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے روایت کر کے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! تو اُس سے دوستی رکھ جو اس (علی رضی اللہ عنہ) سے دوستی رکھے اور اُس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے۔

یہ حدیث حسن ہے۔

۵۹۔ امام احمد بن حنبل نے مسند میں بیان کیا ہے کہ ہم سے عفان نے حدیث بیان کی، اُنہوں نے کہا: ہمیں ابو عوانہ نے مغیرہ کے طریق سے بیان کیا، انہوں نے ابو عبید، انہوں نے میمون ابو عبد اللہ سے روایت کیا، انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے

.... فأذن بالصلاة فصلى بهجير ثم خطبنا وظلل على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بثوب على شجرة من الشمس فقال: ألستم تعلمون أو تشهدون أنّي أولى بكل مؤمن من نفسه قالوا: بلى، قال: فمن كنت مولاه فإنّ عليّا مولاه، اللهم وال من والاه وعاد من عاداه، ثم قال البزار: قلت: روى الترمذي (٣٧١٣) من هذا كله: من كنت مولاه فعليّ مولاه، وأورده ابن حجر في زوائد مسند البزّار/٢٦٥، وقال: روى الترمذي بعضه، وأخرجه الطبراني في الكبير، ٢٠٢/٥، الرقم/٥٠٩٢، عن زكريا بن حمدويه، عن عفان۔

وَأَنَا أَسْمَعُ نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِوَادٍ يُقَالُ لَهُ وَادِي خُمٍّ، فَأَمَرَ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّاهَا بِهَجِيْرٍ. قَالَ: فَخَطَبَنَا وَظُلِّلَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِثَوْبٍ عَلٰى شَجَرَةِ سَمُرَةٍ مِنَ الشَّمْسِ. فَقَالَ: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ أَوْ لَسْتُمْ تَشْهَدُوْنَ أَنِّي أَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهٖ؟ قَالُوْا: بَلٰى، قَالَ: فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَإِنَّ عَلِيًّا مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ، عَادِ مَنْ عَادَاهُ وَوَالِ مَنْ وَالَاهُ.

٦٠. أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ فِي الْمُسْنَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ إِسْرَائِيْلَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ﷺ قَالَ: اسْتَشْهَدَ عَلِيٌّ النَّاسَ فَقَالَ: أَنْشُدُ اللهَ رَجُلًا سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ، قَالَ: فَقَامَ سِتَّةَ عَشَرَ رَجُلًا فَشَهِدُوْا.

٦٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٧٠، الرقم/٢٣١٩٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٥/١٧١، الرقم/٤٩٨٥، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٢/٢٠٥، وذكره ابن كثير في البداية والنهاية، ٧/٣٤٧، ومحب الدين الطبري في ذخائر العقبى، ١/٦٧، وأخرجه أبو بكر الشافعي في الجزء الثاني من الفوائد الغيلانيات: حدّثنا محمّد بن سليمان بن الحارث، نا عبيد الله بن موسى، نا أبو إسرائيل ...... وفيه: فشهدوا وكنت فيهم، وأخرجه أبو القاسم هبة الله بن الحصين في الجزء الثاني من أماليه، عن ابن غيلان، عن أبي بكر الشافعي ...... ثم قال: هذا حديث صحيح المتن وإسناده عال، وأخرجه ابن المغازلي بإسناده، عن يحيى بن عبد الحميد الحماني، عن أبي إسرائيل ...... وفيه: وكنت أنا ممن كتم فذهب بصري۔

ہوئے سنا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک وادی - جسے وادیٔ خم کہا جاتا تھا - میں اُترے۔ آپ ﷺ نے نماز کا حکم دیا اور سخت گرمی میں جماعت کروائی۔ پھر ہمیں خطبہ فرمایا درآنحالیکہ رسول اللہ ﷺ کو سورج کی گرمی سے بچانے کے لیے درخت پر کپڑا لٹکا کر سایہ کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے یا (اس بات کی) گواہی نہیں دیتے کہ میں ہر مومن کی جان سے قریب تر ہوں؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! تو اُس سے عداوت رکھ جو اِس سے عداوت رکھے اور اُسے دوست رکھ جو اِسے دوست رکھے۔

۶۰۔ **امام احمد بن حنبل نے مسند میں کہا ہے** کہ ہمیں اسود بن عامر نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں ابو اسرائیل نے خبر دی، انہوں نے حکم سے، انہوں نے ابو سلیمان مؤذن سے، انہوں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انہوں نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے گواہی طلب کی، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس شخص کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہو: اے اللہ! جس کا میں مولا ہوں علی بھی اس کا مولا ہے، اے اللہ! تو اس سے دوستی رکھ جو اس سے دوستی رکھے، اور اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: (یہ سن کر) سولہ (۱۶) آدمی (صحابہ رضی اللہ عنہم) کھڑے ہوئے اور انہوں نے گواہی دی۔

٦١. **أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ فِي الْمُسْنَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَعَفَّانُ الْمَعْنٰى وَهٰذَا حَدِيْثُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَا: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيْدُ الرِّشْكُ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ﷺ قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ سَرِيَّةً وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ﷺ. في الحديث الطويل فَأَقْبَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَى الرَّابِعِ وَقَدْ تَغَيَّرَ وَجْهُهُ فَقَالَ: دَعُوْا عَلِيًّا دَعُوْا عَلِيًّا إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي.**

٦٢. **أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ فِي الْمُسْنَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فِي**

٦١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٤٣٧، الرقم/١٩٩٤٢، وأيضًا في فضائل الصحابة، ٢/٦٠٥، الرقم/١٠٣٥، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٢/١٩٧، وابن كثير في البداية والنهاية، ٧/٣٤٥، عن أحمد بلفظ أطول ثم قال: وقد رواه الترمذي والنسائي، عن قتيبة، عن جعفر بن سليمان وسياق الترمذي مطول ...... ورواه أبو يعلى الموصلي، عن عبيد الله بن عمر القواريري والحسن بن عمر بن شقيق الحرمي والمعلى بن مهدي كلّهم، عن جعفر بن سليمان به.

٦٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٥٠، الرقم/٢٣٠١١، وأيضًا في فضائل الصحابة، ٢/٦٨٩، الرقم/١١٧٧، والبزّار في المسند، ٤/٤١، الرقم/١٢٠٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/١٣٠، الرقم/٨٤٦٥، والحاكم في المستدرك، ٢/١٤١، الرقم/٢٥٨٩۔

۶۱۔ امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں بیان کیا ہے کہ ہمیں عبد الرزاق اور عفان المعنٰی نے یہ حدیث بیان کی اور یہ عبد الرزاق سے مروی حدیث ہے، ان دونوں نے کہا: ہمیں جعفر بن سلیمان نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: مجھ سے یزید رِشک نے بیان کیا، انہوں نے مطرف بن عبد اللہ سے، انہوں نے عمران بن حصین ﷺ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک سریہ روانہ کیا اور اس پر حضرت علی بن ابی طالب ﷺ کو امیر بنایا، آ گے طویل حدیث ہے، رسول اللہ ﷺ چوتھے شخص کی طرف متوجہ ہوئے (جس نے آپ ﷺ کو حضرت علی ﷺ کو شکایت لگائی تھی) اور آپ ﷺ کے چہرہ انور کا رنگ متغیر ہو چکا تھا، فرمایا: علی کو (اس کے حال پر) چھوڑ دو، علی کو چھوڑ دو، بے شک علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور وہ میرے بعد ہر مومن کا ولی ہے۔

۶۲۔ امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں بیان کیا ہے کہ ہم سے ابو معاویہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں اعمش نے بیان کیا، انہوں نے سعد بن عبیدہ سے، انہوں نے ابن بریدہ سے، انہوں نے اپنے والد حضرت بریدہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک سریہ

.... وأخرجه النسائي في خصائص عليّ ﷺ، ٩٨/١، الرقم/٨٠، عن محمّد بن العلاء، عن أبي معاوية، وقال محقّقه: إسناده صحيح۔

وأخرجه الروياني في المسند، ٩٢/١، الرقم/٦٢، عن عمرو بن عليّ، عن أبي معاوية: من كنت وليّه فإنّ عليّا وليّه۔

وأخرجه ابن حبّان في الصحيح، ٣٧٤/١٥، الرقم/٦٩٣٠، بإسناده: عن أبي معاوية - وقال محققه: إسناده صحيح على شرط مسلم - و٦٩٣١، وأخرجه الحسن بن عرفة العبدي، عن الأعمش أورده ابن كثير في البداية والنهاية، ٣٤٣/٧، قال: والمحفوظ في هذا رواية أحمد، عن وكيع ...... من كنت مولاه فعليّ وليّه، ورواه أحمد أيضا والحسن بن عرفة، عن الأعمش به، ورواه النسائي، عن أبي كريب، عن أبي معاوية به۔

وأورده الذهبي في ترجمة أمير المؤمنين من تاريخ الإسلام، ٦٢٩/٣۔

سَرِيَّةٍ. قَالَ: لَمَّا قَدِمْنَا قَالَ: كَيْفَ رَأَيْتُمْ صَحَابَةَ صَاحِبِكُمْ؟ قَالَ: فَإِمَّا شَكَوْتُهُ أَوْ شَكَاهُ غَيْرِي. قَالَ: فَرَفَعْتُ رَأْسِي وَكُنْتُ رَجُلًا مِكْبَابًا، قَالَ: فَإِذَا النَّبِيُّ ﷺ قَدِ احْمَرَّ وَجْهُهُ قَالَ: وَهُوَ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فَعَلِيٌّ وَلِيُّهُ.

٦٣. أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ فِي الْمُسْنَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنِي أَجْلَحُ الْكِنْدِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيْهِ بُرَيْدَةَ ﷺ قَالَ: وَفِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَقَعْ فِي عَلِيٍّ، فَإِنَّهُ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ، وَهُوَ وَلِيُّكُمْ بَعْدِي، وَإِنَّهُ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ، وَهُوَ وَلِيُّكُمْ بَعْدِي.

٦٤. أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ فِي الْمُسْنَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ﷺ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَنَزَلْنَا بِغَدِيْرِ خُمٍّ، فَنُوْدِيَ فِيْنَا: الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ، وَكُسِحَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ تَحْتَ شَجَرَتَيْنِ، فَصَلَّى الظُّهْرَ، وَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ ﷺ،

٦٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣٥٦/٥، الرقم/٢٣٠٦٢، وأيضًا في فضائل الصحابة، ٦٨٨/٢، الرقم/١١٧٥، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٨٩/٤٢، وذكره محب الدين الطبري في الرياض النضرة، ١٨٧/٢، الرقم/٦٦٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٢٨/٩، وابن كثير في البداية والنهاية، ٣٤٤/٧۔

٦٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢٨١/٤، الرقم/١٨٥٠٢، وأيضًا في فضائل الصحابة، ٥٩٦/٢، الرقم/١٠١٦، وأيضًا في، ـــ

میں روانہ کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ جب ہم اس سے واپس آئے تو آپ ﷺ نے پوچھا: تم نے اپنے ساتھی (یعنی علی) کی صحبت کو کیسا پایا ہے؟ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ کو ان کی شکایت کی یا میرے علاوہ کسی اور نے شکایت کی۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنا سر اُٹھایا اور میں بہت زیادہ سر جھکا کر رکھنے والا شخص تھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا چہرہ انور (جلال سے) سرخ ہو گیا ہے، اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: جس کا میں ولی ہوں علی بھی اس کا ولی ہے۔

۶۳۔ **امام احمد بن حنبل نے اس حدیث کو اپنی مسند میں روایت کیا ہے،** انہوں نے کہا: ہم سے ابنِ نمیر نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: مجھ سے اَجلح کندی نے بیان کیا، انہوں نے عبد اللہ بن بریدہ سے، انہوں نے اپنے والد بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کر کے بتایا، اور اس حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علی کے بارے بدگمانی نہ کرو کیونکہ وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور وہ میرے وصال کے بعد تمہارا ولی (نگہبان) ہے، اور وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور وہ میرے بعد تمہارا ولی ہے۔

۶۴۔ **امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے،** انہوں نے کہا: ہم سے عفان نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہمیں حماد بن سلمہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں علی بن زید نے خبر دی، انہوں نے عدی بن ثابت سے، انہوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ ہم نے غدیرِ خم کے مقام پر پڑاؤ ڈالا، پھر ہم میں نماز کے لیے جمع ہونے کا اعلان کر دیا گیا، اور دو درختوں کے نیچے سے رسول اللہ ﷺ کے لیے جگہ صاف کی گئی، آپ ﷺ نے ظہر کی نماز ادا فرمائی، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا:

.... ۲/۶۱۰، الرقم/۱۰۴۲، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۳۷۲، الرقم/۳۲۱۱۸۔

فَقَالَ: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ أَنِّي أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوْا: بَلٰى، قَالَ: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ أَنِّي أَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهٖ؟ قَالُوْا: بَلٰى، قَالَ: فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ، فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ. قَالَ: فَلَقِيَهٗ عُمَرُ بَعْدَ ذٰلِکَ، فَقَالَ لَهٗ: هَنِيْئًا يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ، أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ مَوْلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ.

٦٥. أَخْرَجَهُ ابْنُ مَاجه فِي السُّنَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثنَا أَبُو الْحُسَيْنِ، أَخْبَرَنِي حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ﷺ قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي حَجَّتِهِ الَّتِي حَجَّ، فَنَزَلَ فِي بَعْضِ الطَّرِيْقِ، فَأَمَرَ الصَّلَاةَ جَامِعَةً، فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ ﷺ، فَقَالَ: أَلَسْتُ أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوْا: بَلٰى، قَالَ: أَلَسْتُ أَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهٖ؟ قَالُوْا: بَلٰى، قَالَ: فَهٰذَا وَلِيُّ مَنْ أَنَا مَوْلَاهُ، اللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ، اللّٰهُمَّ، عَادِ مَنْ عَادَاهُ.

٦٦. أَخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَه فِي السُّنَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ، وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ،

٦٥: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل علي بن أبي طالب ﷺ، ٤٣/١، الرقم/١١٦، وابن أبي عاصم في السنة، ٦٠٥/٢، الرقم/١٣٦٣، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٢٢/٤٢، ←

کیا تم نہیں جانتے کہ میں مومنوں کو ان کی جانوں سے بھی بڑھ کر عزیز ہوں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیوں نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ میں ہر مومن کو اس کی جان سے بڑھ کر عزیز ہوں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیوں نہیں، راوی کہتے ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا: جس کا میں مولا ہوں تو علی بھی اس کا مولا ہے، اے اللہ! تو اس سے دوستی رکھ جو اس سے دوستی رکھے، اور اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کو ملے اور آپ سے کہا: اے ابن ابی طالب! آپ کو مبارک ہو، آپ ہر مومن اور مومنہ کے صبح و شام مولا بن گئے ہیں۔

۶۵۔ **امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں اس کو روایت کیا ہے،** انہوں نے کہا: ہم سے علی بن محمد نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہمیں ابو الحسین نے بیان کیا، انہوں نے کہا: مجھے حماد بن سلمہ نے خبر دی، انہوں نے علی بن زید بن جُدعان سے، انہوں نے عدی بن ثابت سے، انہوں نے حضرت براء بن عازِب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انہوں نے فرمایا: ہم حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھے، آپ نے راستے میں ایک جگہ پڑاؤ کیا اور لوگوں کو نماز کے لیے جمع کرنے کا حکم دیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: کیا میں مومنوں کو ان کی جانوں سے بھی بڑھ کر عزیز نہیں ہوں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا میں ہر مومن کو اس کی جان سے زیادہ عزیز نہیں ہوں؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تو جس کا میں مولا ہوں اس کا یہ ولی ہے۔ اے اللہ! جو اس سے دوستی رکھے تو اس سے دوستی رکھ اور جو اس سے عداوت رکھے تو اس سے عداوت رکھ۔

۶۶۔ **امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں اسے روایت کیا ہے،** انہوں نے کہا: ہم سے علی بن محمد نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہمیں ابو معاویہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہمیں موسیٰ بن مسلم

.... وذكره ابن كثير في البداية والنهاية، ٥/٢٠٩۔

٦٦: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل علي بن أبي طالب رضی اللہ عنہ، ١/٤٥، الرقم/١٢١، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٦١٠، الرقم/١٣٨٧۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ﵁ قَالَ: قَدِمَ مُعَاوِيَةُ فِي بَعْضِ حَجَّاتِهِ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ سَعْدٌ، فَذَكَرُوْا عَلِيًّا، فَنَالَ مِنْهُ، فَغَضِبَ سَعْدٌ، وَقَالَ: تَقُوْلُ هٰذَا لِرَجُلٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ الْيَوْمَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ.

٦٧. **أَخْرَجَ الْبَزَّارُ فِي الْمُسْنَدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: نَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ فِطْرِ بْنِ خَلِيْفَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرٍو ذِي مُرٍّ**

٦٧: أخرجه البزار في المسند، ٣/٣٤-٣٥، الرقم/٧٨٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/١٣٦، الرقم/٨٤٨٤، وأيضًا في خصائص عليّ ﵁/٢٨، الرقم/٩، قال: أخبرني هلال بن بشر، قال: حدثنا محمد بن خالد وهو بن عثمة قال: حدثنا موسى بن يعقوب، قال: حدثني مهاجر بن مسمار عن عائشة بنت سعد ﵂ قالت: سمعت أبي يقول: سمعت رسول الله ﷺ يوم الجحفة - وأخذ بيد عليّ - فخطب، فحمد الله وأثنى عليه ثم قال: يا أيها الناس، إنّي وليّكم، قالوا: صدقت يا رسول الله، ثم أخذ بيد عليّ فرفعها وقال: هذا وليّي والمؤدّي عنّي، وإنّ الله موال لمن والاه، ومعاد لمن عاداه.

وأخرجه النسائي أيضًا في السنن الكبرى، ٥/١٣٤، الرقم/٨٤٨٠، وأيضًا في خصائص علي ﵁/١١٤، الرقم/٩٥، قال: أخبرنا أحمد بن عثمان أبو الجوزاء ...... ولفظه أخذ رسول الله ﷺ ←

نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابنِ سابط سے، جن کا نام عبد الرحمٰن ہے، انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، راوی کہتے ہیں: حضرت معاویہ کسی حج پر تشریف لائے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے، لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا تو ان سے کچھ ناپسندیدہ کلمات صادر ہو گئے، جس پر حضرت سعد رضی اللہ عنہ غصہ میں آ گئے اور فرمایا: آپ اس شخص کے متعلق ایسا کہتے ہیں، جس کے بارے میں، میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔ اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق) یہ فرماتے ہوئے سنا: میرے ساتھ تمہاری وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ سے تھی، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (غزوۂ خیبر کے موقع پر) یہ بھی فرماتے ہوئے سنا: میں آج اس شخص کو پرچم عطا کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔

۶۷۔ **امام بزار نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے،** کہتے ہیں کہ ہمیں یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہمیں عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا، انہوں نے فطر بن خلیفہ سے، انہوں نے ابو اسحاق سے، انہوں نے عمرو ذو مر، سعید بن وہب اور زید بن یثیع سے روایت کیا،

.... بيد عليّ فخطب، فحمد الله وأثنى عليه، ثم قال: ألستم تعلمون أنّي أولى بكم من أنفسكم؟ قالوا: نعم، صدقت يا رسول الله، ثم أخذ بيد عليّ فرفعها فقال: من كنت وليّه فهذا وليّه، وإنّ الله يوالي من والاه، ويعادي من عاداه۔

وأخرجه ابن أبي عاصم في السنة، ٥٦٥/٢، الرقم/١١٨٩، وقال: ثنا الحسين بن علي وأحمد بن عثمان ...... ولفظه: سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول يوم الجحفة وأخذ بيد عليّ، فخطب، فحمد الله وأثنى عليه، ثم قال: أيها الناس، إنّي وليّكم قالوا: صدقت يا رسول الله، وأخذ بيد عليّ فرفعها فقال: هذا وليّي والمؤدّي عنّي۔

وأخرجه النسائي أيضًا في السنن الكبرى، ١٣٤/٥، الرقم/٨٤٧٩، بإسناد آخر، عن موسى بن يعقوب بهذا اللفظ۔

وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ وَهْبٍ، وَعَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ، قَالُوْا: سَمِعْنَا عَلِيًّا يَقُوْلُ: نَشَدْتُ اللهَ رَجُلًا سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ، لَمَا قَامَ. فَقَامَ إِلَيْهِ ثَـلَاثَة عَشَرَ رَجُلًا، فَشَهِدُوْا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَلَسْتُ أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوْا: بَلٰى، يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهٰذَا مَوْلَاهُ، اللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَأَحِبَّ مَنْ أَحَبَّهُ، وَأَبْغِضْ مَنْ أَبْغَضَهُ، وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ، وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ.

٦٨. **أَخْرَجَ النَّسَائِيُّ فِي السُّنَنِ الْكُبْرٰى وَفِي خَصَائِصِ عَلِيٍّ** ﷺ، قَالَ: أَخْبَرَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ مُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ ابْنَةُ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِطَرِيْقِ مَكَّةَ، وَهُوَ مُوَجِّهٌ إِلَيْهَا، فَلَمَّا بَلَغَ غَدِيْرَ خُمٍّ، وَقَّفَ النَّاسَ، ثُمَّ رَدَّ مَنْ مَضٰى، وَلَحِقَهُ مَنْ تَخَلَّفَ. فَلَمَّا اجْتَمَعَ النَّاسُ إِلَيْهِ، قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، هَلْ بَلَّغْتُ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: اللّٰهُمَّ، اشْهَدْ ثَـلَاثَ مَرَّاتٍ يَقُوْلُهَا، ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ وَلِيُّكُمْ؟ قَالُوْا:

٦٨: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٥/١٣٥، الرقم/٨٤٨١، وأيضًا في خصائص عليّ ﷺ/١١٥، الرقم/٩٦۔

وورواه ابن جرير الطبري وعنه ابن كثير في البداية والنهاية، ٥/٢١٢-٢١٣، وفيه: وقف حتى لحقه من بعده وأمر بردّ من كان تقدّم فخطبهم ......۔

اِن سب نے کہا: ہم نے حضرت علی ؓ کو فرماتے ہوئے سنا: میں اس آدمی کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس نے غدیرِخم والے دن رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہو تو وہ ضرور کھڑا ہو، تو تیرہ صحابہ کرام ؓ کھڑے ہوئے اور انہوں نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: کیا میں مومنوں کو ان کی جانوں سے زیادہ عزیز نہیں ہوں؟ صحابہ کرام ؓ نے عرض کیا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! راوی کہتے ہیں: پھر آپ ﷺ نے حضرت علی ؓ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: جس کا میں مولا ہوں تو اس کا یہ (علی) بھی مولا ہے، اے اللہ! تو اس سے دوستی رکھ جو اس سے دوستی رکھے اور اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے، اور اس سے محبت کر جو اس سے محبت کرے اور اسے ناپسند کر جو اسے ناپسند کرے، اور اس کی مدد کر جو اس کی مدد کرے اور اسے رسوا کر جو اسے رسوا (کرنے کی کوشش) کرے۔

۶۸۔ **امام نسائی نے السنن الکبریٰ اور خصائصِ علی ؓ میں روایت کیا ہے**، انہوں نے کہا: مجھے زکریا بن یحییٰ نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہمیں محمد بن یحییٰ نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہمیں یعقوب بن جعفر بن ابی کثیر نے مہاجر بن مسمار سے روایت کیا، انہوں نے کہا: مجھے حضرت سعد کی بیٹی عائشہ نے حضرت سعد سے روایت کر کے بتایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ کے راستے میں تھے اور آپ ﷺ مکہ مکرمہ کی طرف تشریف لے جا رہے تھے، جب آپ ﷺ غدیرِخم کے مقام پر پہنچے تو لوگوں کو روک دیا، اور جو آگے جا چکے تھے ان کو واپس بلا لیا، اور جو پیچھے رہ گئے تھے وہ بھی آپ ﷺ کے ساتھ مل گئے، جب سارے لوگ آپ ﷺ کے پاس جمع ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! کیا میں نے تبلیغِ رسالت کا فریضہ ادا کر دیا؟ سب نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! گواہ رہنا، تین مرتبہ یہی فرماتے رہے۔ پھر فرمایا: اے لوگو! تمہارا ولی کون

اللهُ وَرَسُوْلُهُ ثَـلاثًا، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ، فَأَقَامَهُ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ كَانَ اللهُ وَرَسُوْلُهُ وَلِيَّهُ، فَهٰذَا وَلِيُّهُ، اللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ.

٦٩. **أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ فِي السُّنَنِ الْكُبْرٰى** وَقَالَ: أَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ، عَنِ الْأَجْلَحِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ مَعَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، وَبَعَثَ عَلِيًّا عَلٰى جَيْشٍ آخَرَ، وَقَالَ: إِنِ الْتَقَيْتُمَا فَعَلِيٌّ عَلَى النَّاسِ، فذكر الحديث وفيه فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَقَعَنَّ، يَا بُرَيْدَةُ، فِي عَلِيٍّ، فَإِنَّ عَلِيًّا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ، وَهُوَ وَلِيُّكُمْ بَعْدِي.

٧٠. **أَخْرَجَهُ أَبُوْ يَعْلَى الْمَوْصِلِيُّ فِي الْمُسْنَدِ**، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ أَبِي يَزِيْدَ الْأَوْدِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: دَخَلَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ الْمَسْجِدَ،

٦٩: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٥/١٣٣، الرقم/٨٤٧٥، وأيضًا في خصائص علي ؓ/١١٠، الرقم/٩٠۔

٧٠: أخرجه أبو يعلى في المسند، ١١/٣٠٧، الرقم/٦٤٢٣، وأورده ابن كثير في البداية والنهاية، ٥/٢١٣، عن أبي يعلى ثم قال: ورواه ابن جرير (الطبري)، عن أبي كريب، عن شاذان، عن شريك به، تابعه إدريس الأودي، عن أخيه أبي يزيد، واسمه داود بن يزيد۔ ثم قال: ورواه ابن جرير أيضا من حديث إدريس وداود، عن أبيهما، عن أبي هريرة ؓ، فذكره انتهى۔

وأخرجه البزّار، عن عليّ بن شبرمة، عن شريك، عن داود ـــ

ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مکرم ﷺ، تین مرتبہ ایسے ہی کہا، پھر آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور انہیں کھڑا کیا، پھر فرمایا: جس کا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ولی ہے۔ یہ (علی) بھی اس کا ولی ہے، اے اللہ! تو اسے دوست رکھ جو اسے دوست رکھے، اور اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے۔

۶۹۔ اِسے امام نسائی نے 'السنن الکبریٰ' میں روایت کیا ہے، اور کہا ہے کہ ہمیں واصل بن عبد الاعلیٰ نے خبر دی، انہوں نے ابنِ فضیل سے، انہوں نے اجلح سے، انہوں نے عبد اللہ بن بریدہ سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حضرت خالد بن ولید کے ساتھ یمن کی طرف بھیجا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کسی اور لشکر کا سربراہ بنا کر روانہ کیا، اور فرمایا: اگر کسی جگہ تم دونوں اکٹھے ہو جاؤ تو علی لوگوں کا سربراہ ہو گا، آگے طویل حدیث ذکر کی، جس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بریدہ! علی کے بارے میں کچھ نہ کہو، بے شک وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں، اور وہ میرے بعد تمہارا ولی ہے۔

۷۰۔ امام ابویعلی الموصلی نے اپنی مسند میں اس کی تخریج کی ہے، انہوں نے کہا: ہمیں ابوبکر نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہمیں شریک نے بیان کیا، انہوں نے ابویزید اَودی سے، انہوں نے

....

الأودي، عن أبيه عن أبي هريرة رضي الله عنه وفيه: إنّ رجلا أتاه فقال: أنشدك بالله إن سألتك عن حديث سمعته من رسول الله ﷺ تحدّثني به؟ أنشدك بالله أسمعت النبي ﷺ يقول: من كنت مولاه فعليّ مولاه، اللهم، وال من والاه وعاد من عاداه؟ قال: اللهم، نعم، (كشف الأستار ٥٣١)، وأخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٣٦٩/٦، الرقم/٣٢٠٩٢، وأخرجه ابن عساكر في تاريخه في ترجمة أمير المؤمنين، ٢٠٥/٤٢-٢٠٧، وأخرجه الذهبي في كتاب الغدير (جزء في حديث من كنت مولاه) بالأرقام/٨٢، ٨٨، والبوصيري في إتحاف السادة، ٥٦/٣، وابن حجر العسقلاني في المطالب العالية، ٩٧/١٦، الرقم/٣٩٣١۔

فَاجْتَمَعَ إِلَيْهِ النَّاسُ، فَقَامَ إِلَيْهِ شَابٌّ فَقَالَ: أَنْشُدُكَ بِاللهِ، أَسَمِعْتَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ؟، قَالَ: فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ.

٧١. **أَخْرَجَ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ عَلَى الصَّحِيْحَيْنِ**، قَالَ: أَخْبَرَنِي الْوَلِيْدُ، وَأَبُوْ بَكْرِ بْنُ قُرَيْشٍ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدَةَ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ إِيَاسٍ الضَّبِّيُّ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: كُنَّا مَعَ عَلِيٍّ يَوْمَ الْجَمَلِ، فَبَعَثَ إِلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ أَنِ الْقَنِي، فَأَتَاهُ طَلْحَةُ، فَقَالَ: نَشَدْتُكَ اللهَ، هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَلِمَ تُقَاتِلُنِي؟ قَالَ: لَمْ أَذْكُرْ، قَالَ: فَانْصَرَفَ طَلْحَةُ.

٧١: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٤١٩، الرقم/٥٥٩٤، والبزّار في المسند، ٣/١٧١، الرقم/٩٥٨، وابن أبي عاصم في السنّة، ٢/٦٠٤-٦٠٥، الرقم/١٣٥٨، وأورده الحافظ المزّي في تهذيب الكمال، ٣/٤٤٠، في ترجمة إياس، عن أبيه، عن جدّه قال: كنت مع عليّ يوم الجمل فبعث إلى طلحة أن القني فلقيه فذكر حديث: من كنت مولاه فعليّ مولاه۔ وقال محقّقه (شعيب): وهو حديث صحيح۔

اپنے والد سے روایت کیا کہ حضرت ابو ہریرہ ﷛ مسجد میں داخل ہوئے تو لوگ ان کے پاس جمع ہو گئے۔ پھر ایک نوجوان نے ان کے سامنے کھڑے ہو کر کہا: میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کا میں مولا ہوں تو علی بھی اس کا مولا ہے۔ اے اللہ! تو اس سے دوستی رکھ جو اس سے دوستی رکھے، اور اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے؟ انہوں نے جواباً کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کا میں مولا ہوں تو علی بھی اس کا مولا ہے، اے اللہ! تو اس سے دوستی رکھ جو اس سے دوستی رکھے، اور اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے۔

۷۱۔ **امام حاکم نے ’المستدرک علی الصحیحین‘ میں روایت کیا ہے کہ** مجھے ولید اور ابوبکر بن قریش نے بتایا، وہ کہتے ہیں: ہمیں حسن بن سفیان نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں محمد بن عبدہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں حسن بن حسین نے بتایا، وہ کہتے ہیں: ہمیں رِفاعہ بن اِیاس الضبی نے بیان کیا، انہوں نے اپنے والد اور دادا کے طریق سے روایت کیا کہ ہم جنگ جمل میں حضرت علی ﷛ کے ساتھ تھے، تو آپ نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ کو پیغام بھیجا کہ مجھ سے ملو، طلحہ حضرت علی ﷛ کے پاس آئے تو آپ نے کہا: میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جس کا میں مولا ہوں تو علی بھی اس کا مولا ہے، اے اللہ! تو اس سے دوستی رکھ جو اس سے دوستی رکھے اور اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے؟ انہوں نے کہا: ہاں (میں نے سنا ہے)، آپ ﷛ نے فرمایا: پھر تم میرے ساتھ قتال کیوں کر رہے ہو؟ حضرت طلحہ ﷛ نے کہا: مجھے یہ بات یاد نہیں رہی۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضرت طلحہ واپس چلے گئے۔

٧٢. أَخْرَجَ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ عَلَى الصَّحِيْحَيْنِ، قَالَ: حَدَّثَنَاهُ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ، وَدَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ السِّجْزِيُّ، قَالَا: أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوْبَ، ثَنَا الْأَزْرَقُ بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْكَرْمَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنِ ابْنِ وَاثِلَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ ﵁ يَقُوْلُ: نَزَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ عِنْدَ شَجَرَاتٍ خَمْسٍ دَوْحَاتٍ عِظَامٍ، فَكَنَسَ النَّاسُ مَا تَحْتَ الشَّجَرَاتِ. ثُمَّ رَاحَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَشِيَّةً فَصَلّٰى، ثُمَّ قَامَ خَطِيْبًا، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، وَذَكَّرَ وَوَعَظَ، فَقَالَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُوْلَ. ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي تَارِكٌ فِيْكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا إِنِ اتَّبَعْتُمُوْهُمَا، وَهُمَا: كِتَابُ اللهِ وَأَهْلُ بَيْتِي عِتْرَتِي. ثُمَّ قَالَ: أَتَعْلَمُوْنَ أَنِّي أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالُوْا: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

وَحَدِيْثُ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

٧٣. أَخْرَجَ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ عَلَى الصَّحِيْحَيْنِ، قَالَ: فَحَدَّثَنَاهُ أَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، ثَنَا مُسْلِمٌ الْمُلَائِيُّ، عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ:

٧٢: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/١١٨، الرقم/٤٥٧٧، أقول: وأورده الذهبي في تلخيصه ثم قال: قلت: لم يخرجا لمحمّد، وقد وهّاه السعدي۔

۷۲۔ امام حاکم نے 'المستدرک علی الصحیحین' میں روایت کیا ہے کہ ہم سے اس حدیث کو ابو بکر بن اسحاق اور **دعلج بن احمد السجزی** نے بیان کیا، ان دونوں نے کہا: ہمیں محمد بن ایوب نے بتایا، وہ کہتے ہیں: ہمیں اَزرق بن علی نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں حسان بن ابراہیم الکرمانی نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہمیں محمد بن سلمہ بن کہیل نے بیان کیا، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابوطفیل سے، انہوں نے ابن واثلہ سے روایت کیا، انہوں نے حضرت زید بن ارقم ﷜ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ اور مدینہ کے درمیان پانچ بڑے سایہ دار درختوں کے قریب پڑاؤ کیا، صحابہ کرام ﷡ نے اُن درختوں کے نیچے جھاڑو دیا۔ پھر شام کو رسول اللہ ﷺ وہاں تشریف لے گئے اور نماز ادا کی، پھر کھڑے ہوکر خطبہ ارشاد فرمایا۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی، اور وعظ و نصیحت فرمائی، اور جو اللہ تعالیٰ نے چاہا فرمایا۔ پھر فرمایا: اے لوگو! میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، اگر تم ان کی اتباع کرو گے تو ہرگز گمراہ نہیں ہو گے، وہ دو چیزیں (یہ ہیں:) اللہ تعالیٰ کی کتاب اور میری عترت میرے اہل بیت ہیں۔ پھر تین مرتبہ فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میں مومنوں کو ان کی جانوں سے بھی بڑھ کر عزیز ہوں؟ صحابہ کرام ﷡ نے عرض کیا: جی ہاں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں، اس کا علی بھی مولا ہے۔

(امام حاکم نے کہا ہے کہ) حضرت بریدہ اَسلمی کی روایت کردہ حدیث شیخین کی شرط پر صحیح ہے۔

۷۳۔ امام حاکم نے 'المستدرک علی الصحیحین' میں روایت کیا ہے کہ ہم سے اس حدیث کو ابو زکریا یحییٰ بن محمد عنبری نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں ابراہیم بن ابی طالب نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں علی بن منذر نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں ابن فضیل نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں مسلم ملائی نے بیان کیا، انہوں نے خیثمہ بن عبد الرحمٰن سے روایت کیا

۷۳: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/١٢٦، الرقم/٤٦٠١۔

سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ، وَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: إِنَّ عَلِيًّا يَقَعُ فِيْكَ إِنَّكَ تَخَلَّفْتَ عَنْهُ. فَقَالَ سَعْدٌ: وَاللهِ، إِنَّهُ لَرَأْيٌ رَأَيْتُهُ وَأَخْطَأَ رَأْيِي، إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أُعْطِيَ ثَلَاثًا لِأَنْ أَكُوْنَ أُعْطِيتُ إِحْدَاهُنَّ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا، (وَمِنْهَا) لَقَدْ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ بَعْدَ حَمْدِ اللهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ، هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنِّي أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: اللّٰهُمَّ، مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ......إلخ.

٧٤. أَخْرَجَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي الْمُصَنَّفِ، قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُوْسٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: لَمَّا بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ عَلِيًّا إِلَى الْيَمَنِ، خَرَجَ بُرَيْدَةُ الْأَسْلَمِيُّ مَعَهُ، فَعَتَبَ عَلٰى عَلِيٍّ فِي بَعْضِ الشَّيءِ، فَشَكَاهُ بُرَيْدَةُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ عَلِيًّا مَوْلَاهُ.

٧٥. أَخْرَجَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي الْمُصَنَّفِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ

٧٤: أخرجه عبد الرزّاق في المصنّف، ١١/٢٢٥، الرقم/٢٠٣٨٨۔

٧٥: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٦٦، الرقم/٣٢٠٧٨، والحسن بن عرفة العبدي في جزء له، كلاهما عن أبي معاوية مباشرة، وكأن المؤلف أخذه عن أحدهما أو كليهما۔

وأخرجه الحسن بن عرفة في جزء له وعنه ابن كثير في البداية والنهاية، ٧/٣٤١، كأن الذهبي منه أخذه وفيه: في بعض حجّاته فأتاه سعد ...... وتتمّة الحديث: وسمعته يقول: لأعطينّ الراية غدا ←

کہ میں نے حضرت سعد بن مالک (ابی وقاص) ﷛ کو اس وقت سنا جب انہیں ایک آدمی نے کہا: حضرت علی ﷛ آپ پر تبصرہ کر رہے ہیں کہ آپ ان سے پیچھے رہ گئے ہیں؟ حضرت سعد ﷛ نے کہا: اللہ کی قسم! یہ میری رائے ہے جسے میں نے دیکھا اور میں اپنی رائے میں خطا کار ہوں۔ حضرت علی بن ابی طالب ﷛ کو تین ایسی چیزیں عطا کی گئی ہیں کہ ان میں سے کسی ایک کا بھی مجھے ملنا مجھے دنیا و ما فیہا سے زیادہ محبوب ہے۔ (ان میں سے یہ ہے کہ) رسول اللہ ﷺ نے غدیرِ خم کے دن اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد ان کی خاطر (صحابہ کرام ﷡ سے) فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میں مومنوں کے نزدیک عزیز تر ہوں؟ ہم نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! جس کا میں مولا ہوں تو علی بھی اس کا مولا ہے، تُو اس سے دوستی رکھ جو اس سے دوستی رکھے اور اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے۔

۷۴۔ **امام عبد الرزاق نے 'مصنف' میں کہا ہے:** معمر نے طاوس سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی ﷛ کو یمن کی طرف روانہ کیا تو بریدہ اسلمی بھی ان کے ساتھ تھے۔ انہوں نے کسی معاملہ میں حضرت علی ﷛ کے ساتھ اظہارِ ناراضگی کیا اور پھر حضرت بریدہ ﷛ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو بھی ان کی شکایت لگائی۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں، بے شک علی بھی اس کا مولا ہے۔

۷۵۔ **امام ابن ابی شیبہ نے (اپنی) مصنف میں روایت کیا ہے:** ہم سے ابو معاویہ نے بیان

.... رجلا يحبّ الله ورسوله ويحبّه الله ورسوله، وسمعته يقول: أنت منّي بمنزلة هارون من موسى إلّا أنّه لا نبي بعدي، ثم قال ابن كثير: إسناده حسن۔

وأخرجه الحافظ ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١١٦/٤٢، من طريق الحسن بن عرفة العبدي، وأخرجه قبله بإسنادين، عن عبد السلام بن حرب ...... كما أخرجه النسائي إلّا أنّ فيه قال: كنت جالسا عند فلان، فذكروا عليّا فتنقصوه، فقلت: يا ابن أبي سفيان سمعت......

مُوْسَى بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ، عَنْ سَعْدٍ، قَالَ: قَدِمَ مُعَاوِيَةُ فِي بَعْضِ حَجَّاتِهِ، فَأَتَاهُ سَعْدٌ، فَذَكَرُوْا عَلِيًّا، فَنَالَ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ، فَغَضِبَ سَعْدٌ فَقَالَ: تَقُوْلُ، هٰذَا الرَّجُلُ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لَهُ ثَلَاثُ خِصَالٍ لَأَنْ تَكُوْنَ لِي خَصْلَةٌ مِنْهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا، وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

فِيْهِ مُوْسٰى وَوَثَّقَهُ ابْنُ مَعِيْنٍ.

٧٦. **أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ فِي السُّنَّةِ**، قَالَ: ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ وَأَبُو الرَّبِيْعِ قَالَا: ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ، قَالَ: قَدِمَ مُعَاوِيَةُ فِي بَعْضِ حَجَّاتِهِ، فَأَتَاهُ سَعْدٌ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ فِي عَلِيٍّ ثَلَاثُ خِصَالٍ لِأَنْ يَكُوْنَ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، وَأَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى، وَلَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ.

٧٧. **أَخْرَجَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي الْمُصَنَّف**، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ حَنَشٍ

٧٦: أخرجه ابن أبي عاصم في السنة، ٢/٦١٠، الرقم/١٣٨٧.

٧٧: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنّف، ٦/٣٦٦، الرقم/٣٢٠٧٣، عن شريك بالإسناد مع اختلاف يسير في اللفظ وابن أبي عاصم في ←

کیا، انہوں نے موسیٰ بن مسلم سے، انہوں نے عبد الرحمٰن بن سابط سے، انہوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انہوں نے فرمایا: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے کسی حج کے موقع پر آئے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے، لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا، تو حضرت معاویہ نے ان کی شان میں کچھ نازیبا کلمات کہے۔ اس پر حضرت سعد رضی اللہ عنہ جلال میں آ گئے اور فرمایا: آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ یہ وہ ہستی ہیں جن کے بارے میں نے رسول اللہ ﷺ کو تین خصلتیں بیان فرماتے ہوئے سنا ہے، ان میں سے ایک خصلت بھی مجھے حاصل ہوجائے تو یہ میرے لیے دنیا و مافیہا سے عزیز تر ہوگی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس کا میں مولا ہوں تو علی بھی اس کا مولا ہے۔

اس حدیث کے راوی موسیٰ کو ابنِ معین نے ثقہ قرار دیا ہے۔

۷۶۔ ابنِ ابی عاصم نے 'السنۃ' میں روایت کیا ہے کہ ہم سے ابوبکر اور ابو ربیع نے بیان کیا، دونوں نے کہا: ہمیں ابو معاویہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، انہوں نے شیبانی سے، انہوں نے عبد الرحمٰن بن سابط سے روایت کیا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے کسی حج سے واپس آئے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بابت تین خصلتیں بیان فرماتے ہوئے سنا ہے، اُن تین خصلتوں میں سے کوئی ایک اگر میرے لیے ہوتو یہ مجھے دنیا و مافیہا سے عزیز تر ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس کا میں مولا ہوں (علی بھی اس کا مولا ہے)، اور اے علی! تجھے مجھ سے ایسے ہی نسبت ہے جیسے حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی اور (خیبر کے دن فرمایا) میں یہ جھنڈا ضرور (اس شخص) کو دوں گا (جس کے ہاتھوں فتح ہوگی)۔

۷۷۔ اِسے امام ابنِ ابی شیبہ نے 'المصنف' میں روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا: ہمیں شریک

السنة، ٢/٦٠٤، الرقم/١٣٥٥، عن ابن أبي شيبة.

راجع مسند أحمد، ٥/٤١٩، الرقم/٢٣٦٠٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٤/١٧٣، الرقم/٤٠٥٣۔

بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ رِيَاحِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: بَيْنَا عَلِيٌّ جَالِسًا فِي الرَّحْبَةِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوْا: هٰذَا أَبُوْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيُّ، فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

تَقَدَّمَ أَصْلُ الْحَدِيْثِ فِي تَرْجَمَةِ عَلِيٍّ ؓ، وَأَنَّ الإِمَامَ أَحْمَدَ أَخْرَجَهُ فِي مُسْنَدِهِ، أَخْرَجَهُ جَمَاعَةٌ ثِقَاتٌ عَنْ شَرِيْكٍ.

٧٨. **أَخْرَجَهُ الذَّهَبِيُّ فِي الرِّسَالَةِ** قَالَ: وَيُرْوٰى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ طَالُوْتَ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ أَبِي عَمْرِو بْنِ الْعَلَاءِ، ثَنَا أُبَيٌّ سَمِعْتُ رِيَاحَ بْنَ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ ؓ بِهٰذَا.

٧٩. **أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي الْمُصَنَّفِ** قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي غَنِيَّةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ عَنْ بُرَيْدَةَ

٧٨: أخرجه الذهبي في رسالة طرق الحديث: من كنت مولاه فعلي مولاه/٩٨، الرقم/١١٨۔

٧٩: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٧٤، الرقم/٣٢١٣٢، والنسائي في خصائص علي ؓ/٩٩، الرقم/٨٢، وأيضًا في فضائل الصحابة/١٤، الرقم/٤٢، عن أبي داود، عن أبي نعيم۔

وأخرجه النسائي في خصائص علي ؓ/٩٩، الرقم/٨١، عن محمّد بن المثنّى، عن أبي أحمد، عن عبد الملك بن أبي غنية۔ ←

نے بیان کیا، انہوں نے حنش بن حارث، انہوں نے ریاح بن حارث سے روایت کیا: انہوں نے کہا: حضرت علی ﷺ رحبہ کے مقام پر تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی وہاں آیا جس پر سفر کے آثار تھے، اس نے کہا: **اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَوْلَايَ** (اے میرے مولا! آپ پر سلامتی ہو)۔ حضرت علی ﷺ نے پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ حضرت ابو ایوب انصاری ﷺ ہیں۔ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جس کا میں مولا ہوں اس کا علی بھی مولا ہے۔

اس حدیث کی اصل حضرت علی ﷺ کے سوانح میں گزر چکی ہے اور امام احمد نے اس کی تخریج اپنی مسند میں کی ہے۔ راویوں کی ایک ثقہ جماعت نے اسے شریک سے روایت کیا ہے۔

۷۸۔ اِسے امام ذہبی نے 'رسالة طرق الحديث: من كنت مولاه فعلي مولاه' میں روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسے عثمان بن طالوت سے روایت کیا جاتا ہے، انہوں نے کہا: ہم سے بشر بن ابی عمرو بن العلاء نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہمیں اُبی نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: میں نے ریاح بن حارث کو حضرت ابو ایوب ﷺ سے اسے روایت کرتے ہوئے سنا۔

۷۹۔ امام ابن ابی شیبہ نے اسے 'مصنف' میں روایت کیا ہے، انہوں نے کہا: ہمیں فضل بن دُکین نے بیان کیا، انہوں نے ابنِ ابی غنیّۃ سے، انہوں نے حَکَم سے، اُنہوں نے سعید بن جبیر سے، انہوں نے حضرت عبد اللہ بنِ عباس ﷺ سے، انہوں نے حضرت بریدہ ﷺ سے روایت کیا

....

وأخرجه البلاذري/٤٩، عن الحسين بن علي العجلي، عن أبي نعيم، ورواه أبو نعيم الأصفهاني في ذكر أخبار أصبهان، ١٢٩/٢، بإسناده، عن أبي نعيم الفضل بن دكين بلفظ موجز۔

وأخرجه ابن الأعرابي في معجم شيوخه/٢١٦، بإسناد آخر، عن سعيد بن جبير۔

وأخرجه الحاكم في المستدرك، ١١٩/٣، الرقم/٤٥٧٨، ـــ

ﷺ قَالَ: مَرَرْتُ مَعَ عَلِيّ إِلَى الْيَمَنِ، فَرَأَيْتُ مِنْهُ جفْوَةً، فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ذَكَرْتُ عَلِيًّا فَنَقَصْتُهُ، فَجَعَلَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَتَغَيَّرُ فَقَالَ: أَلَسْتُ أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قُلْتُ: بَلٰى، يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

٨٠. **أَخْرَجَ الطَّبَرَانِيٌّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ**، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بن عَبْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيٌّ، حَدَّثَنَا عَلِيٌّ بْنُ حَكِيْمٍ الأَوْدِيٌّ، حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ حَنَشِ بْنِ الْحَارِثِ، وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ رِيَاحِ بْنِ الْحَارِثِ، وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى الْحِمَّانِيٌّ، حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَكَمِ،

.... وقال: هذا حديث صحيح على شرط مسلم، ولم يخرجاه وأورده الذهبي في تلخيصه ووافقه عليه.

وأورده ابن كثير في البداية والنهاية، ٢٠٩/٥، عن أحمد والنسائي وقال: هذا إسناد جيّد قويّ، رجاله كلّهم ثقات، وكرّره في، ٣٣٥/٧، قائلا: قال الحاكم وغير واحد، عن سعيد بن جبير.

وأخرجه أبو بشر سمويه في الجزء الثالث من فوائده، والحافظ السلفي في المشيخة البغدادية تحت عنوان من حديث أبي محمد الجوهري، ١٩/٣، بإسناده، عن سعيد بن جبير.

وأورده البوصيري في إتحاف السادة/٥٦، قال: رواه أبو بكر ابن أبي شيبة والبزّار والنسائي في الكبرى والحاكم وصحّحه، وابن المغازلي/٣٦ بإسناده، عن أبي نعيم.

٨٠: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٧٣/٤، الرقم/٤٠٥٣، عن الحسين بن إسحاق، عن يحيى الحماني.

ہے کہ میں حضرت علی ﷛ کے ساتھ یمن کی طرف گیا، تو میں نے ان سے بے رخی محسوس کی۔ جب میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے حضرت علی ﷛ کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کی تنقیص کی، تو رسول اللہ ﷺ کا چہرۂ اقدس متغیر ہونے لگا، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں مومنوں کو ان کی جانوں سے زیادہ عزیز نہیں ہوں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں تو علی بھی اس کا مولا ہے۔

۸۰۔ **امام طبرانی نے 'المعجم الکبیر' میں بیان کیا ہے کہ** ہمیں محمد بن عبد اللہ الحضرمی نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں علی بن حکیم اَودی نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہمیں شریک نے بیان کیا، انہوں نے حنش بن حارِث سے، انہوں نے حسن بن حکم سے، انہوں نے رِیاح بن حارث سے روایت کیا۔

(امام طبرانی نے ایک اور سند اس طرح بیان کی ہے) ہمیں حسین بن اسحاق نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہمیں یحییٰ الحمانی نے بیان کیا، وہ بیان کرتے ہیں: ہمیں شریک نے بیان کیا،

عَنْ رِيَاحِ بْنِ الْحَارِثِ النَّخَعِيِّ، قَالَ: كُنَّا قُعُوْدًا مَعَ عَلِيٍّ ﷺ، فَجَاءَ رَكْبٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَيْهِمُ الْعَمَائِمُ، فَقَالُوْا: السَّلَامُ عَلَيْکَ يَا مَوْلَانَا، فَقَالَ عَلِيٌّ ﷺ: أَنَا مَوْلَاكُمْ وَأَنْتُمْ قَوْمٌ عَرَبٌ؟ قَالُوْا: نَعَمْ سَمِعْنَا النَّبِيَّ ﷺ، يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ.

قَالَ أَبُوْ أَيُّوْبَ: وَهٰذِهِ شَوَاهِدُ عَاضِدَةٌ.

٨١. **أَخْرَجَ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الْأَزْرَقِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالْجُحْفَةِ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ، وَهُوَ آخِذٌ بِعَضُدِ عَلِيٍّ، فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ أَنِّي أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوْا: بَلٰى، يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهٰذَا مَوْلَاهُ.**

٨١: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٥/١٩٥، الرقم/٥٠٧٠۔

وأخرجه الطبري، وأخرجه من طريقه أبو الحسين المبارك بن عبد الجبّار في الطيوريّات (انتخاب الحافظ السلفي) في ٥/٧١، الرقم/٤٢٠: أخبرنا أحمد بن محمّد بن مقسم المقري، حدثنا محمّد بن جرير الطبري، حدثنا محمّد بن عبيد المحاربي، حدثنا عبد الرحمن بن محمّد بن عبيد اللّٰه العزرمي، عن عبد الملك بن أبي سليمان......من قوله: إنّ رسول اللّٰه ﷺ أخذ بعضد عليّ ﷺ يوم غدير خمّ بأرض الجحفة ثم قال: يا أيها الناس۔

وعطية بن سعد العوفي من رجال البخاري في الأدب المفرد ـــــ

انہوں نے حسن بن حکم سے، انہوں نے ریاح بن حارث نخعی سے روایت کیا کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ انصار کا ایک قافلہ آیا جنہوں نے عمامے پہن رکھے تھے، اور کہا: اے ہمارے مولا! آپ پر سلامتی ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہارا کیسے مولا ہو سکتا ہوں جب کہ تم عرب قوم ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں (آپ ہی ہمارے مولا ہیں کیونکہ) ہم نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جس کا میں مولا ہوں تو علی بھی اس کا مولا ہے، اے اللہ! تو اس سے دوستی رکھ جو اس سے دوستی رکھے اور اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے۔

ابو ایوب نے کہا ہے: یہ تمام شواہد اس حدیث کو تقویت دینے والے ہیں۔

۸۱۔ امام طبرانی نے ’المعجم الکبیر‘ میں روایت کیا ہے کہ ہمیں محمد بن عبد اللہ الحضرمی نے بیان کیا، وہ بیان کرتے ہیں: ہمیں عمار بن خالد نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہمیں اسحاق بن اَزرق نے بیان کیا، انہوں نے عبد الملک بن ابی سلیمان سے، انہوں نے عطیہ سے، انہوں نے حضرت زید بن اَرقم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غدیرِ خم والے دن جحفہ کے مقام پر آئے درآنحالیکہ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کلائی پکڑی ہوئی تھی، (اس موقع پر) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! کیا تم نہیں جانتے کہ میں مومنوں کو ان کی جانوں سے بھی بڑھ کر عزیز ہوں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں تو یہ علی بھی اس کا مولا ہے۔

.... وأبي داود والترمذي وابن ماجه، وإنّما ضعّفوه لحبّه عليّا، كتب الحجاج إلى محمّد بن القاسم أن يعرضه على سب عليّ، فإن لم يفعل فاضربه أربعمائة سوط واحلق لحيته، فاستدعاه فأبى أن يسب فأمضى حكم الحجاج فيه (تهذيب التهذيب، ۲۰۱/۷) ولو كان ممن يسبّ عليّا لكان من أوثق الناس عند هؤلاء، وعلى فرض ضعفه فله متابعون كثيرون منهم: أبو الطفيل وأبو ليلى الكندي وأبو هارون العبدي وميمون أبو عبد الله وثوير بن أبي فاخته وأبو الضحى وأنيسة بنت زيد بن أرقم۔

٨٢. **أَخْرَجَهُ الطَّبَرَانِيُّ أَيْضًا فِي 'الْكَبِيْرِ** (١٩٥/٥، الرقم/٥٠٦٩)' **بِإِسْنَادٍ آخَرَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ.**

٨٣. **أَخْرَجَهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زُهَيْرٍ قَالَ: نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ، قَالَ: نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْأَجْلَحِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرٍو ذِي مُرٍّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَنْشُدُ النَّاسَ: مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، إِلَّا قَامَ، فَقَامَ اثْنَا عَشَرَ، فَشَهِدُوْا.**

وَعَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْحَافِظُ أَبُوْ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ الْكُوْفِيُّ الْأَشَجُّ، قَالَ أَبُوْ حَاتِمٍ: ثِقَةٌ، إِمَامُ أَهْلِ زَمَانِهِ، وَتُرْجِمَ لَهُ بِأَوْسَعَ مِنْ هٰذَا فِي سِيَرِ أَعْلَامِ النُّبَلَاءِ.

وَابْنُ الْأَجْلَحِ عَبْدُ اللهِ، مِنْ رِجَالِ التِّرْمِذِيِّ وَابْنِ مَاجَه، وَثَّقَهُ الذَّهَبِيُّ فِي الْكَاشِفِ/٢٧١، وَقَالَ: عَبْدُ اللهِ بْنُ الْأَجْلَحِ الْكِنْدِيُّ عَنْ أَبِيْهِ، وَمَنْصُوْرٍ، وَعَنْهُ أَبُوْ كُرَيْبٍ. وَالْأَشَجُّ، ثِقَةٌ.

وَأَبُوْهُ: اَلْأَجْلَحُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَبُوْ حُجِّيَّةَ الْكِنْدِيُّ الْكُوْفِيُّ مِنْ رِجَالِ السُّنَنِ الْأَرْبَعَةِ وَالْبُخَارِيِّ فِي الْأَدَبِ الْمُفْرَدِ، تُوُفِّيَ سَنَةَ ١٤٥هـ، قَالَ الذَّهَبِيُّ فِي الْكَاشِفِ/١٩: وَثَّقَهُ ابْنُ مَعِيْنٍ وَغَيْرُهُ وَأَوْسَعَ تَرْجَمَةً لَهُ فِي تَهْذِيْبِ الْكَمَالِ، وَأَبُوْ إِسْحَاقَ هُوَ السَّبِيْعِيُّ

٨٣: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٣٢٤/٢، الرقم/٢١٠٩، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠٦/٩۔

۸۲۔ **امام طبرانی نے 'المعجم الکبیر' میں** ایک اور سند سے عبد الملک بن ابی سلیمان کے طریق سے بھی اسے روایت کیا ہے۔

۸۳۔ **امام طبرانی نے 'المعجم الأوسط' میں روایت کیا ہے۔** انہوں نے کہا: ہمیں احمد بن زہیر نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہمیں عبد اللہ بن سعید الکندی نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہمیں عبد اللہ بن اَجلح نے بیان کیا، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابو اسحاق سے، انہوں نے عمرو ذو مر سے روایت کیا، وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتے ہوئے سنا: جس نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جس کا میں مولا ہوں علی بھی اس کا مولا ہے، وہ کھڑا ہو جائے۔ بارہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کھڑے ہوئے اور انہوں نے اس کی گواہی دی۔

اور عبد اللہ بن سعید حافظ ابو سعید الکندی الکوفی اشج، ابو حاتم نے ان کے بارے میں کہا ہے کہ یہ ثقہ اور اپنے زمانے والوں کے امام ہیں، ان کے سوانح اس سے کہیں زیادہ 'سیر أعلام النبلاء' میں بیان کیے گئے ہیں۔

ابن اجلح عبد اللہ، امام ترمذی اور ابن ماجہ کے راویوں میں سے ہیں، انہیں امام ذہبی نے **الکاشف** میں ثقہ قرار دیا ہے، اور کہا ہے: عبد اللہ بن اجلح الکندی اپنے والد سے اور منصور سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابو کریب روایت کرتے ہیں، اور اشج ثقہ راوی ہیں۔

آپ کے والد اجلح بن عبد اللہ ابو حجیہ الکندی الکوفی سنن اربعہ اور امام بخاری کے **الأدب المفرد** میں راوی ہیں، آپ نے سن ۱۴۵ھ میں وفات پائی۔ امام ذہبی نے **الکاشف** میں کہا ہے: انہیں ابن معین وغیرہ نے ثقہ قرار دیا ہے، اور حافظ مزی نے **تهذيب الكمال** میں آپ کے سوانح تفصیل سے بیان کیے ہیں، اور ابو اسحاق وہ سبیعی عمرو بن عبد اللہ

عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللهِ الْهَمَدَانِيُّ الْكُوْفِيُّ الْمُتَوَفَّى سَنَةَ ١٢٨هـ، مِنْ رِجَالِ الصِّحَاحِ السِّتَّةِ كُلِّهَا.

٨٤. **وَيُرْوٰى نَحْوُهُ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَلَّامٍ عَنِ الْأَجْلَحِ.**

٨٥. **أَخْرَجَهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ** قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْحَاقَ التُّسْتَرِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ، ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ قَرْمٍ الضَّبِّيِّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ حُبْشِيَّ بْنَ جُنَادَةَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ: اللّٰهُمَّ، مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ، وأَعِنْ مَنْ أَعَانَهُ.

٨٦. **أَخْرَجَهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ** قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زُهَيْرٍ قَالَ: نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ، قَالَ: نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْأَجْلَحِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ عُمَيْرَةَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا، يَنْشُدُ النَّاسَ: مَنْ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ؟ فَقَامَ ثَلَاثَ عَشَرَ، فَشَهِدُوْا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

٨٥: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٤/١٦، الرقم/٣٥١٤، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٠٦۔

٨٦: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٢/٣٢٤، الرقم/٢١١٠۔

الہمدانی الکوفی متوفی ۱۲۸ھ ہیں، اور آپ تمام صحاح ستہ کے راویوں میں سے ہیں۔

۸۴۔ اسی طرح کی حدیث مصعب بن سلام نے اَجلح سے بھی روایت کی ہے۔

۸۵۔ اِسے امام طبرانی نے 'المعجم الکبیر' میں روایت کیا ہے، انہوں نے کہا: ہمیں حسین بن اسحاق تستری نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں علی بن بحر نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں سلمہ بن فضل نے بیان کیا، انہوں نے سلمان بن قرم الضبی سے، انہوں نے ابو اسحاق الہمدانی سے روایت کیا کہ میں نے حبشی بن جنادہ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو غدیر خم والے دن فرماتے ہوئے سنا: اے اللہ! جس کا میں مولا ہوں علی بھی اس کا مولا ہے۔ اے اللہ! تو اس سے دوستی رکھ جو اس سے دوستی رکھے، اور اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے، اور اس کی مدد و نصرت فرما جو اس کی مدد و نصرت کرے، اور اس کی اعانت فرما جو اس کی اعانت کرے۔

۸۶۔ امام طبرانی نے اس حدیث کو 'المعجم الأوسط' میں روایت کیا ہے، انہوں نے کہا: ہمیں احمد بن زہیر نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہمیں عبد اللہ بن سعید الکندی نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہمیں عبد اللہ بن اجلح نے بیان کیا، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے طلحہ بن مصرف سے، انہوں نے عمیرہ بن سعد سے روایت کیا کہ میں نے حضرت علی ﷺ کو لوگوں کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتے ہوئے سنا، کس نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جس کا میں مولا ہوں علی بھی اس کا مولا ہے؟ تو تیرہ صحابہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں علی بھی اس کا مولا ہے۔

٨٧. أَخْرَجَهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ، قَالَ: حَدَّثنا أَبُوْ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْأَزْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي إِدْرِيْسُ بْنُ يَزِيْدَ الْأَوْدِيُّ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ.

٨٨. أَخْرَجَهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الصَّغِيْرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ يُوْسُفَ الْعَابِدُ الْأَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ طَاوُوْسٍ، عَنْ بُرَيْدَةَ بْنِ الْحُصَيْبِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

٨٧: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٢/ ٢٤، الرقم/ ١١١١ـ
وأخرجه البزّار بإسناده، عن منصور بن أبي الأسود، عن داود وإدريس، عن أبيهما، عن أبي هريرة ﷺ۔
وأخرجه الطبري عن الأخوين قال ابن كثير في البداية والنهاية، ٥/ ٢١٣، ورواه ابن جرير أيضا من حديث إدريس وداود، عن أبيهما، عن أبي هريرة ﷺ فذكره۔
وأخرجه المبارك بن عبد الجبار في الطيوريّات، ٩/ ١٦٠، بإسناده، عن أبي إدريس الأودي، عن أخيه داود بن يزيد، عن أبيهما الأودي، أخبرني أبي قال: كنت جالسا عند أبي هريرة ﷺ فجاء شاب فقال: أنشدك اللّٰه، فذكر نحوه۔

٨٨: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ١/ ١٢٩، الرقم/ ١٩١، وأبو نعيم في تاريخ أصبهان، ١/ ١٦٢، عن الطبراني بهذا الإسناد۔

۸۷۔ **امام طبرانی نے اس حدیث کو 'المعجم الأوسط' میں روایت کیا ہے،** انہوں نے کہا: ہمیں احمد نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں ابوجعفر نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں عکرمہ بن ابراہیم اَزدی نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: مجھے ادریس بن یزید اَودی نے بیان کیا، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حضرت ابوہریرہ ﷛ سے روایت کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس کا میں مولا ہوں تو علی بھی اس کا مولا ہے، اے اللہ! تو اس سے دوستی رکھ جو اس سے دوستی رکھے، اور اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے۔

۸۸۔ **امام طبرانی نے اس حدیث کو 'المعجم الصغیر' میں روایت کیا ہے،** انہوں نے کہا: ہمیں احمد بن اسماعیل بن یوسف العابد الاصبھانی نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں احمد بن فرات رازی نے بیان کیا، (وہ کہتے ہیں:) ہمیں عبد الرزاق نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں سفیان بن عیینہ نے خبر دی، انہوں نے عمرو بن دینار سے، انہوں نے طاووس سے، انہوں نے حضرت بریدہ بن حصیب سے، انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا (کہ آپ ﷺ نے فرمایا): جس کا میں مولا ہوں تو علی بھی اس کا مولا ہے۔

لَمْ يَرْوِهِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ إِلَّا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، تَفَرَّدَ بِهِ أَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ.

٨٩. أَخْرَجَ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ فِي كِتَابِ السُّنَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْغَيْلَانِيُّ، ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ، ثَنَا كَثِيْرُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَلِيٍّ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ بِحُفْرَةِ الشَّجَرَةِ بِخُمٍّ، وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عَلِيٍّ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، أَلَسْتُمْ تَشْهَدُوْنَ أَنَّ اللهَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوْا: بَلٰى، قَالَ: أَلَسْتُمْ تَشْهَدُوْنَ أَنَّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ أَوْلٰى بِكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ؟ قَالُوْا: بَلٰى. وَأَنَّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ مَوْلَاكُمْ؟ قَالُوْا: بَلٰى، قَالَ: فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ هٰذَا مَوْلَاهُ.

٩٠. أَخْرَجَ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ فِي كِتَابِ السُّنَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ، ثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ، ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِي أَبُوْ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْكِنْدِيُّ، ثَنَا زَاذَانُ، قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيًّا بِالرَّحْبَةِ، فَقَالَ: أَنْشُدُ اللهَ امْرَأً سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ لَمَا قَامَ. فَقَامَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا، فَشَهِدُوْا أَنَّهُمْ سَمِعُوْا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ، فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

٨٩: أخرجه ابن أبي عاصم في السنة، ٢/٦٠٥، الرقم/١٣٦١۔

٩٠: أخرجه ابن أبي عاصم في السنة، ٢/٦٠٧، الرقم/١٣٧٢۔

اسے سفیان بن عیینہ سے سوائے عبد الرزاق کے کسی نے روایت نہیں کیا، اور احمد بن فرات اس کے ساتھ متفرد ہوئے ہیں۔

۸۹۔ امام ابن ابی عاصم نے 'کتاب السنة' میں روایت کیا ہے کہ ہمیں سلیمان بن عبید اللہ الغیلانی نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں ابو عامر نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں کثیر بن زید نے بیان کیا، انہوں نے محمد بن عمر بن علی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حضرت علی ﷺ سے روایت کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ خم کے مقام پر ایک (اکھاڑے ہوئے) درخت کے گڑھے پر کھڑے ہوئے۔ اس وقت آپ ﷺ حضرت علی ﷺ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! کیا تم گواہی نہیں دیتے کہ اللہ تعالیٰ تمہارا رب ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: کیوں نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم گواہی نہیں دیتے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مکرم ﷺ تمہیں تمہاری جانوں سے بھی عزیز ہیں؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں، اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مکرم تمہارے مولا ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: کیوں نہیں (وہی ہمارے مولا ہیں)، آپ ﷺ نے فرمایا: پس جس کا میں مولا ہوں بے شک یہ (علی) بھی اس کا مولا ہے۔

۹۰۔ امام ابن ابی عاصم نے 'کتاب السنة' میں روایت کیا ہے کہ ہمیں عمار بن خالد نے بتایا، وہ کہتے ہیں: ہم سے اسحاق اَزرق نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں عبد الملک بن ابی سلیمان نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ مجھے ابو عبد الرحیم کندی نے بتایا، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں زاذان نے بتایا کہ میں نے حضرت علی ﷺ کو رحبہ کے مقام پر دیکھا، آپ نے فرمایا: میں اس شخص کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں جس نے غدیر خم والے دن رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہو، وہ ضرور کھڑا ہو۔ تیرہ (۱۳) صحابہ کرام ﷺ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے گواہی دی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو غدیر خم والے دن یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: جس کا میں مولا ہوں تو علی بھی اس کا مولا ہے۔

٩١. أَخْرَجَ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ فِي كِتَابِ السُّنَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ، ثَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ، قَالَ: قَامَ عَلِيٌّ عَلَى الْمِنبَرِ، فَقَالَ: أَنْشُدُ اللهَ رَجُلًا، وَلَا أَنْشُدُ إِلَّا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ، سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ، فَقَامَ سِتَّةٌ مِنْ هٰذَا الْجَانِبِ، وَسِتَّةٌ مِنْ هٰذَا الْجَانِبِ، فَقَالُوْا: نَشْهَدُ أَنَّا سَمِعْنَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

٩٢. أَخْرَجَ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ فِي كِتَابِ السُّنَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ نَشِيْطٍ، عَنْ جَمِيْلِ بْنِ عُمَارَةَ الْوَالِبِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

٩٣. أَخْرَجَ النَّسَائِيُّ فِي السُّنَنِ الْكُبْرٰى قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ

٩١: أخرجه ابن أبي عاصم في السنة، ٢/٦٠٧، الرقم/١٣٧٤ـ

٩٢: أخرجه ابن أبي عاصم في السنة، ٢/٦٠٤، الرقم/١٣٥٧، وابن كثير في البداية والنهاية، ٥/٢١٣، عن الجزء الأوّل من كتاب غدير خمّ للطبري۔

قال الذهبي: إسماعيل محلّه الصدق، قال أبو حاتم: ليس بقويّ۔ والوالبي قال البخاري: فيه نظر۔

رواه محمّد بن جرير في كتاب الغدير، عن محمّد بن عوف الطائي۔

٩٣: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، الترغيب في حب علي رضي الله عنه وذكر ــــ

۹۱۔ امام ابن ابی عاصم نے ’کتاب السنة‘ میں روایت کیا ہے کہ ہمیں محمد بن خالد نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں شریک نے بیان کیا، انہوں نے ابو اسحاق سے، انہوں نے زید بن یُثَیع سے روایت کیا کہ حضرت علی ﷺ نے منبر پر قیام فرما ہو کر فرمایا: میں اس شخص کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں، اور میں صرف اصحابِ محمد ﷺ کو ہی قسم دے رہا ہوں، جس نے حضور نبی اکرم ﷺ کو غدیر خم والے دن فرماتے ہوئے سنا ہو۔ پس چھ صحابہ کرام ﷺ اس طرف سے اور چھ اُس طرف سے اٹھے اور کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جس کا میں مولا ہوں تو اس کا علی بھی مولا ہے۔

۹۲۔ امام ابن ابی عاصم نے ’کتاب السنة‘ میں روایت کیا ہے کہ ہمیں محمد بن عوف نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہمیں عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں اسماعیل بن نشیط نے بیان کیا، انہوں نے جمیل بن عمارہ الوالبی سے، انہوں نے سالم بن عبد اللہ بن عمر سے، انہوں نے حضرت (عبد اللہ) بن عمر ﷺ سے روایت کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ آپ ﷺ حضرت علی ﷺ کا ہاتھ تھامے ہوئے تھے: جس کا میں مولا ہوں علی بھی اس کا مولا ہے۔

۹۳۔ امام نسائی نے ’السنن الکبریٰ‘ میں روایت کیا ہے کہ ہمیں حسین بن حریث نے

.... دعاء النبي ﷺ لمن أحبه ودعائه على من أبغضه، ٥/١٣٦، الرقم/٨٤٨٣، وأيضًا في خصائص علي ﷺ/١١٧، الرقم/٩٨۔

قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ فِي الرَّحْبَةِ: أَنْشُدُ بِاللهِ مَنْ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ يَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ وَلِيِّي وَأَنَا وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَمَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فَهٰذَا وَلِيُّهُ، اللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ.

قَالَ الذَّهَبِيُّ: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الشَّيْخَيْنِ سِوٰى سَعِيْدِ بْنِ وَهْبٍ، فَهُوَ مِنْ رِجَالِ مُسْلِمٍ. وَأَوْرَدَهَا ابْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الْخَصَائِصِ إِلٰى قَوْلِهٖ: وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ. ثُمَّ قَالَ: وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ. وَهٰذَا إِسْنَادٌ جَيِّدٌ.

٩٤. **أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ فِي السُّنَنِ الْكُبْرٰى** قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرٍو ذِي مُرٍّ قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيًّا بِالرَّحْبَةِ يَنْشُدُ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ: أَيُّكُمْ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ مَا قَالَ: فَقَامَ أُنَاسٌ فَشَهِدُوْا أَنَّهُمْ سَمِعُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَإِنَّ عَلِيًّا مَوْلَاهُ، اللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَأَحِبَّ مَنْ أَحَبَّهُ، وَأَبْغِضْ مَنْ أَبْغَضَهُ، وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ.

٩٤: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، الترغيب في حب علي وذكر دعاء النبي ﷺ لمن أحبه ودعائه على من أبغضه، ٥/١٣٦، الرقم/٨٤٨٤، وأيضًا في خصائص علي ؓ/١١٧، الرقم/٩٩۔

بیان کیا، انہوں نے کہا: ہمیں فضل بن موسیٰ نے بیان کیا، انہوں نے اعمش سے، انہوں نے ابو اسحاق سے، انہوں نے سعید بن وہب سے روایت کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رحبہ کے مقام پر فرمایا: میں اس شخص کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس نے غدیر خم والے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہو: بے شک اللہ تعالیٰ میرا ولی ہے اور میں مومنوں کا ولی ہوں، اور جس کا میں ولی ہوں یہ (علی) بھی اس کا ولی ہے، اے اللہ! تو اس سے دوستی رکھ جو اس سے دوستی رکھے، اور اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے، اور اس کی مدد فرما جو اس کی مدد کرے۔

امام ذہبی نے فرمایا ہے: اس حدیث کے رواۃ شیخین کے رواۃ ہیں سوائے سعید بن وہب کے، وہ صحیح مسلم کے راویوں میں سے ہیں، اور ابن کثیر نے اس روایت کو خصائص کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول تک وارد کیا ہے، پھر فرمایا ہے: اور اسی طرح اسے شعبہ نے ابو اسحاق سے روایت کیا ہے۔ یہ عمدہ سند ہے۔

۹۴۔ **امام نسائی نے 'السنن الکبریٰ' میں بیان کیا ہے** کہ ہمیں علی بن محمد بن علی نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہم سے خلف نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں اسرائیل نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہمیں ابو اسحاق نے بیان کیا، انہوں نے عمرو ذو مر سے روایت کیا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو رحبہ کے مقام پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتے ہوئے دیکھا کہ تم میں سے کس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غدیر خم والے دن گفتگو فرماتے ہوئے سنا ہے، لوگ اٹھے اور انہوں نے گواہی دی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس کا میں مولا ہوں تو یہ علی بھی اس کا مولا ہے۔ اے اللہ! تو اس سے دوستی رکھ جو اس ے دوستی رکھے، اور اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے، اور اس سے محبت کر جو اس سے محبت کرے، اور اس سے بغض رکھ جو اس سے بغض رکھے اور اس کی مدد کر جو اس کی مدد کرے۔

٩٥. أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ فِي السُّنَنِ الْكُبْرٰى قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ النَّيْسَابُوْرِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ الْأَوْدِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: أَخْبَرَنِي هَانِئُ بْنُ أَيُّوْبَ، عَنْ طَلْحَةَ الْأَيَامِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَيْرَةُ بْنُ سَعْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا وَهُوَ يَنْشُدُ فِي الرَّحْبَةِ مَنْ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ؟، فَقَامَ بِضْعَةَ عَشَرَ فَشَهِدُوْا.

وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ فِي الْبِدَايَةِ وَالنِّهَايَةِ (٢١١/٥): وَقَدْ رَوَاهُ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ هَانِيءِ بْنِ أَيُّوبَ – وَهُوَ ثِقَةٌ – عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ بِهِ.

٩٦. أَخْرَجَهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِي الْإِسْتِيْعَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا قَاسِمٌ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زُهَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَمَّادٍ الْقَنَّادُ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْأَزْدِيُّ، عَنْ مَعْرُوْفِ ابْنِ خَرَّبُوْذَ عَنْ زِيَادِ بْنِ الْمُنْذِرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيِّ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ: لَمَّا احْتُضِرَ عُمَرُ جَعَلَهَا شُورٰى بَيْنَ عَلِيٍّ، وَعُثْمَانَ، وَطَلْحَةَ، وَالزُّبَيْرِ، وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، وَسَعْدٍ، فَقَالَ لَهُمْ عَلِيٌّ: أَنْشُدُكُمُ اللهَ، هَلْ فِيْكُمْ أَحَدٌ آخٰى رَسُوْلُ اللهِ

٩٥: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، باب قول النبي ﷺ: من كنت وليه فعلي وليه، ١٣١/٥، الرقم/٨٤٧٠، وأيضًا في خصائص علي ؓ/١٠٠، الرقم/٨٥، والطبراني في المعجم الكبير، ١٩١/٥، الرقم/٥٠٥٨۔

٩٦: أخرجه ابن عبد البر في الاستيعاب، ١٠٩٨/٣-١٠٩٩۔

۹۵۔ امام نسائی نے 'السنن الکبریٰ' میں روایت کیا ہے کہ ہم سے محمد بن یحییٰ بن عبد اللہ نیشاپوری اور احمد بن عثمان بن حکیم اَودی نے بیان کیا، ان دونوں نے کہا: ہمیں عبید اللہ بن موسیٰ نے بتایا، وہ کہتے ہیں: مجھے ہانی بن ایوب نے خبر دی، انہوں نے طلحہ اَیامی سے روایت کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں عمیرہ بن سعد نے بتایا کہ انہوں نے حضرت علی ﷛ کو رحبہ کے مقام پر لوگوں کو قسم دے کر پوچھتے ہوئے سنا کہ کس نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جس کا میں مولا ہوں تو علی بھی اس کا مولا ہے؟ جواب میں دس سے زائد صحابہ کرام ﷡ کھڑے ہو گئے جنہوں نے اس بات کی گواہی دی۔

حافظ ابن کثیر نے البدایۃ والنھایۃ (۵/۲۱۱) میں کہا ہے: اس حدیث کو عبید اللہ بن موسیٰ نے ہانی بن ایوب - جو کہ ثقہ راوی ہیں - طلحہ بن مصرف کے طریق سے روایت کیا ہے۔

۹۶۔ امام ابن عبد البر نے 'الاستیعاب' میں بیان کیا ہے کہ ہمیں عبد الوارث نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہمیں قاسم نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہمیں احمد بن زہیر نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں عمرو بن حماد القناد نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں اسحاق بن ابراہیم ازدی نے بیان کیا، انہوں نے معروف ابنِ خربوذ سے ،انہوں نے زیاد بن منذر سے، انہوں نے سعید بن محمد ازدی سے، انہوں نے ابو طفیل سے روایت کیا کہ جب حضرت عمر ﷛ کا وقت وصال قریب آیا تو انہوں نے امر خلافت کے لیے مجلس شوریٰ بنائی جو حضرت علی، حضرت عثمان، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبد الرحمٰن بن عوف اور حضرت سعد بن ابی وقاص ﷡ پر مشتمل تھی۔ حضرت علی ﷛ نے ان سے کہا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم میں کوئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے علاوہ اپنے اور اس کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا ہو جب

ﷺ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ إِذْ آخٰى بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ غَيْرِي؟ قَالُوْا: اللّٰهُمَّ لا، قَالَ: وَرَوَيْنَا مِنْ وُجُوْهٍ عَنْ عَلِيٍّ ؓ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: أَنَا عَبْدُ اللهِ، وَأَخُوْ رَسُوْلِ اللهِ، لَا يَقُوْلُهَا أَحَدٌ غَيْرِي إِلَّا كَذَّابٌ. قَالَ أَبُوْ عُمَرَ: آخٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَيْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ بِمَكَّةَ، ثُمَّ آخٰى بَيْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ بِالْمَدِيْنَةِ، وَقَالَ فِي كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا لِعَلِيٍّ: أَنْتَ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، وَآخٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَ نَفْسِهِ، فَلِذٰلِکَ كَانَ هٰذَا الْقَوْلُ وَمَا أَشْبَهَ مِنْ عَلِيٍّ ؓ، وَكَانَ مَعَهُ عَلٰى حِرَاءَ حِيْنَ تَحَرَّکَ، فَقَالَ لَهُ: أُثْبُتْ حِرَاءُ فَمَا عَلَيْکَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ أَوْ شَهِيْدٌ، وَكَانَ عَلَيْهِ يَوْمَئِذٍ الْعَشَرَةُ الْمَشْهُوْدُ لَهُمْ بِالْجَنَّةِ، وَزَوَّجَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي سَنَةِ اثْنَتَيْنِ مِنَ الْهِجْرَةِ ابْنَتَهُ فَاطِمَةَ سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مَا خَلَا مَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ، وَقَالَ لَهَا: زَوْجُکِ سَيِّدٌ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، وَإِنَّهُ أَوَّلُ أَصْحَابِي إِسْلَامًا، وَأَكْثَرُهُمْ عِلْمًا، وَأَعْظَمُهُمْ حِلْمًا. قَالَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ: فَرَمَقْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ حِيْنَ اجْتَمَعَا جَعَلَ يَدْعُوْ لَهُمَا، وَلَا يُشْرِکُ فِي دُعَائِهِمَا أَحَدًا غَيْرَهُمَا، وَجَعَلَ يَدْعُوْ لَهُ كَمَا دَعَا لَهَا. وَرَوٰى بُرَيْدَةُ، وَأَبُوْ هُرَيْرَةَ، وَجَابِرٌ، وَالْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ، وَزَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ ؓ، كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَبَعْضُهُمْ لَا يَزِيْدُ عَلٰى مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

آپ ﷺ نے مسلمانوں کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا تھا؟ انہوں نے کہا: واللہ، نہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے کئی اور طرق سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے: میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور رسول اللہ ﷺ کا بھائی ہوں، اور میرے علاوہ کوئی اور شخص یہ دعویٰ نہیں کرسکتا سوائے جھوٹے شخص کے۔

ابو عمر (امام ابنِ عبد البر) کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مکہ میں مہاجرین کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا، پھر مدینہ منورہ میں انصار و مہاجرین کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا، اور ان دونوں موقعوں پر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو، اور آپ ﷺ نے اپنے اور ان کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا۔ پس اسی لیے یہ قول اور اس سے ملتے جلتے اقوال حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے تھے، اور وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جبلِ حراء پر موجود تھے جب وہ حرکت کناں ہوا، تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا: اے حراء! ٹھہر جا، کیونکہ تجھ پر سوائے نبی یا صدیق یا شہید کے اور کوئی نہیں ہے، اور اس پر اس دن عشرہ مبشرہ موجود تھے اور رسول اللہ ﷺ نے آپ کی شادی سن ۲ ہجری میں اپنی لختِ جگر اہل جنت کی خواتین کی سردار - سوائے حضرت مریم علیہا السلام کے - سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کرائی۔ اور آپ ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: تمہارا خاوند دنیا اور آخرت میں سردار ہے۔ وہ میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والا، ان سب سے زیادہ علم رکھنے والا اور ان سب سے بڑھ کر حلم والا ہے۔ حضرت اسماء بنت عمیس کہتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو بغور دیکھا کہ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اکٹھے ہوتے تو آپ ﷺ ان کے لیے دعا فرماتے، اور آپ ﷺ ان کے ساتھ دعا میں ان کے علاوہ کسی اور کو شریک نہ فرماتے اور آپ ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے ویسے ہی دعا فرماتے جیسے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے دعا فرماتے۔ حضرت بریدہ، حضرت ابو ہریرہ، حضرت جابر، حضرت براء بن عازب اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہم میں سے ہر کسی نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے غدیرِ خم والے دن فرمایا تھا: جس کا میں مولا ہوں، اس کا علی بھی مولا ہے۔ اے اللہ! تو اس سے دوستی رکھ جو اس سے دوستی رکھے، اور اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے۔ اور ان میں سے بعض 'مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ' پر مزید الفاظ کا اضافہ نہیں کرتے۔

٩٧. أَخْرَجَهُ عَبْدُ اللهِ ابْنُ عَدِيٍّ فِي الْكَامِلِ فِي ضُعَفَاءِ الرِّجَالِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بِسْطَامٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنا شَرِيْكٌ، عَنْ دَاوُدَ الْأَوْدِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ، عَن أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَال رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلاهُ.

زَادَ الْكَذَّابُوْنَ بِالْكُوْفَةِ: وَوَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ.

قَالَ الشَّيْخُ: زَادَ الْكَذَّابُوْنَ مِنْ قَوْلِ شَرِيْكٍ.

فَهٰذَا التَّفْصِيْلُ وَالْقَوْلُ مِنْ شَرِيْكٍ لَيْسَ بِصَحِيْحٍ عَنْهُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَدْ وَهَّاهُ جَمَاعَةٌ، وَهُوَ مُتَّهَمٌ فِي هٰذَا النَّقْلِ، فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ حَافِظَ الْعِرَاقِ قَدْ رَوَاهُ، عَنْ شَرِيْكٍ سِيَاقًا وَاحِدًا.

وَكَذَا رَوَاهُ مَسْرُوْقُ بْنُ الْمَرْزُبَانِ وَعَلِيُّ بْنُ حَكِيْمٍ وَالْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ شَرِيْكٍ وَقَدْ تَقَدَّمَ بِأَسَانِيْدَ قَوِيَّةٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

وَدَاوُدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ أَبِيْهِ، قَدْ حَسَّنَ لَهُ التِّرْمِذِيُّ غَيْرَ حَدِيْثٍ، وَمَا هُوَ بِالْقَوِيِّ.

٩٨. أَخْرَجَهُ الدُّوْلَابِيُّ فِي الذُّرِّيَّةِ الطَّاهِرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، حَدَّثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنِي كَثِيْرُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ

٩٧: أخرجه ابن عدي في الكامل في ضعفاء الرجال، ٣/ ٨٠۔

٩٨: أخرجه الدولابي في الذرية الطاهرة، ذكر زينب بنت فاطمة بنت رسول الله ﷺ/ ١٢١، الرقم/ ٢٣٧۔

۹۷۔ **عبد اللہ بن عدی 'الكامل في ضعفاء الرجال' میں بیان کرتے ہیں کہ** ہمیں علی بن احمد بن بسطام نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہمیں محمد بن خالد بن عبد اللہ الواسطی نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں شریک نے بیان کیا، انہوں نے داؤد اَودی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہ ﷜ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں تو علی بھی اس کا مولا ہے۔

کوفہ کے جھوٹے راویوں نے یہ اضافہ کیا ہے: اور (اے اللہ!) تو اس سے دوستی رکھ جو اس سے دوستی رکھے اور اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے۔

شیخ نے کہا ہے: 'زاد الكذابون' کے الفاظ شریک کے ہیں۔

شریک کی جانب سے یہ قول اور تفصیل صحیح نہیں ہے۔ محمد بن خالد کو ایک جماعت نے ضعیف قرار دیا ہے، اور وہ اس روایت کو نقل کرنے میں متہم ہے، جبکہ ابوبکر حافظ العراق نے اسے شریک سے ایک ہی مرتبہ روایت کیا ہے۔

اسی طرح مسروق بن مرزبان، علی بن حکیم اور اسود بن عامر نے اسے شریک سے روایت کیا، اور یہ حضور نبی اکرم ﷺ سے قوی سندوں کے ساتھ مروی ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

داود بن یزید نے اپنے والد سے روایت کیا ہے، اور امام ترمذی نے اس حدیث کے علاوہ ان سے مروی کسی اور حدیث کو حسن قرار دیا ہے اور یہ قوی راوی نہیں ہے۔

۹۸۔ **امام دولابی نے 'الذرية الطاهرة' میں بیان کیا ہے:** ہمیں ابراہیم بن مرزوق نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں ابو عامر العقدی نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: مجھے کثیر بن زید نے بیان کیا، انہوں نے محمد بن عمر بن علی سے، انہوں نے حضرت علی ﷜ سے روایت کیا کہ

بْنِ عَلِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَضَرَ الشَّجَرَةَ بِخُمٍّ قَالَ: فَخَرَجَ آخِذًا بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أَلَسْتُمْ تَشْهَدُوْنَ أَنَّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ أَوْلٰى بِكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ وَأَنَّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ مَوْلَاكُمْ؟ قَالُوْا: بَلٰى، قَالَ: فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَإِنَّ عَلِيًّا مَوْلَاهُ، أَوْ قَالَ: فَإِنَّ هٰذَا مَوْلَاهُ. إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهٖ لَمْ تَضِلُّوْا كِتَابَ اللهِ وَأَهْلَ بَيْتِي.

هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيْحٌ.

٩٩. **أَخْرَجَهُ الدُّوْلَابِيُّ فِي الْكُنٰى وَالْأَسْمَاءِ**، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَطِيَّةَ، قَالَ: أَنْبَأَ يَحْيَى بْنُ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ حَبَّةَ الْعُرَنِيِّ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، قَالَ: نَشَدَ النَّاسَ عَلِيٌّ فِي الرَّحْبَةِ فَقَامَ بِضْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا فِيْهِمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ جُبَّةٌ عَلَيْهَا أَزْرَارٌ حَضْرَمِيَّةٌ، فَشَهِدُوْا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

١٠٠. **أَخْرَجَهُ ابْنُ عُقْدَةَ**[١] **فِي كِتَابِ الْوِلَايَةِ**، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ حَمَّادٍ، ثَنَا أُبَيٌّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلٰى، عَنْ حَرْبِ بْنِ صُبَيْحٍ، عَنِ ابْنِ

٩٩: أخرجه الدولابي في الكنى والأسماء، ٣/٩٢٨، الرقم/١٦٢٣۔

١٠٠: ذكره الذهبي في رسالة طرق حديث: من كنت مولاه فعلي مولاه/١٢-١٤، الرقم/١

(١) **ابن عقدة: هو الحافظ أبو العباس أحمد بن محمّد بن سعيد بن عقدة الهمداني** الكوفي، حافظ العراق المعروف، أحفظ أهل زمانه۔ ترجم له الذهبي في سير أعلام ←

حضور نبی اکرم ﷺ خم کے مقام پر ایک درخت کے نیچے تشریف فرما ہوئے، پھر حضرت علی ﷛ کا ہاتھ پکڑ کر لوگوں کی طرف تشریف لائے اور فرمایا: اے لوگو! کیا تم گواہی نہیں دیتے کہ اللہ اور اس کا رسول تمہیں تمہاری جانوں سے بھی بڑھ کر عزیز ہیں، اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول تمہارے مولا ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں تو بے شک علی بھی اس کا مولا ہے۔ یا فرمایا: یہ (علی) بھی اس کا مولا ہے۔ بے شک میں نے تم میں وہ چیز چھوڑی ہے کہ اگر تم اس کو تھامے رکھو تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے، وہ (چیز) کتاب اللہ اور میرے اہلِ بیت ہیں۔

اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۹۹۔ امام دولابی نے 'الکنی والأسماء' میں بیان کیا ہے کہ ہمیں حسن بن علی بن عفان نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں حسن بن عطیہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں یحیٰ بن سلمہ بن کہیل نے خبر دی، انہوں نے حبہ عرنی سے، انہوں نے ابو قلابہ سے روایت کیا کہ حضرت علی ﷛ نے رَحبہ کے مقام پر لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھا تو دس سے زیادہ لوگ کھڑے ہوئے جن میں ایک ایسا شخص بھی تھا جس نے ایسا جبہ زیب تن کیا ہوا تھا جس پر حضرمی بٹن لگے ہوئے تھے۔ ان سب نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اس کا علی بھی مولا ہے۔

۱۰۰۔ ابن عقدہ نے 'کتاب الولایة' میں بیان کیا ہے: ہمیں ابراہیم بن ولید بن حماد نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں اُبی نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں یحیٰ بن یعلی نے بیان کیا،

.... النبلاء له كتاب في حديث الغدير رواه فيه عن مائة وخمس طرق كتاب الولاية. (۱)

---

(۱) الذهبي في رساله طرق حديث، على هامش/۱۲۔

أُخْتِ حَمِيْدٍ الطَّوِيْلِ[١]، عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ[٢] عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: قُلْتُ لِسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ: إِنِّي أُرِيْدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ شَيءٍ وَإِنِّي أَتَهَيَّبُكَ. قَالَ: سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ، فَإِنَّمَا أَنَا عَمُّكَ، قُلْتُ: مُقَامُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ (فِيْكُمْ)؟ قَالَ: نَعَمْ، قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالظَّهِيْرَةِ، فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ. فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ: أَمْسَيْتَ يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ، مَوْلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ[٣].

---

(١) ابن أخت حميد الطويل: هو حماد بن سلمة المحدّث المشهور.

(٢) ابن جدعان: هو علي ابن زيد بن جدعان أبو الحسن التيمي البصري أصله من مكة توفى سنة ١٣١، من رجال مسلم والأربعة، ترجم له الذهبي في الكاشف وقال عنه أحد الحفّاظ وفي تهذيب التهذيب وسير أعلام النبلاء.[١]

(٣) وقال الجزري في أسنى المطالب: هذا حديث حسن من هذا الوجه صحيح من وجوه كثيرة تواتر عن أمير المؤمنين علي، وهو متواتر أيضا عن النبي ﷺ، رواه الجمّ الغفير عن الجمّ الغفير ...... فقد ورد مرفوعاً عن أبي بكر الصديق وعمر بن الخطاب وطلحة بن عبيد الله ﷺ. فعدّد ثلاثين صحابيا، سبعة منهم من العشرة المبشرة. ثم قال: وغيرهم من الصحابة رضوان الله عليهم، وصحّ عن جماعة منهم ممن يحصل العلم بخبرهم. وثبت أيضًا أن هذا القول كان منه ﷺيوم غدير خم وذلك في خطبة خطبها النبي ﷺ في حقّه ذلك اليوم وهو الثامن عشر من ذي الحجّة سنة إحدى عشرة لما رجع ﷺ من حجّة الوداع.[٢]

---

(١) الذهبي في رساله طرق حديث، على هامش/١٢ـ

(٢) الذهبي في رسالة طرق حديث: من كنت مولاه فعلي مولاه/١٧، الرقم/٤، (على هامش)

انہوں نے حرب بن صبیح سے، انہوں نے حمید طویل کی بہن سے، انہوں نے ابنِ جدعان سے، انہوں نے ابن مسیّب سے، وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو کہا: میں آپ سے ایک چیز کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں لیکن میں آپ سے خوفزدہ ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو چاہتے ہو پوچھو، میں تمہارا چچا ہوں۔ میں نے کہا: غدیرخم والے دن رسول اللہ ﷺ تمارے درمیان قیام فرما ہوئے تھے؟ انہوں نے کہا: ہاں، رسول اللہ ﷺ دوپہر کے وقت ہمارے درمیان قیام فرما ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھام کر فرمایا: جس کا میں مولا ہوں، علی بھی اس کا مولا ہے۔ اے اللہ! تو اس سے دوستی رکھ جو اس سے دوستی رکھے، اور اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے۔ پھر حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے ابنِ ابی طالب! آپ ہر مومن اور مومنہ کے مولا بن گئے ہیں۔

١٠١. **أَخْرَجَ ابْنُ عُقْدَةَ فِي كِتَابِ الْوِلَايَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ وَهَارُوْنُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنِ الْجَرَّاحِ الْكِنْدِيِّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ: حَضَرْنَا عَلِيًّا أَنْشَدَ النَّاسَ فِي الرَّحْبَةِ، فَقَامَ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا كُلُّهُمْ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ فِيْهِمْ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ، فَشَهِدُوْا أَنَّهُمْ سَمِعُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ.**

١٠٢. **أَخْرَجَ ابْنُ عُقْدَةَ فِي كِتَابِ الْوِلَايَةِ، قَالَ: عَنِ ابْنِ شَبِيْبِ الْمَعْمَرِيِّ[(١)] وَآخَرَ، سَمِعَاهُ مِنْ خَلَفٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ زِيَادٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: نَظَرَ عَلِيٌّ فِي وُجُوْهِ النَّاسِ، فَقَالَ: إِنِّي لَأَخُوْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَوَزِيْرُهُ، وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي أَوَّلُكُمْ إِسْلَامًا وَأَنَا**

١٠١: أخرجه أبو طالب في أماليه عن الحسين بن هارون الضبي عن ابن عقدة في تيسير المطالب، وأخرجه ابن المغازلي بإسناده عن سلمة بن الفضل الأبرش۔

١٠٢: الذهبی في رسالة طرق حديث: من كنت مولاه فعلي مولاه/٢٣-٢٤، الرقم/١٢

(١) المعمري أبو علي الحسن بن علي بن شبيب توفى سنة ٢٩٥، ترجم له الذهبي في سير أعلام النبلاء، وخلف بن هشام البزّاز من رجال مسلم وأبي داود مترجم في تهذيب التهذيب، ويحيى بن العلاء ←

۱۰۱۔ ابن عقدہ نے 'کتاب الولایۃ' میں کہا ہے: ہمیں احمد بن محمد بن ابراہیم المروزی نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں محمد بن حمید نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں سلمہ بن الفضل اور ہارون بن مغیرۃ نے بیان کیا، انہوں نے جراح کندی سے، انہوں نے ابو اسحاق سے، انہوں نے عبدِ خیر سے روایت کیا کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے جب انہوں نے رَحبہ کے مقام پر لوگوں کو اللہ کی قسم دے کر پوچھا، تو بارہ آدمی کھڑے ہوئے جو سارے کے سارے اہلِ بدر میں سے تھے اور اُن میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ انہوں نے گواہی دی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غدیرِخم والے دن فرماتے ہوئے سنا: جس کا میں مولا ہوں، علی بھی اس کا مولا ہے، اے اللہ! تو اس سے دوستی رکھ جو اس سے دوستی رکھے اور اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے۔

۱۰۲۔ ابن عقدہ نے 'کتاب الولایۃ' میں بیان کیا ہے کہ ابن شبیب معمری اور کسی اور سے مروی ہے کہ دونوں نے اس حدیث کو خلف سے سنا، انہوں نے عُبادہ بن زیاد سے روایت کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں یحییٰ بن علاء نے بیان کیا، انہوں نے جعفر بن محمد سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے چہروں کو دیکھا اور فرمایا: یقیناً میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وزیر ہوں، اور یقیناً تم جانتے ہو کہ میں تم سب سے پہلے اسلام لانے والا اور تم سب سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

.........البجلي أبو سلمة الرازي من رجال أبي داود وابن ماجه، مترجم في تهذيب التهذيب، وعباد أو عبادة بن زياد بن موسى الأسدي الساجي مترجم في تهذيب التهذيب ورمز له كذا أي من رجال مسند مالك، وقال أبو داود: صدوق، فقد أدرك أبو جعفر بن عباس اثني عشر عاما، وكلاهما هاشمي من أسرة واحدة وأبناء عم يعيشان في مدينة واحدة، وفيها مسجد الرسول صلى الله عليه وآله وسلم يلتقي فيها أهل البلد والغرباء، الوافدون من الحجاج والمعتمرون وغيرهم ربما في اليوم عدّة مرات، فكيف يتحكم، بأنّ أبا جعفر لم يلق ابن عباس رضي الله عنهما۔

أَحَبُّكُمْ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَلَقَدْ رَأَيْتُمْ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ وَوَقَفْتُهُ مَعِي وَرَفْعُهُ بِيَدِي.

١٠٣. أَخْرَجَ ابْنُ عُقْدَةَ فِي كِتَابِ الْوِلَايَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ الْكِنْدِيِّ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، حَدَّثَنِي مُوْسَى بْنُ النَّضْرِ الْجُعْفِيُّ الْحِمْصِيُّ، حَدَّثَنِي أَبُوْ غَيْلَانَ سَعْدُ بْنُ طَالِبٍ، حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرٍو ذِي مُرٍّ وَزَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ، وَسَعِيْدِ بْنِ وَهْبٍ وَهَانِيءِ بْنِ هَانِيءٍ وَمَنْ لَا أُحْصِي: أَنَّ عَلِيًّا نَشَدَ النَّاسَ عِنْدَ الرَّحْبَةِ: مَنْ سَمِعَ قَوْلَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ.

١٠٤. أَخْرَجَ ابْنُ عُقْدَةَ الْحَافِظُ فِي جَمْعِ طُرُقِ هٰذَا الْحَدِيْثِ، قَالَ: ثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ يُوْسُفَ الْجُعْفِيُّ، نَا سَعِيْدُ بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، ثَنَا أُبَيٌّ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَمَرَ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ بِدَوْحَاتٍ

١٠٣: ذكره الذهبي في رسالة طرق حديث: من كنت مولاه فعلي مولاه/٣٠-٣١، الرقم/٢٤

جاء في علل الدارقطني: وسئل عن حديث سعيد بن وهب عن عليّ ؓ عن النبي ﷺ من كنت مولاه فعلي مولاه؟ فقال: حدّث به الأعمش وشعبة وإسرائيل، عن أبي إسحاق عن سعيد بن وهب عن عليّ ؓ۔

١٠٤: ذكره الذهبى في رسالة طرق حديث: من كنت مولاه فعلي مولاه/٦٥، الرقم/٦٤۔

محبوب ہوں، یقیناً تم سب نے غدیرِخم والے دن رسول اللہ ﷺ کا میرے ساتھ قیام فرما ہونا اور میرے ہاتھ کو بلند کرنا دیکھا ہے۔

۱۰۳۔ ابن عقدہ نے 'کتاب الولایۃ' میں بیان کیا ہے کہ ہمیں احمد بن محمد بن عبد الرحمٰن بن الاسود الکندی نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں جعفر بن محمد بن یحییٰ نے بیان کیا، انہوں نے کہا: مجھے موسیٰ بن نضر جعفی حمصی نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: مجھے ابوغیلان سعد بن طالب نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں ابو اسحاق نے بیان کیا، انہوں نے عمرو ذو مر، زید بن یثیع، سعید بن وہب، ہانی بن ہانی اور اتنی تعداد سے کہ مجھے ازبر نہیں ہے روایت کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رحبہ کے مقام پر لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھا کہ کس نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جس کا میں مولا ہوں علی بھی اس کا مولا ہے، اے اللہ! تو اس سے دوستی رکھ جو اس سے دوستی رکھے اور اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے۔

۱۰۴۔ حافظ ابن عقدہ نے اس حدیث کے طرق کے مجموعہ میں بیان کیا ہے کہ ہمیں فضیل بن یوسف الجعفی نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں سعید بن عثمان نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: مجھے محمد بن علی بن الحسین نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں اُبی نے بیان کیا، انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے غدیرِخم والے دن سائبان نصب کرنے کا حکم دیا وہ نصب کر

فَقُمِّمْنَ، ثُمَّ حَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. الحديث.

١٠٥. أَخْرَجَ الْقَاضِي الْمَحَامِلِيُّ فِي أَمَالِيْهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَرِيْحَةَ أَوْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ – شَكَّ شُعْبَةُ– قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

١٠٦. أَخْرَجَهُ الْحَافِظُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي حِلْيَةِ الْأَوْلِيَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ سَلْمٍ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَلِيٍّ النَّسَائِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ خَلَفٍ، ثَنَا حُسَيْنٌ الْأَشْقَرُ، ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ طَاوُوْسٍ، عَنْ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيثِ طَاوُوْسٍ، لَمْ نَكْتُبْهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

١٠٥: أخرجه القاضي المحاملي في أماليه، ١/٨٥، الرقم/٣٥۔

وفيه: قال سعيد بن جبير: وأنا سمعت مثل هذا عن ابن عباس رضي الله عنهما۔

وأخرجه أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/٥٦٩، الرقم/٩٥٩، عن محمّد بن جعفر وهو غندر وفيهما: فقال سعيد بن جبير: وأنا قد سمعت مثل هذا عن ابن عباس رضي الله عنهما، قال محمّد، أظنّه قال فكتمه، وقال محقّق فضائل الصحابة: إسناده صحيح۔

١٠٦: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٤/٢٣۔

دیے گئے۔ پھر آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کی ثنا بیان کی، پھر حضرت علی ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔

۱۰۵۔ قاضی محاملی نے اپنی 'اَمالی' میں کہا ہے: ہمیں محمد بن جعفر نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں شعبہ نے بیان کیا، انہوں نے سلمہ بن کہیل سے روایت کیا، انہوں نے ابو طفیل کو ابو سریحہ یا زید بن اَرقم ﷺ - شعبہ کو راوی میں شک ہوا ہے - سے روایت کرتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں علی بھی اس کا مولا ہے۔

۱۰۶۔ امام ابونعیم نے 'حلية الأولياء' میں بیان کیا ہے: ہمیں احمد بن جعفر بن سلم نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں عباس بن علی النسائی نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں محمد بن علی بن خلف نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں حسین اشقر نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں ابنِ عیینہ نے بیان کیا، انہوں نے عمرو بن دینار سے، انہوں نے طاوس سے، انہوں نے حضرت بریدہ ﷺ سے، انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں علی بھی اس کا مولا ہے۔

طاوس سے مروی حدیث غریب ہے، ہم نے اسے اسی طریق سے لکھا ہے۔

١٠٧. **أَخْرَجَ الْحَافِظُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي تَارِيْخِ أَصْبَهَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَزْيَدٍ، ثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرٍ ﷺ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَعِنْدَهُ أَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَلِيٍّ: اللّٰهُمَّ، وَالِ مِنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ، وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ: هٰذِهِ وَاللهِ الْفَضِيْلَةُ.**

١٠٨. **أَخْرَجَهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي تَارِيْخِ أَصْبَهَانَ بِإِسْنَادِهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُوْ أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ، ثَنَا أَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ زِيَادِ بْنِ عَجْلَانَ أَبُو الشَّيْخِ الْأَبْهَرِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ، ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ سَالِمٍ الْعَطَّارُ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، قَالَ: نَشَدَ عَلِيٌّ النَّاسَ بِالرَّحْبَةِ: مَنْ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ إِلَّا قَامَ، فَقَامَ اثْنَا عَشَرَ بَدْرِيًّا فَشَهِدُوْا أَنَّهُمْ سَمِعُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ.**

١٠٧: أخرجه أنو نعيم في تاريخ أصبهان، ٢/٣٣٨، الرقم/١٨٩٤۔

١٠٨: أخرجه أبو نعيم في تاريخ أصبهان، ٢/١٩٨، الرقم/١٤٤٩۔

وأخرجه الخطيب البغدادى في تاريخ بغداد في ترجمة يحيى بن محمد الأخباري وفيه: حدّثنا عبد اللّٰه بن سعيد الكندي أبو سعيد الأشج حدثنا العلاء بن سالم العطار، يقول: من كنت مولاه فعلي مولاه، اللّٰهم، وال من والاه وعاد من عاداه۔

←

۱۰۷۔ حافظ ابو نعیم نے 'تاریخِ اصبہان' میں بیان کیا ہے کہ ہمیں یحییٰ بن مزید نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں جریر نے بیان کیا، انہوں نے یزید بن ابی زیاد سے، انہوں نے سالم بن ابی جعد سے، انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے فرمایا: اے اللہ! تُو اُس سے دوستی رکھ جو اس سے دوستی رکھے، اور اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے، اور اس کی مدد کر جو اس کی مدد کرے، اور اس کو رسوا کر جو اسے رسوا کرے۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: بخدا! یہ بہت بڑی فضیلت ہے۔

۱۰۸۔ امام ابو نعیم نے اس حدیث کو 'تاریخِ اصبہان' میں اپنی سند کے ساتھ بیان کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں قاضی ابو احمد محمد بن احمد بن ابراہیم نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں ابوجعفر محمد بن الحسین بن ابراہیم بن زیاد بن عجلان ابو شیخ ابہری نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں عبد اللہ بن سعید الکندی نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں علاء بن سالم العطار نے بیان کیا، انہوں نے یزید بن ابی زیاد سے، انہوں نے عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رحبہ کے مقام پر لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھا کہ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جس کا میں مولا ہوں علی بھی اس کا مولا ہے، اے اللہ! تو اس سے دوستی رکھ جو اس سے دوستی رکھے، وہ کھڑا ہو جائے تو بارہ بدری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کھڑے ہوئے اور انہوں نے گواہی دی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جس کا میں مولا ہوں علی بھی اس کا مولا ہے۔ اے اللہ! تو اس سے دوستی رکھ جو اس سے دوستی رکھے، اور اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے۔

.... وكذلك أخرجه الحافظ أبو نعيم في ذكر أخبار أصبهان، ٢/١٩٨، الرقم/١٤٤٩، بإسناده عن الأشجّ به۔

لخّصه الذهبي، وأخرجه الخطيب أيضًا في المتّفق والمفترق في ترجمة العلاء بن سالم۔

١٠٩. **أَخْرَجَهُ ابْنُ عَسَاكِرَ فِي تَارِيْخِ مَدِيْنَةِ دِمَشْقَ**، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ الْقَاسِمِ زَاهِرُ بْنُ طَاهِرٍ، قَالَ: قُرِىءَ عَلٰى أَبِي عُثْمَانَ الْبُحَيْرِيِّ، أَنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ أَبِي الْعَبَّاسِ الدَّنْدَاقَانِيُّ بِهَا، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ، نَا أَحْمَدُ بْنُ رَوْحٍ الْحَافِظُ، نَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوْفِيُّ، نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِي الْحَكَمِ الثَّقَفِيُّ، نَا شَاذَانُ، نَا عِمْرَانُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

١١٠. **أَخْرَجَهُ ابْنُ عَسَاكِرَ فِي تَارِيْخِ مَدِيْنَةِ دِمَشْقَ بِإِسْنَادِهِ عَنِ الدَّارَقُطْنِيِّ**: أَنَا أَبُوْ الْقَاسِمِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ الْبَجْلِيُّ الْكُوْفِيُّ الْخَزَّازُ، نَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ كَعْبٍ، أَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبَانَ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ الطُّهَوِيِّ وَاسْمُهُ عِيْسَى بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ وَعَبْدِ الْأَعْلٰى بْنِ عَامِرٍ الثَّعْلَبِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، قَالَ: خَطَبَ النَّاسَ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فِي الرَّحْبَةِ، قَالَ: أَنْشُدُ اللهَ امْرَأً نَشْدَةَ الْإِسْلَامِ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ أَخَذَ بِيَدِي يَقُوْلُ: أَلَسْتُ أَوْلٰى بِكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ أَنْفُسِكُمْ؟ قَالُوْا: بَلٰى، يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ،

١٠٩: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٢/ ٢٣٤ـ

١١٠: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٢/ ٢٠٧-٢٠٨ـ

۱۰۹۔ امام ابنِ عساکر نے اس حدیث کو 'تاریخ مدینۃ دمشق' میں بیان کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ ہمیں ابو القاسم زاہر بن طاہر نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ابو عثمان البحیر ی کے سامنے یہ روایت پڑھی گئی، انہوں نے کہا کہ ہمیں ابو سعید احمد بن ابراہیم بن ابی العباس الدنداقانی نے اس کی خبر دی، وہ کہتے ہیں: ہمیں محمد بن عبد اللہ بن ابراہیم نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں حافظ احمد بن روح نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں احمد بن یحییٰ صوفی نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں اسماعیل بن ابی حکم الثقفی نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں شاذان نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں عمران بن مسلم نے بیان کیا، انہوں نے سہیل سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اس کا علی بھی مولا ہے۔

۱۱۰۔ امام ابنِ عساکر نے اس حدیث کو 'تاریخ مدینۃ دمشق' میں اپنی سند سے امام دارقطنی کے طریق سے روایت کیا ہے، انہوں نے کہا: ہمیں ابو القاسم حسن بن محمد بن بشر البجلی الکوفی الخزاز نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں علی بن الحسین بن عبید بن کعب نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں اسماعیل بن ابان نے بیان کیا، انہوں نے ابو داؤد طہوی سے، ان کا نام عیسیٰ بن مسلم ہے، انہوں نے عمرو بن عبد اللہ اور عبد الاعلیٰ بن عامر الثعلبی سے، انہوں نے عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت کیا کہ امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے رحبہ کے مقام پر لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: میں اس شخص کو اللہ کی قسم دے کر اسلام کے نام پر پوچھتا ہوں جس نے غدیرِ خم والے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میرا ہاتھ پکڑ کر یہ فرماتے ہوئے سنا ہو - اے مسلمانوں کے گروہ! کیا میں تمہیں تمہاری جانوں سے بڑھ کر عزیز نہیں ہوں؟ سب نے عرض کیا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں علی بھی اس کا مولا ہے۔ اے اللہ! اس سے دوستی رکھ جو علی سے دوستی رکھے، اور اس سے دشمنی رکھ جو علی سے دشمنی رکھے، اور اس کی مدد کر جو علی کی مدد کرے،

وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ إِلَّا قَامَ فَقَامَ بِضْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَشَهِدُوْا. وَكَتَمَ قَوْمٌ فَمَا فَنَوْا مِنَ الدُّنْيَا حَتّٰى عَمُوْا وَبَرِصُوْا.

١١١. **أَخْرَجَهُ ابْنُ عَسَاكِرَ فِي تَارِيْخِ مَدِيْنَةِ دِمَشْقَ**، قَالَ: أَخْبَرَنَاهُ أَبُوْ مُحَمَّدٍ هِبَةُ اللهِ بْنُ سَهْلٍ، أَنَا أَبُوْ عُثْمَانَ الْبُحَيْرِيُّ، أَنَا أَبُوْ عَمْرِو بْنُ حَمْدَانَ، أَنَا أَبُوْ الْعَبَّاسِ الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، نَا هُدْبَةُ، نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ وَأَبِي هَارُوْنَ الْعَبْدِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ﷺ قَالَ: أَقْبَلْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حَتّٰى أَتَيْنَا غَدِيْرَ خُمٍّ فَكُسِحَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ تَحْتَ شَجْرَتَيْنِ، فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ: أَلَسْتُ أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوْا: بَلٰى، قَالَ: أَلَسْتُ أَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهٖ؟ قَالُوْا: بَلٰى، وَفِي أَحَدِ الْحَدِيْثَيْنِ أَلَيْسَ أَزْوَاجِي أُمَّهَاتُكُمْ؟ قَالُوْا: بَلٰى، قَالَ: فَهٰذَا مَوْلٰى مَنْ أَنَا مَوْلَاهُ، اللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ. فَقَالَ (أَيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ): هَنِيْئًا لَكَ يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ مَوْلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ.

١١٢. **أَخْرَجَهُ الذَّهَبِيُّ فِي رِسَالَةِ طُرُقِ حَدِيْثِ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ**،

١١١: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٢/٢٢١، أورده المؤلف في تاريخ الإسلام، ٣/٦٣٣، وما بين المعقوفين منه ثم قال: ورواه عبد الرزّاق، عن معمر، عن عليّ بن زيد۔

١١٢: أخرجه الذهبي في رسالة طرق حديث من كنت مولاه فعلي مولاه/١٥-١٦، الرقم/٣۔

اور اسے رسوا کر جو علی کو رسوا کرے - وہ کھڑا ہوجائے، جواب میں دس سے زائد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کھڑے ہوئے اور گواہی دی۔ کچھ لوگوں نے یہ گواہی چھپا لی تو وہ دنیا سے اندھے اور برص زدہ ہو کر فوت ہوئے۔

۱۱۱۔ امام ابنِ عساکر نے اس حدیث کو 'تاریخ مدینۃ دمشق' میں بیان کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ ہمیں اس کے بارے میں ابو محمد ہبۃ اللہ بن سہل نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہمیں ابو عثمان البحیر ی نے بتایا، وہ کہتے ہیں: ہمیں ابو عمرو بن حمدان نے بتایا، وہ کہتے ہیں: ہمیں ہدبہ نے، وہ کہتے ہیں: ہمیں حماد بن سلمہ نے بیان کیا، انہوں نے حضرت علی بن زید اور ابو ہارون العبدی سے، انہوں نے عدی بن ثابت سے، انہوں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع کے لیے آئے یہاں تک کہ ہم غدیرِخم کے مقام پر پہنچے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے دو درختوں کے نیچے صفائی کی گئی۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کا ہاتھ تھام کر فرمایا: کیا میں مومنوں کو ان کی جانوں سے زیادہ عزیز نہیں ہوں؟ لوگوں نے عرض کیا: کیوں نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا میں ہر مومن کو اس کی جان سے زیادہ عزیز نہیں ہوں؟ لوگوں نے عرض کیا: کیوں نہیں، اور دو حدیثوں میں سے ایک میں ہے: کیا میری ازواج تمہاری مائیں نہیں ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: کیوں نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ (علی) ہر اس شخص کا مولا ہے جس کا میں مولا ہوں، اے اللہ! تو اس سے دوستی رکھ جو اس سے دوستی رکھے، اور اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے۔ اِس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن ابی طالب! آپ کو مبارک ہو کہ آپ صبح و شام ہر مومن اور مومنہ کے مولا بن گئے ہیں۔

۱۱۲۔ امام ذہبی نے اس حدیث کو 'رسالۃ طرق حدیث من کنت مولاہ فعلي مولاہ'

قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حَسَنٍ الْأَشْقَرُ، ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ سَلْمَانَ الْكِنْدِيُّ، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ نَشِيْطٍ، عَنْ جَمِيْلِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيْهِ؛ حَدَّثَنِي أَبِي: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَيُّهَا النَّاسُ، أَلَسْتُ أَوْلٰى بِكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ؟ قَالُوْا: اللّٰهُمَّ، نَعَمْ، قَالَ: يَا عَلِيُّ قُمْ، فَأَخَذَ بِيَدِهٖ فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ.

١١٣. أَخْرَجَهُ الذَّهَبِيُّ فِي رِسَالَةِ طُرُقِ حَدِيْثِ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، قَالَ: عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ الْقَطَّانُ، ثَنَا سَلَمَةُ الْأَبْرَشُ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ، عَنِ الْجَرَّاحِ الْكِنْدِيِّ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، سَمِعْتُ عَلِيًّا - بِالرَّحْبَةِ - يَنْشُدُ النَّاسَ مَنْ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ؟ قَالَ: فَقَامَ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا كُلُّهُمْ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ، فَمِنْهُمْ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ، فَشَهِدُوْا أَنَّهُمْ سَمِعُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ.

١١٤. أَخْرَجَهُ الذَّهَبِيُّ فِي الرِّسَالَةِ، قَالَ: أَخْبَرَنَاهُ الْمُسْلِمُ بْنُ عَلَانَ كِتَابَةً

١١٣: أخرجه الذهبي في رسالة طرق حديث: من كنت مولاه فعلي مولاه/١٧، الرقم/٤ـ

١١٤: أخرجه الذهبي في رسالة طرق حديث من كنت مولاه فعلي ــــ

میں بیان کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ ہمیں حسین بن حسن اشقر نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں حسین بن سلمان الکندی نے بیان کیا، انہوں نے اسماعیل بن نشیط سے، انہوں نے جمیل بن عامر سے، وہ سالم بن عبد اللہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، وہ کہتے ہیں: مجھے میرے والد نے بتایا: انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! کیا میں تمہیں تمہاری جانوں سے زیادہ عزیز نہیں ہوں؟ لوگوں نے عرض کیا: بخدا، جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی! کھڑے ہو جاؤ، پھر آپ ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا: جس کا میں مولا ہوں علی بھی اس کا مولا ہے۔ اے اللہ! تو اس سے دوستی رکھ جو اس سے دوستی رکھے اور اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے۔

۱۱۳۔ امام ذہبی نے اس حدیث کو 'رسالة طرق حديث من كنت مولاه فعلي مولاه' میں بیان کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ ہمیں علی بن بحر القطان نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں سلمہ ابرش نے بیان کیا، انہوں نے ابو جعفر رازی سے، انہوں نے جراح کندی سے، انہوں نے یزید بن ابی زیاد سے، انہوں نے عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے سے روایت کیا۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے رحبہ کے مقام پر حضرت علی ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر لوگوں سے پوچھتے ہوئے سنا کہ کس نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جس کا میں مولا ہوں علی بھی اس کا مولا ہے، اے اللہ! اس سے دوستی رکھ جو اس سے دوستی رکھے، اور اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے؟ راوی بیان کرتے ہیں: بارہ بندے کھڑے ہوئے جو سارے کے سارے اہل بدر میں سے تھے، ان میں حضرت زید بن ارقم ﷺ بھی تھے، اور انہوں نے گواہی دی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو غدیر خم والے دن فرماتے ہوئے سنا: جس کا میں مولا ہوں علی بھی اس کا مولا ہے، اے اللہ! تو اس سے دوستی رکھ جو اس سے دوستی رکھے، اور اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے۔

۱۱۴۔ امام ذہبی نے 'الرسالة' میں کہا ہے: اس حدیث کے متعلق ہمیں مسلم بن علان نے

.... مولاه/۱۸-۱۹، الرقم/٦۔

أَنْبَأَنَا أَبُو الْيَمَنِ الْكِنْدِيُّ، أَنْبَأَنَا أَبُوْ مَنْصُوْرٍ الْقَزَّازُ، أَنْبَأَنَا أَبُوْ بَكْرٍ الْخَطِيْبُ، أَنْبَأَ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ بُكَيْرٍ، أَنْبَأَ أَبُوْ عُمَرَ يَحْيَى بْنُ عُمَرَ الْأَخْبَارِيُّ فِي سَنَةِ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ وَثَلَاثِمِائَةٍ، حَدَّثَنَا أَبُوْ جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الضَّبَعِيُّ، ثنا الْأَشَجُّ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا – بِالرَّحْبَةِ – يَنْشُدُ النَّاسَ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. اللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ؟ فَقَامَ اثْنَا عَشَرَ بَدْرِيًّا فَشَهِدُوْا أَنَّهُمْ سَمِعُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ ذٰلِكَ.

١١٥. **أَخْرَجَهُ الذَّهَبِيُّ فِي الرِّسَالَةِ**، قَالَ: ثَنَا خَلَفُ بْنُ سَالِمٍ الْحَافِظُ، ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَاحِ الْمِسْمَعِيُّ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ أَنَّ عَلِيًّا ﷺ سَأَلَهُمْ يَوْمًا بِالْكُوْفَةِ: مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ كَذَا؟ فَقَامُوْا وَهُمْ اثْنَا عَشَرَ، فَشَهِدُوْا أَنَّهُمْ سَمِعُوا النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ يَقُوْلُ: اللهُ مَوْلَايَ وَأَنَا مَوْلٰى عَلِيٍّ، مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

هٰذَا إِسْنَادٌ جَيِّدٌ.

١١٥: أخرجه الذهبي في رسالة طرق حديث من كنت مولاه فعلي مولاه/٢٢، الرقم/١١۔

أبو مجلز لاحق بن حميد السدوسي البصري ترجم له ابن سعد، ٢١٦/٧، ووثّقه، وترجم له في تهذيب التهذيب، ١٧١/١١، ورمز له ع، أي من رجال الصحاح الستة كلها وقال: روى عن أبي موسى ←

لکھ کر خبر دی، وہ کہتے ہیں: ہمیں ابو یمن کندی نے بتایا، وہ کہتے ہیں: ہمیں ابو منصور قزاز نے بتایا، وہ کہتے ہیں: ہمیں ابوبکر خطیب نے بتایا، وہ کہتے ہیں: محمد بن عمر بن بکیر نے بتایا، وہ کہتے ہیں: ابو عمر یحییٰ بن عمر الاخباری نے ۳۶۳ھ میں بتایا، وہ کہتے ہیں: ہمیں ابو جعفر احمد بن محمد الضبعی نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں اَشج نے بیان کیا، انہوں نے علاء بن سالم سے، انہوں نے یزید بن ابی زیاد سے، انہوں نے عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت کیا، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے رحبہ کے مقام پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتے ہوئے سنا کہ کس نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جس کا میں مولا ہوں علی بھی اس کا مولا ہے۔ اے اللہ! اس سے دوستی رکھ جو اس سے دوستی رکھے، اور اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے؟ اِس پر بارہ بدری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کھڑے ہو کر گواہی دی کہ انہوں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔

۱۱۵۔ **امام ذہبی نے 'الرسالة' میں اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا ہے:** ہمیں حافظ خلف بن سالم نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں عبد الملک بن صباح المسمعی نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں شعبہ نے بیان کیا، انہوں نے عمارہ بن ابی حفصہ سے، انہوں نے ابومجلز سے روایت کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک دن کوفہ میں لوگوں سے پوچھا: کس نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسے فرماتے ہوئے سنا ہے؟ تو بارہ کی تعداد میں لوگ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے گواہی دی کہ انہوں نے غدیر خم والے دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا: اللہ میرا مولا ہے اور میں علی کا مولیٰ ہوں، جس کا میں مولا ہوں علی بھی اس کا مولا ہے۔

اس کی سند عمدہ ہے۔

.... الأشعري والحسن بن علي ومعاوية وعمران بن حصين رضي الله عنهم عن ابن معين مات سنة مائة أو إحدى ومائة۔ وقال ابن عبد البرّ: هو ثقة عند جميعهم۔

١١٦. أَخْرَجَهُ الذَّهَبِيُّ فِي الرِّسَالَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْبَاغَنْدِيُّ، ثَنا عُبَيْدُ اللهِ، أَنَا أَبُوْ إِسْرَائِيْلَ الْمُلَائِيُّ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَلْمَانَ الْمُؤَذِّنِ أَنَّ عَلِيًّا نَشَدَ النَّاسَ: مَنْ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ.

١١٧. أَخْرَجَهُ الذَّهَبِيُّ فِي الرِّسَالَةِ بِإِسْنَادِ مُظْلِمٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه مَرْفُوْعًا: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

١١٨. أَخْرَجَهُ الذَّهَبِيُّ فِي الرِّسَالَةِ، قَالَ: ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ فِطْرٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ وَهْبٍ وَزَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ، وَعَمْرٍو ذِي مُرٍّ أَنَّ عَلِيًّا نَشَدَ النَّاسَ فِي الرَّحْبَةِ.

١١٦: أخرجه الذهبي في رسالة طرق حديث من كنت مولاه فعلي مولاه/٢٥-٢٦، الرقم/١٤۔

أبو إسرائيل بن أبي إسحاق هو إسماعيل بن خليفة الملائي العبسي الكوفي المتوفى سنة ١٦٩، من رجال الترمذي وأبي داود، له ترجمة في تهذيب الكمال، ٣/٧٧، و أيضاً في تهذيبه، ١/٢٩٣، وأيضًا في ميزان الاعتدال، ٤/٤٩٠، قال: وعنه أبو نعيم وإسماعيل بن عمرو البجلي وجماعة، قال أبو زرعة: صدوق، وقال أحمد: يكتب حديثه، وقال مرة: هو ثقة، وقال الفلاس: ليس هو من أهل الكذب۔

١١٧: أخرجه الذهبي في رسالة طرق حديث من كنت مولاه فعلي مولاه/٢٦، الرقم/١٥۔

١١٨: أخرجه الذهبي في رسالة طرق حديث من كنت مولاه فعلي مولاه/٣٢، الرقم/٢٥۔

۱۱۶۔ امام ذہبی نے 'الرسالۃ' میں اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا ہے: ہمیں باغندی نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں ابو اسرائیل ملائی نے خبر دی، انہوں نے حَکَم سے، انہوں نے سلمان المؤذن سے روایت کیا کہ حضرت علی ؓ نے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھا کہ کس نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جس کا میں مولا ہوں علی بھی اس کا مولا ہے۔

۱۱۷۔ امام ذہبی نے 'الرسالۃ' میں سند کے ساتھ مظلم سے، انہوں نے سالم بن ابو جعد سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حضرت محمد بن ابو بکر صدیق ؓ سے، انہوں نے حضرت علی ؓ سے مرفوعاً روایت کیا: جس کا میں مولا ہوں علی بھی اس کا مولا ہے۔

۱۱۸۔ امام ذہبی نے 'الرسالۃ' میں اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا ہے: ہمیں عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا، انہوں نے فطر سے، انہوں نے ابو اسحاق سے، انہوں نے سعید بن وہب، زید بن یثیع اور عمرو ذو مِرّ سے روایت کیا کہ حضرت علی ؓ نے رحبہ کے مقام پر لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھا۔

١١٩. **أَخْرَجَهُ الذَّهَبِيُّ فِي الرِّسَالَةِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ كِتَابَةً، أَنَا حَنْبَلٌ، أَنَا ابْنُ الْحُصَيْنِ، ثَنَا ابْنُ الْمُذَهَّبِ، أَخْبَرَنَا الْقَطِيْعِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ، حَدَّثَنِي أُبَيٌّ، ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ الْمَعْنٰى قَالَا: ثَنَا فِطْرٌ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: جَمَعَ عَلِيٌّ النَّاسَ فِي الرَّحْبَةِ، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ: أَنْشُدُ اللهَ كُلَّ مَنْ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ مَا سَمِعَ لَمَا قَامَ؟ فَقَامَ ثَـلَاثُوْنَ مِنَ النَّاسِ، وَقَالَ أَبُوْ نُعَيْمٍ: فَقَامَ نَاسٌ كَثِيْرٌ فَشَهِدُوْا حِيْنَ أَخَذَهُ بِيَدِهٖ فَقَالَ لِلنَّاسِ: أَتَعْلَمُوْنَ أَنِّي أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، يَا رَسُوْلَ اللهِ. قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهٰذَا مَوْلَاهُ. اللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ. قَالَ: فَخَرَجْتُ وَكَأَنَّ فِي نَفْسِي شَيْئًا، فَلَقِيْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَقُلْتُ لَهٗ: إِنِّي سَمِعْتُ عَلِيًّا، يَقُوْلُ: كَذَا وَكَذَا؟ قَالَ: فَمَا تُنْكِرُ، قَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ ذٰلِكَ لَهٗ.**

هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

١١٩: أخرجه الذهبي في رسالة طرق حديث من كنت مولاه فعلي مولاه/٣٣-٣٥، الرقم/٢٧۔

ابن أبي عمر هو أبو الفضل سليمان بن حمزة بن أحمد بن عمر بن الشيخ أبي عمر محمّد بن قدامة المقدسي الحنبلي الدمشقي شيخ المذهب ومسند الشام المتوفى، ٧١٥هـ ۔

۱۱۹۔ امام ذہبی نے 'الرسالة' میں اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا ہے: ہمیں ابنِ ابی عمر نے لکھ کر خبر دی، انہوں نے کہا: ہمیں حنبل نے بتایا، وہ کہتے ہیں: ہمیں ابن الحصین نے بتایا، وہ کہتے ہیں: ہمیں ابن المذہب نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں قطیعی نے خبر دی، وہ کہتے ہیں: ہمیں عبد اللہ بن احمد نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: مجھے اُبی نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں حسین بن محمد اور ابونعیم المعنٰی نے بیان کیا کہ ہمیں فطر نے ابوطفیل سے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو رحبہ کے مقام پر جمع کیا، پھر انہیں کہا: میں ہر اس شخص کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس نے غدیرِخم والے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ہو جو بھی سنا ہو وہ ضرور کھڑا ہو؟ تو لوگوں میں سے تیس افراد کھڑے ہوئے، جبکہ ابونعیم نے کہا: بہت سارے لوگ کھڑے ہوئے اور انہوں نے گواہی دی کہ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور لوگوں سے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میں مومنوں کو ان کی جانوں سے بڑھ کر عزیز ہوں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اس کا یہ (علی) بھی مولا ہے۔ اے اللہ! تُو اس سے دوستی رکھ جو اس سے دوستی رکھے اور اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں وہاں سے نکلا تو گویا میرے دل میں کچھ کھٹکا تھا۔ لہٰذا میں نے حضرت زید بن اَرقم رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور ان سے پوچھا: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یوں یوں فرماتے ہوئے سنا ہے (اس کی کیا حقیقت ہے)؟ انہوں نے کہا: اس میں تعجب کی کیا بات ہے، میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کے بارے میں ایسا فرماتے ہوئے سنا ہے۔

یہ حدیث حسن ہے۔

.... والحديث في مسند أحمد، ٣٧٠/٤، وأيضًا في فضائل الصحابة، إسناده صحيح، وفي مناقب عليّ رضي الله عنه له أيضًا/٢٩٠، وأورده ابن كثير في البداية والنهاية، ٢١١/٥-٢١٢، عن أحمد، وأورده الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠٤/٩، وقال: رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح غير فطر بن خليفة وهو ثقة۔

١٢٠. أَخْرَجَهُ الذَّهَبِيُّ فِي الرِّسَالَةِ، قَالَ: أَنْبَئُوْنَا عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ الْقَاسِمِ الصَّيْدَلَانِيِّ، وَمَسْعُوْدِ بْنِ إِسْمَاعِيْلَ وَأَسْعَدَ بْنِ سَعِيْدٍ، قَالُوْا: أَخْبَرَتْنَا فَاطِمَةُ بِنْتُ عَبْدِ اللهِ، أَنَا ابْنُ رِيْذَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الطَّبَرَانِيُّ، ثنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الثَّقَفِيُّ سَنَةَ تِسْعِيْنَ وَمِائَتَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَمْرٍو الْبَجَلِيُّ، ثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ عُمَيْرَةَ بْنِ سَعْدٍ الْهَمْدَانِيِّ أَنَّهُ شَهِدَ عَلِيًّا عَلَى الْمِنْبَرِ يُنَاشِدُ الصَّحَابَةَ مَنْ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ؟ فَقَامَ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا، مِنْهُمْ أَبُوْ هُرَيْرَةَ وَأَبُوْ سَعِيْدٍ وَأَنَسٍ ﷺ، فَشَهِدُوْا أَنَّهُمْ سَمِعُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ.

١٢١. أَخْرَجَهُ الذَّهَبِيُّ فِي الرِّسَالَةِ، قَالَ: وَرَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حُمَيْدٍ الرُّؤَاسِيُّ عَن زُبَيْدٍ الْيَامِيِّ عَنْ عُمَيْرَةَ بْنِ سَعْدٍ.

١٢٢. أَخْرَجَهُ الذَّهَبِيُّ فِي الرِّسَالَةِ، قَالَ: رَوَاهُ الْأَجْلَحُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ عُمَيْرَةَ بْنِ سَعْدٍ.

١٢٠: أخرجه الذهبي في رسالة طرق حديث من كنت مولاه فعلي مولاه/٣٥-٣٧، الرقم/٢٨ـ

١٢١: أخرجه الذهبي في رسالة طرق حديث من كنت مولاه فعلي مولاه/٣٧، الرقم/٣٠ـ

١٢٢: أخرجه الذهبي في رسالة طرق حديث من كنت مولاه فعلي مولاه/٣٧، الرقم/٣١ـ

۱۲۰۔ **امام ذہبی نے 'الرسالۃ' میں اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا ہے:** انہوں نے ہمیں عبد الواحد بن قاسم الصید لانی، مسعود بن اسماعیل اور اسعد بن سعید سے بیان کیا ہے، ان سب نے کہا: ہمیں فاطمہ بنت عبد اللہ نے خبر دی، وہ کہتی ہیں: ہمیں ابن ریذہ نے بتایا، ہمیں ابو القاسم طبرانی نے بیان کیا، ہمیں احمد بن ابراہیم الثقفی نے سن دو سو نوے (۲۹۰ھ) میں بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں اسماعیل بن عمرو البجلی نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہمیں مسعر نے بیان کیا، انہوں نے طلحہ بن مصرف سے، انہوں نے عمیرہ بن سعد الہمدانی سے روایت کیا کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھا، کس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غدیرِ خم والے دن سنا؟ تو بارہ صحابہ کھڑے ہوئے جن میں حضرت ابو ہریرہ، حضرت ابو سعید اور حضرت انس رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ ان سب نے گواہی دی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جس کا میں مولا ہوں تو علی بھی اس کا مولا ہے۔ اے اللہ! تو اس سے دوستی رکھ جو اس سے دوستی رکھے اور اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے۔

۱۲۱۔ **امام ذہبی نے 'الرسالۃ' میں اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا:** اس حدیث کو عبد الرحمٰن بن حمید الرواسی نے زبید الیامی سے، انہوں نے عمیرہ بن سعد سے روایت کیا۔

۱۲۲۔ **امام ذہبی نے 'الرسالۃ' میں اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا ہے:** اسے اَجلح نے طلحہ بن مصرف سے، انہوں نے عمیرہ بن سعد سے روایت کیا۔

١٢٣. أَخْرَجَهُ الذَّهَبِيُّ فِي الرِّسَالَةِ، قَالَ: قَالَ ابْنُ جَرِيْرٍ: ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، ثَنَا كَثِيْرٌ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَلِيٍّ مُخْتَصَرًا.

١٢٤. أَخْرَجَهُ الذَّهَبِيُّ فِي الرِّسَالَةِ، قَالَ: ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوْسٰى، أَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي رَمْلَةَ أَنَّ رَكْبًا أَتَوْا عَلِيًّا، فَقَالُوْا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ. قَالَ: وَعَلَيْكُمْ، أَنّٰى أَقْبَلَ الرَّكْبُ؟ قَالُوْا: أَقْبَلَ مَوَالِيْكَ مِنْ أَرْضِ كَذَا وَكَذَا. قَالَ: أَنّٰى أَنْتُمْ مَوَالِيَّ؟ قَالُوْا: سَمِعْنَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. اللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ. فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنْشُدُ اللهَ رَجُلًا سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا قَالَ إِلَّا قَامَ؟ فَقَامَ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَشَهِدُوْا بِذٰلِكَ.

١٢٣: أخرجه الذهبي في رسالة طرق حديث من كنت مولاه فعلي مولاه/٤٠، الرقم/٣٣۔

١٢٤: أخرجه الذهبي في رسالة طرق حديث من كنت مولاه فعلي مولاه/٤٤-٤٥، الرقم/٣٨۔

هذه رواية ابن جرير الطبري عن الرمادي أحمد بن منصور البغدادي، عن عبيد الله بن موسى العبسي ترجم له الذهبي في الكاشف، ٢/٢٣٤، ورمز له ع: أي من رجال الستة كلها، ووصفه بالحافظ أحد الأعلام ...... ثقة، مات في ذي القعدة، ٢١٣ هـ ۔

ويوسف بن صهيب من رجال أبي داود والترمذي والنسائي ←

۱۲۳۔ امام ذہبی نے 'الرسالة' میں اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا ہے: ابن جریر نے بیان کیا ہے کہ ہمیں احمد بن منصور نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہمیں ابو عامر العقد ی نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہمیں کثیر نے بیان کیا، انہوں نے کہا: مجھے محمد بن عمر بن علی نے اپنے والد سے، انہوں نے حضرت علی ﷛ سے مختصراً روایت کیا۔

۱۲۴۔ امام ذہبی نے 'الرسالة' میں اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا ہے: ہمیں عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں یوسف بن صہیب نے خبر دی، انہوں نے حبیب بن یسار سے، انہوں نے ابو رَملہ سے روایت کیا کہ ایک وفد حضرت علی کے پاس آیا اور کہا: **السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته!** آپ ﷛ نے فرمایا: **وعلیکم السلام**، یہ وفد کہاں سے آیا ہے؟ انہوں نے کہا: آپ کے غلام فلاں فلاں جگہ سے آئے ہیں۔ آپ ﷛ نے فرمایا: تم میرے غلام کیسے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کو غدیر خم والے دن فرماتے ہوئے سنا: جس کا میں مولا ہوں اس کا علی بھی مولا ہے۔ اے اللہ! تو اس سے دوستی رکھ جو اس سے دوستی رکھے اور اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے۔ تو حضرت علی ﷛ نے فرمایا: میں ہر اس شخص کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں جس نے رسول اللہ ﷺ کو کچھ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہو کہ وہ کھڑا ہو جائے، جواب میں بارہ آدمی کھڑے ہوگئے اور انہوں نے اس بات کی گواہی دی۔

.... وثّقه الذهبي في الكاشف، ٢٩٩/٣، وحبيب بن يسار الكندي من رجال الترمذي والنسائي وثّقه الذهبي في الكاشف، ٢٠٤/١۔

وأبو رملة عبد الله بن أبي أمامة الأنصاري البلوي من رجال أبي داود وابن ماجه ترجم له الذهبي في الكاشف، ٧٢/٢، وقال: وثق۔

وترجم له المزّي في تهذيب الكمال، ٣١١/١٤، وقال: ذكره ابن حبان في الثقات وقال: كنيته أبو رملة۔

والحديث رواه القاضي نعمان المصري في شرح الأخبار/٢٩، عن حبيب بن يسار عن أبي رملة وفيه: كنت جالسا عند عليّ ﷛ في الرحبة إذ أقبل إلينا أربعة على نجائب ......۔

رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ عَنِ الرَّمَادِيِّ عَنْهُ، وَيُوْسُفُ وَثَّقَهُ ابْنُ مَعِيْنٍ.

١٢٥. أَخْرَجَهُ الذَّهَبِيُّ فِي الرِّسَالَةِ، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، نَا إِسْرَائِيْلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ وَهْبٍ وَعَبْدُ خَيْرٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا عَلِيًّا يَقُوْلُ: أَنْشُدُ اللهَ مَنْ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ عَلِيًّا مَوْلَاهُ.

قَالَ الرَّمَادِيُّ: حَدَّثَنَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ مَرَّةً أُخْرٰى وَزَادَ فِيْهِ: اللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ.

إِسْنَادُهُ قَوِيٌّ.

١٢٦. أَخْرَجَهُ الذَّهَبِيُّ فِي الرِّسَالَةِ، قَالَ ابْنُ جَرِيْرٍ: حَدَّثَنِي مَنْصُوْرُ بْنُ أَبِي نُوَيْرَةَ،

١٢٥: أخرجه الذهبي في رسالة طرق حديث من كنت مولاه فعلي مولاه/٤٦-٤٧، الرقم/٤٠۔

هذه رواية الطبري، قال ابن كثير في البداية والنهاية، ٥/٢١٠، ورواه ابن جرير عن أحمد بن منصور الرمادي عن عبد الرزاق وكرّره في ٧/٣٤٧، وأخرجه الحافظ ابن عساكر بإسناده عن إسماعيل بن محمّد الصفّار، عن أحمد بن منصور...... وأخرجه الحافظ أبو بكر البيهقي، عن عبد اللّٰه بن يحيى السكري، عن إسماعيل الصفّار...... وأخرجه الخطيب الخوارزمي في كتاب مناقب أمير المؤمنين ؓ /٩٥، من طريق البيهقي بإسناده عنه۔

١٢٦: أخرجه الذهبي في رسالة طرق حديث من كنت مولاه فعلي ــــ

اِسے ابن جریر نے رمادی سے اور یوسف نے روایت کیا ہے۔ یوسف کو ابن معین نے ثقہ قرار دیا ہے۔

۱۲۵۔ امام ذہبی نے 'الرسالة' میں اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا ہے: ہمیں عبد الرزاق نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں اسرائیل نے بیان کیا، انہوں نے ابو اسحاق سے روایت کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں سعید بن وہب اور عبد خیر نے بیان کیا، ان دونوں نے حضرت علی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میں ہر اس شخص کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہو: جس کا میں مولا ہوں بے شک علی بھی اس کا مولا ہے......الحدیث۔

رمادی نے کہا: ہمیں عبد الرزاق نے اس حدیث کو دوبارہ بیان کیا، اور اس میں اضافہ کیا: اے اللہ! تُو اسے دوست رکھ جو اس سے دوستی رکھے اور اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے۔

اس کی سند قوی ہے۔

۱۲۶۔ امام ذہبی نے 'الرسالة' میں اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا ہے: ابن جریر نے کہا: مجھے منصور بن ابی نویرہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں عبد المومن بن جحاف نے بیان

.... مولاه/٤٧-٤٨، الرقم/٤١ـ

هذه رواية ابن جرير الطبري، عن منصور بن أبي نويرة بضم النون ترجم له البخاري في التاريخ الكبير، ٣٤٩/٧، الرقم/١٥٠٥، وابن أبي حاتم في الجرح والتعديل، ١٧٩/٨، الرقم/٧٨٢، ولقّبه بالعلّاف وقال: أدركه أبي۔ وترجم له ابن حبّان في الثقات، ١٧٢/٩ـ

ثَنا عَبْدُ الْمُؤْمِنِ بْنُ الْجَحَّافِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ: أَنْشُدُ اللهَ مَنْ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. اَللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ. ...... الحديث.

١٢٧. أَخْرَجَهُ الذَّهَبِيُّ فِي الرِّسَالَةِ، قَالَ: ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، ثَنَا فِطْرٌ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ عَلِيٍّ ﷺ مَرْفُوْعًا: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ. إِسْنَادُهُ قَوِيٌّ.

١٢٨. أَخْرَجَهُ الذَّهَبِيُّ فِي الرِّسَالَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ طَاهِرِ ابْنُ حَمْدَانَ – فِي طُرُقِ هٰذَا الْحَدِيْثِ – أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّرْخَسِيُّ

١٢٧: أخرجه الذهبي في رسالة طرق حديث من كنت مولاه فعلي مولاه/٤٨، الرقم/٤٢۔

أخرجه ابن أبي داود السجستاني، عن إسحاق بن منصور الكوسج التميمي المروزي نزيل نيسابور المتوفى ٢٥١ هـ، من رجال البخاري ومسلم والترمذي والنسائي وابن ماجه، ثقة بالاتفاق، راجع ترجمته في تهذيب الكمال، ٤٧٤/٢۔ وإسحاق هذا رواه عن الفريابي بهذا الإسناد، والفريابي وهو محمّد بن يوسف الضبي مولاهم، من رجال الصحاح الستة كلّها، ثقة بالإجماع، راجع ترجمته في تهذيب التهذيب، ٥٣٥/٩۔ وأخرجه الحافظ ابن عساكر من طريق أبي بكر بن أبي داود السجستاني۔

١٢٨: أخرجه الذهبي في رسالة طرق حديث من كنت مولاه فعلي مولاه/٥١، الرقم/٤٧۔

کیا، انہوں نے زید بن یثیع سے روایت کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ہر اس شخص کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہو: جس کا میں مولا ہوں اس کا علی بھی مولا ہے۔ اے اللہ! تو اس سے دوستی رکھ جو اس سے دوستی رکھے اور اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے۔ ...... الحدیث۔

۱۲۷۔ امام ذہبی نے 'الرسالۃ' میں اس حدیث کو روایت کیا ہے، انہوں نے کہا: ہمیں فریابی نے بیان کیا، وہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں فطر نے بیان کیا، انہوں نے ابوطفیل سے، انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا: جس کا میں مولا ہوں اس کا علی بھی مولا ہے۔ اے اللہ! تو اس سے دوستی رکھ جو اس سے دوستی رکھے، اور اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے۔

اس کی سند قوی ہے۔

۱۲۸۔ امام ذہبی نے 'الرسالۃ' میں اس حدیث کو روایت کیا ہے، انہوں نے کہا: ہمیں ابو طاہر ابنِ حمدان نے اس حدیث کے طرق کے بارے میں بیان کیا ہے کہ ہمیں ابو العباس ابراہیم بن محمد السرخسی

بِمَرْوٍ، ثَنَا أَبُوْ لَبِيْدٍ، ثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، ثَنَا يُوْسُفُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: وَقَعَ بَيْنَ عَلِيٍّ وَبَيْنَ بَعْضِ أَهْلِهِ أَوْ أُسَامَةَ كَلَامٌ. فَقَالَ: أَلَسْتُ لَكُمْ مَوْلًى؟ فَقَالَ: بَلٰى، وَإِنْ كَرِهْنَا. فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

١٢٩. **أَخْرَجَهُ الذَّهَبِيُّ فِي الرِّسَالَةِ،** قَالَ: حَدَّثَنَا الْجِعَابِيُّ، حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْكُوْفِيُّ الْقَطَّانُ، ثَنَا أُبَيٌّ، حَدَّثَتْنِي زَيْنَبُ بِنْتُ بَسَّامٍ الصَّيْرَفِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي وَعَمِّي أَنَّهُمَا دَخَلَا عَلٰى أَبِي الطُّفَيْلِ فَقَالَا لَهُ: حَدِّثْنَا عَنْ عَلِيٍّ ﷺ، فَأَنْشَأَ يُحَدِّثُ، قَالَ: أَقْبَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ حَتّٰى نَزَلَ بِمَوْضِعٍ يُدْعٰى خُمٌّ. فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَإِنَّ عَلِيًّا مَوْلَاهُ. اللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ.

١٣٠. **أَخْرَجَهُ الذَّهَبِيُّ فِي الرِّسَالَةِ،** قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُنَيْنِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ مُسْلِمٍ الْمُلَائِيِّ، عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: قُلْتُ لِسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ﷺ: مَا خَلَّفَكَ عَنْ عَلِيٍّ؟ أَشَيْءٌ رَأَيْتَهُ أَوْ شَيْءٌ سَمِعْتَهُ؟ قَالَ: أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ مِنْ

١٢٩: أخرجه الذهبي في رسالة طرق حديث من كنت مولاه فعلي مولاه/١/٥١، الرقم/٤٨۔

١٣٠: أخرجه الذهبي في رسالة طرق حديث من كنت مولاه فعلي مولاه/٥٤، الرقم/٥٠۔

←

نے مرو میں خبر دی، وہ کہتے ہیں: ہمیں ابو لبید نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں سوید بن سعید نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں عثمان بن عبد الرحمٰن نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں یوسف نے حسن سے بیان کیا، انہوں نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ اور آپ کے کسی اہل بیت یا حضرت اسامہ کے درمیان کوئی بات ہوئی، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہارا مولا نہیں ہوں؟ اس نے کہا: کیوں نہیں اگرچہ ہمیں ناپسند ہی کیوں نہ ہو (پھر بھی آپ ہمارے مولا ہیں)۔ یہ بات حضور نبی اکرم ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اس کا علی بھی مولا ہے۔

۱۲۹۔ امام ذہبی نے 'الرسالة' میں اس حدیث کو روایت کیا ہے، انہوں نے کہا: ہمیں جعابی نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں اسحاق بن محمد بن زیاد الکوفی القطان نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں اُبی نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: مجھے زینب بنتِ بسام الصیرفی نے بیان کیا، وہ کہتی ہیں: مجھے میرے والد اور چچا نے بیان کیا کہ وہ دونوں ابو طفیل کے پاس گئے اور اسے کہا: ہمیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کچھ بتائیں، وہ بتانا شروع ہو گئے۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع سے واپس تشریف لائے یہاں تک کہ ایک ایسی جگہ پڑاؤ کیا جسے خم کہا جاتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں تو بے شک یہ علی بھی اس کا مولا ہے۔ اے اللہ! تو اس سے دوستی رکھ جو اس سے دوستی رکھے اور اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے۔

۱۳۰۔ امام ذہبی نے 'الرسالة' میں اس حدیث کو روایت کیا ہے، انہوں نے کہا: ہمیں محمد بن الحسین الحُنینی نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں احمد بن المفضل نے بیان کیا، انہوں نے یحییٰ بن سلمہ بن کُہیل سے، انہوں نے مسلم الملائی سے، انہوں نے خیثمہ بن عبد الرحمٰن سے روایت کیا، انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ساتھ دینے سے کس شے نے پیچھے رکھا؟ کیا کوئی ایسی چیز ہے جسے آپ نے دیکھا یا کوئی ایسی

.... الحنيني: بضم الحاء وفتح النون، أبو جعفر محمد بن الحسين بن موسى بن أبي الحنّين الحنيني الكوفي، ترجم له المؤلف في العبر، ۵۸/۲، قال: وكان ثقة، وترجم له في سير أعلام النبلاء، ۲۴۳/۱۳، وقال: وثّقه الدار قطني وغيره۔

رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ثَـلَاثًا لِأَنْ تَكُوْنَ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ. الحديث. ثُمَّ قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

١٣١. **أَخْرَجَهُ الذَّهَبِيُّ فِي الرِّسَالَةِ**، قَالَ: ثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، ثَنَا الْخُرَيْبِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَدِمَ مُعَاوِيَةُ مَكَّةَ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ سَعْدٌ، فَأَجْلَسَهُ مَعَهُ عَلَى السَّرِيْرِ، ثُمَّ قَالَ لِأَهْلِ الشَّامِ: هٰذَا صَدِيْقٌ لِعَلِيٍّ! فَقَالُوْا: مَنْ عَلِيٌّ؟ فَبَكٰى سَعْدٌ، فَقَالَ: مَا يُبْكِيْكَ؟ قَالَ: تَذْكُرُ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَلَا أَقْدِرُ أَنْ أُغَيِّرَ، وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ حِيْنَ أَرَادَ الْمَسِيْرَ إِلٰى تَبُوْكَ أَوْ غَيْرِهِ وَخَلَفَهُ عَلِيٌّ. فَقَالَ: أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي. وَقَالَ: لَأَدْفَعَنَّ الرَّايَةَ إِلٰى رَجُلٍ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُوْلُهُ يَفْتَحُ اللهُ عَلٰى يَدَيْهِ، فَاسْتَشْرَفَ لَهَا أَصْحَابُهُ، فَدَفَعَهَا إِلٰى عَلِيٍّ. وَكَانَ عَلِيٌّ فِي غَزَاةٍ، فَأَتٰى بُرَيْدَةُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ عَلِيًّا فَعَلَ كَذَا وَكَذَا! فَقَالَ: يَا بُرَيْدَةُ، أَحَقٌّ مَا تَقُوْلُ أَمْ مِنْ مَوْجِدَةٍ؟ قَالَ: مِنْ مَوْجِدَةٍ. قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

١٣١: أخرجه الذهبي في رسالة طرق حديث من كنت مولاه فعلي مولاه/ ٦٠-٦١، الرقم/ ٥٦.

چیز ہے جسے آپ نے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے تو رسول اللہ ﷺ سے (ان کے بارے میں) تین چیزیں ایسی سن رکھی ہیں کہ ان میں کسی ایک کا میرے پاس ہونا مجھے دنیا و ما فیھا سے عزیز تر ہے ...... الحدیث۔ پھر کہا: غدیرِ خم والے دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: جس کا میں مولا ہوں علی بھی اس کا مولا ہے۔

۱۳۱۔ امام ذہبی نے 'الرسالة' میں اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا ہے: ہمیں نصر بن علی الجہضمی نے بیان کیا ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں خریبی نے بیان کیا، انہوں نے عبد الواحد بن ایمن سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا کہ حضرت معاویہ مکہ تشریف لائے تو حضرت سعد انہیں ملنے آئے۔ حضرت معاویہ نے انہیں اپنے ساتھ مسند پر بٹھایا، پھر اہل شام کو کہا: یہ (حضرت) علی کا دوست ہے! لوگوں نے کہا: کون علی؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ (یہ سن کر) رو پڑے، حضرت معاویہ نے کہا: آپ کو کس چیز نے رُلا دیا؟ انہوں نے کہا: آپ حضور نبی اکرم ﷺ کے مہاجرین صحابہ میں سے ایک شخص کا ذکر کر رہے ہیں (اور یہ لوگ انہیں جانتے تک نہیں)، میں (ان کے فضائل و مناقب میں) ردّ و بدل کی طاقت نہیں رکھتا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے جب آپ ﷺ تبوک یا کسی اور جگہ کی طرف جانے کے ارادے سے نکلے اور حضرت علی آپ کے جانشین کے طور پر مدینہ میں رہے۔ تو آپ ﷺ نے (ان سے) فرمایا: تم میرے لیے ایسے ہی ہو جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے حضرت ہارون علیہ السلام تھے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ اور آپ ﷺ نے (غزوہ خیبر کے موقع پر) فرمایا: میں یہ جھنڈا ضرور بالضرور اس شخص کو دوں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اس سے محبت کرتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں فتح عطا کرے گا، تو آپ ﷺ کے صحابہ نگاہیں اٹھا اٹھا کر اس جھنڈے کو دیکھتے رہے (کہ یہ جھنڈا کس خوش نصیب کو عطا ہوتا ہے) تو آپ ﷺ نے وہ جھنڈا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک جنگ میں شریک تھے، تو حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ آئے اور کہا: یا رسول اللہ! حضرت علی نے یوں کیا ہے! آپ ﷺ نے فرمایا: اے بریدہ! کیا یہ حق بات ہے جو تو کہہ رہا ہے یا محض غصہ اور خفگی کا اظہار ہے؟ انہوں نے عرض کیا: غصہ اور خفگی کا اظہار ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں تو علی بھی اس کا مولا ہے۔

١٣٢. **أَخْرَجَهُ الذَّهَبِيُّ فِي الرِّسَالَةِ، قَالَ: وَيُرْوٰى عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ مُصْعَبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ......**

١٣٣. **أَخْرَجَهُ الذَّهَبِيُّ فِي الرِّسَالَةِ، قَالَ: وَيُرْوٰى عَنْ حُصَيْنِ بْنِ مُخَارِقٍ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ يَعْقُوْبَ التَّيْمِيِّ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ.**

١٣٤. **أَخْرَجَهُ الذَّهَبِيُّ فِي الرِّسَالَةِ، قَالَ: وَيُرْوٰى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَجِيْحٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ رَبِيْعَةَ الْجُرَشِيِّ أَنَّ سَعْدًا...... الْخَبَرَ.**

١٣٥. **أَخْرَجَهُ الذَّهَبِيُّ فِي الرِّسَالَةِ، قَالَ: وَيُرْوٰى عَنْ مُوْسَى الْجُهَنِيِّ، عَنْ مُصْعَبٍ، نَحْوُهُ.**

١٣٢: أخرجه الذهبي في رسالة طرق حديث من كنت مولاه فعلي مولاه/٦١، الرقم/٥٧ـ

١٣٣: أخرجه الذهبي في رسالة طرق حديث من كنت مولاه فعلي مولاه/٦٢، الرقم/٥٨ـ

في الأصل: أبي حنّان، والصحيح ما أثبتناه وهو يحيى بن سعيد بن حيّان أبو حيّان التيمي الكوفي من تيم الرباب من رجال الصحاح الستة كلّها توفى ١٤٥ هـ، راجع تهذيب التهذيب، ١١/٢١٤ـ

١٣٤: أخرجه الذهبي في رسالة طرق حديث من كنت مولاه فعلي مولاه/٦٢، الرقم/٥٩ـ

١٣٥: أخرجه الذهبي في رسالة طرق حديث من كنت مولاه فعلي مولاه/٦٢، الرقم/٦٠ـ

۱۳۲۔ امام ذہبی نے ’الرسالۃ‘ میں اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا ہے: یہ حدیث حکم بن عتیبہ سے مصعب اور ان کے والد کے طریق سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں......

۱۳۳۔ امام ذہبی نے ’الرسالۃ‘ میں اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا ہے: حصین بن مخارق سے مروی ہے، انہوں نے ابو حیان تیمی سے، انہوں نے مجمع بن یعقوب تیمی سے، انہوں نے مصعب بن سعد سے روایت کیا۔

۱۳۴۔ امام ذہبی نے ’الرسالۃ‘ میں اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا ہے: عبد اللہ بن ابی نجیح، وہ اپنے والد سے، وہ ربیعہ جرشی سے روایت کرتے ہیں کہ سعد ...... آگے پوری حدیث ہے۔

۱۳۵۔ امام ذہبی نے ’الرسالۃ‘ میں کہا ہے کہ موسیٰ جہنی سے، مصعب کے طریق سے اسی طرح کی حدیث مروی ہے۔

١٣٦. أَخْرَجَهُ الذَّهَبِيُّ فِي الرِّسَالَةِ، قَالَ: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيْرٍ الطَّبَرِيُّ فِي الْمُجَلَّدِ الثَّانِي مِنْ كِتَابِ غَدِيْرِ خُمٍّ لَهُ، وَأَظُنُّهُ بِمِثْلِ جَمْعِ هٰذَا الْكِتَابِ نُسِبَ إِلَى التَّشَيُّعِ. فَقَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ، ثَنَا زَافِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا إِسْرَائِيْلُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ شَرِيْكٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ: قُلْتُ لِسَعْدٍ: هَلْ شَهِدْتَ لِعَلِيٍّ مَنْقَبَةً؟ قَالَ: شَهِدْتُ لَهُ أَرْبَعَ مَنَاقِبَ، لَأَنْ تَكُوْنَ لِي إِحْدَاهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا – وَذَكَرَ الرَّايَةَ، وَبَعْثَهُ بِبَرَاءَةٍ، وَسَدَّ الْأَبْوَابِ غَيْرَ بَابِهٖ – قَالَ: وَرَأَيْتُ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَرَفَعَهَا حَتّٰى نَظَرْنَا إِلٰى بَيَاضِ إِبْطِهِمَا فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

وَالْخَامِسَةُ، خَلَّفَهُ فِي غَزَاةِ تَبُوْكَ، فَقَالَتْ قُرَيْشٌ: اسْتَثْقَلَهُ! فَجَاءَ فَقَالَ: إِنِّي خَارِجٌ مَعَكَ! زَعَمَتْ قُرَيْشٌ إِنَّكَ اسْتَثْقَلْتَنِي! فَقَالَ: هَلْ مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا لَهُ حَامَّةٌ مِنْ أَهْلِهٖ؟ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى.

قُلْتُ: ابْنُ حُمَيْدٍ وَاهٍ، وَزَافِرٌ مُخْتَلَفٌ فِيْهِ، وَالْحَدِيْثُ لَهُ عِلَّةٌ.

١٣٦: أخرجه الذهبي في رسالة طرق حديث من كنت مولاه فعلي مولاه/٦٢، الرقم/٦١۔

۱۳۶۔ امام ذہبی نے 'الرسالۃ' میں اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا ہے: محمد بن جریر طبری نے اپنی کتاب 'غدیرِ خم' کی دوسری جلد میں کہا ہے، میرے خیال میں انہیں اس کتاب کے لکھنے کی وجہ سے تشیع کی طرف منسوب کیا گیا، انہوں نے کہا: مجھے محمد بن حمید رازی نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں زافر بن سلیمان نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں اسرائیل نے بیان کیا، انہوں نے عبد اللہ بن شریک سے، انہوں نے حارث بن ثعلبہ سے روایت کیا کہ میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو کہا: کیا آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کسی منقبت کو جانتے ہیں؟ انہوں نے کہا: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چار مناقب جانتا ہوں۔ ان میں سے مجھے اگر ایک بھی مل جائے تو وہ مجھے دنیا و مافیہا سے محبوب ہے۔ پھر انہوں نے ان کو جھنڈے کا عطا ہونا، اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آپ رضی اللہ عنہ کو براءت کے ساتھ بھیجنا، اور مسجد نبوی کے اندر کھلنے والے ان کے دروازے کے علاوہ تمام دروازوں کے بند کیے جانے، کا ذکر کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے غدیرِ خم والے دن دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور اسے بلند کیا یہاں تک کہ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اس کا علی بھی مولا ہے۔

اور پانچویں فضیلت یہ کہ غزوہ تبوک میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں پیچھے (مدینہ طیبہ میں اپنا نائب) چھوڑا تو قریش نے کہا: محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے علی کو بوجھ جانا، اسی لیے پیچھے چھوڑ دیا! (یہ سن کر) حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میں بھی آپ کے ساتھ چلوں گا۔ قریش کو یہ گمان ہے کہ آپ نے مجھے بوجھ سمجھا ہے! تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ایک بھی ایسا ہے جس کے گھر کے چند خاص افراد نہ ہوں؟ اے علی! تمہاری میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کو موسیٰ سے تھی۔

میں کہتا ہوں: ابنِ حمید کمزور راوی ہے اور زافر مختلف فیہ ہے، اور اس حدیث میں ایک علت بھی ہے۔

١٣٧. **أَخْرَجَهُ الذَّهَبِيُّ فِي الرِّسَالَةِ، قَالَ: قَالَ ابْنُ جَرِيْرٍ: ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ، أَنَا إِسْرَائِيْلُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَرِيْكٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَقِيْتُ سَعْدًا، فَذَكَرَ نَحْوًا مِنْهُ ابْنُ شَرِيْكٍ وَإِنْ كَانَ مِنْ جُنْدِ الْمُخْتَارِ فَقَدْ تَابَ، وَثَّقَهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَعِيْنٍ.**

١٣٨. **أَخْرَجَهُ الذَّهَبِيُّ فِي الرِّسَالَةِ، قَالَ: أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، ثَنَا**

١٣٧: أخرجه الذهبي في رسالة طرق حديث من كنت مولاه فعلي مولاه/٦٣، الرقم/٦٢۔

١٣٨: أخرجه الذهبي في رسالة طرق حديث من كنت مولاه فعلي مولاه/٦٦، الرقم/٦٥۔

أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٥/١٣٠، الرقم/٨٤٦٤، وقال ابن كثير في البداية والنهاية، ٥/٢٠٩: وقد روى النسائي في سننه، عن محمّد بن المثنّى، عن يحيى بن حمّاد، عن أبي معاوية، عن الأعمش ...... وقال: قال شيخنا أبو عبد اللّٰه الذهبي: وهذا حديث صحيح۔

وكرّره ابن كثير في ٥/٢١٢، وقال: وقد تقدّم۔

وأخرجه النسائي في خصائص عليّ/٩٦، الرقم/٧٩، وأيضًا في فضائل الصحابة/٤٥، عن محمّد بن المثنّى ...... وخرجه محقّقه على مصادر منها المختارة للضياء المقدسي۔

وأخرجه ابن أبي عاصم في السنة، ٢/٦٤٤، الرقم/١٥٥٥، حدّثنا أبو مسعود الرازي، حدّثنا زيد بن عوف، حدّثنا أبو عوانة ...... وفيه: أحدهما أكبر من الآخر، وفيه: ما كان في الركاب (أحد) إلّا قد ←

۱۳۷۔ امام ذہبی نے 'الرسالۃ' میں اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ ابن جریر نے کہا: ہمیں سلیمان بن عبد الجبار نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں علی بن قادِم نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں اسرائیل نے خبر دی، انہوں نے عبد اللہ بن شریک سے، انہوں نے حارث بن مالک سے روایت کیا کہ میں حضرت سعد ﷛ سے ملا۔ اسی طرح کی حدیث ان سے ابن شریک نے روایت کی ہے، اگر وہ مختار کے لشکر میں سے تھے تو انہوں نے توبہ کر لی تھی۔ امام احمد بن حنبل اور ابن معین نے ابنِ شریک کو ثقہ قرار دیا ہے۔

۱۳۸۔ امام ذہبی نے 'الرسالۃ' میں اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا ہے: ابو عوانہ نے

.... سمعه بأذنيه ورآه بعينيه، قال الأعمش: فحدّثنا عطية، عن أبي سعيد ﷛ بمثله۔

وأخرجه ابن أبي عاصم أيضًا، ٢/٦٠٦، الرقم/١٣٦٥، عن أبي موسى، عن يحيى بن حمّاد موجزا۔

وأخرجه البلاذري/٤٨، والبزّار (كشف الأستار، ٢٥٣٩) بإسنادهما، عن أبي عوانة۔

وأخرجه الحاكم في المستدرك على الصحيحين وقال: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين۔

وأورده الذهبي في تلخيص المستدرك ساكتا عليه۔

وأخرجه الطبراني في الكبير، ١٦٦/٥، الرقم/٤٩٦٩، بإسناده، عن أبي عوانة وسعيد بن عبد الكريم بن سليط الحنفي، عن الأعمش باختلاف يسير، وبرقم /٤٩٧٠، بطريقين، عن شريك، عن الأعمش ......۔

وأخرجه الحاكم في المستدرك،١٠٩/٣، بإسنادين، عن أبي عوانة ...... وفي آخره: وذكر الحديث بطوله۔ ثم قال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه بطوله۔

حَبِيْبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ﷺ قَالَ: لَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ حَجَّةِ الْوَدَا عِ، وَنَزَلَ غَدِيْرَ خُمٍّ، أَمَرَ بِدَوْحَاتٍ فَقُمِّمْنَ، ثُمَّ قَالَ: كَأَنِّي دُعِيْتُ فَأَجَبْتُ، إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ: كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي. فَانْظُرُوْا كَيْفَ تَخْلُفُوْنِي فِيْهِمَا، فَإِنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ. ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ مَوْلَايَ وَأَنَا وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهٰذَا وَلِيُّهُ، اللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ. فَقُلْتُ لِزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ: سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقَالَ: مَا كَانَ فِي الدَّوْحَاتِ أَحَدٌ إِلَّا رَآهُ بِعَيْنَيْهِ وَسَمِعَهُ بِأُذُنَيْهِ.

هٰذَا إِسْنَادٌ قَوِيٌّ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ.

١٣٩. **أَخْرَجَهُ الذَّهَبِيُّ فِي الرِّسَالَةِ،** قَالَ: ثَنَا أَبُوْ إِسْرَائِيْلَ الْمُلَائِيُّ، ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ بِنَحْوِهِ. هٰذِهِ رِوَايَةُ عُبَيْدِ بْنِ إِسْحَاقَ الضَّبِّيِّ، عَنِ الْمُلَائِيِّ.

١٤٠. **أَخْرَجَهُ الذَّهَبِيُّ فِي الرِّسَالَةِ،** قَالَ: قَالَ ابْنُ جَرِيْرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ،

١٣٩: أخرجه الذهبي في رسالة طرق حديث من كنت مولاه فعلي مولاه/٦٧، الرقم/٦٨ـ

١٤٠: أخرجه الذهبي في رسالة طرق حديث من كنت مولاه فعلي ـــ

اعمش سے روایت کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں حبیب بن ابی ثابت نے بیان کیا، انہوں نے ابو طفیل سے، انہوں نے حضرت زید بن ارقم ﷛ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب حجۃ الوداع سے واپس ہوئے تو غدیرِ خم کے مقام پر پڑاؤ ڈالا۔ آپ ﷺ نے خیمے نصب کرنے کا حکم دیا، پھر فرمایا: گویا کہ مجھے بلاوا آ گیا ہے اور میں نے اس پر لبیک کہہ دیا ہے (اپنے وصال مبارک کا اشارہ فرمایا)۔ میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں: کتاب اللہ اور میری عترت، میرے اہلِ بیت۔ پس تم دیکھو کہ تم ان دونوں کے باب میں میرے کیسے جانشین بنتے ہو۔ یقیناً یہ دونوں اس وقت تک جدا نہیں ہوں گے جب تک میرے پاس حوض کوثر پر نہ آ جائیں۔ پھر فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ میرا مولا ہے اور میں ہر مومن کا ولی ہوں۔ پھر حضرت علی ﷛ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: جس کا میں مولا ہوں تو یہ (علی) بھی اس کا مولا ہے، اے اللہ! تو اس سے دوستی رکھ جو اس سے دوستی رکھے، اور اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے۔ (راوی کہتے ہیں:) میں نے حضرت زید بن ارقم ﷛ سے کہا: آپ نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: (غدیرِ خم کے مقام پر نصب کیے گئے) ان خیموں میں کوئی فرد بشر ایسا نہیں تھا جس نے اسے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سنا نہ ہو۔

اس کی سند قوی ہے۔ اسے امام نسائی نے بھی روایت کیا ہے۔

۱۳۹۔ امام ذہبی نے 'الرسالۃ' میں اس حدیث کو روایت کیا ہے، انہوں نے کہا: ہمیں ابو اسرائیل الملائی نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں حَکَم بن عتیبہ نے بیان کیا، انہوں نے ابو سلمہ سے، انہوں نے حضرت زید بن ارقم ﷛ سے اسی طرح کی حدیث روایت کی ہے۔ عبید بن اسحاق الضبی کی یہ روایت الملائی کے طریق سے مروی ہے۔

۱۴۰۔ امام ذہبی نے 'الرسالۃ' میں اس حدیث کو روایت کیا ہے، انہوں نے کہا کہ ابنِ جریر طبری نے بیان کیا: ہمیں محمد بن خلف نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: مجھے عبد الرحمٰن بن صالح نے

.... مولاہ/ ۷۰، الرقم/ ۷۲۔

حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ صَالِحٍ، ثَنَا مُوْسَى بْنُ عُثْمَانَ الْحَضْرَمِيُّ، ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَا: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ، وَنَحْنُ نَرْفَعُ غُصْنَ الشَّجَرَةِ، عَنْ رَأْسِهٖ. فَقَالَ: إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لِي وَلَا لِأَهْلِ بَيْتِي، لَعَنَ اللّٰهُ مَنِ ادَّعٰى إِلٰى غَيْرِ أَبِيْهِ، الْحَدِيْثُ إِلٰى أَنْ قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

١٤١. أَخْرَجَهُ الذَّهَبِيُّ فِي الرِّسَالَةِ قَالَ: ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، ثَنَا كَامِلٌ أَبُو الْعَلَاءِ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ يَحْيٰى بْنِ جَعْدَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

١٤١: أخرجه الذهبي في رسالة طرق حديث من كنت مولاه فعلي مولاه/٧٠، الرقم/٧٣۔

أخرجه الطبري، عن أحمد بن حازم، عن أبي نعيم كما في تاريخ ابن كثير (البداية والنهاية)، ٥/٢١٢۔

وأخرجه ابن أبي عاصم في السنة، ٢/٦٠٥-٦٠٦، الرقم/١٣٦٤، عن ابن أبي شيبة، عن أبي نعيم الفضل بن دكين بالإسناد واللفظ، وليس فيه يحيى بن جعدة بل يرويه حبيب، عن زيد مباشرة، وقد تقدّم برقم/٦٥ من الرسالة من رواية حبيب بن أبي ثابت، عن أبي الطفيل، عن زيد بن أرقم ﷺ وهذا أيضًا أخرجه ابن أبي عاصم برقم/١٣٦٥۔

والحديث أورده المؤلف في تاريخ الإسلام في ترجمة أمير المؤمنين، ٦/١٩٦-١٩٧، من طبعة القدسي وص/٦٣٢، من طبعة دار الكتاب العربي۔

بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں موسیٰ بن عثمان الحضرمی نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں ابو اسحاق نے حضرت براء اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہما کے طریق سے بیان کیا، ان دونوں نے کہا: ہم غدیر خم والے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے، اور ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سرِ انور سے درخت کی (جھکی ہوئی) شاخیں ہٹا رہے تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صدقہ نہ میرے لیے اور نہ ہی میرے اہل بیت کے لیے حلال ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے جو خود کو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کرے۔ یہاں تک کہ فرمایا: جس کا میں مولا ہوں علی بھی اس کا مولا ہے۔

۱۴۱۔ امام ذہبی نے 'الرسالۃ' میں اس حدیث کو روایت کیا ہے، انہوں نے کہا: ہمیں ابو نعیم نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں کامل ابو العلاء نے بیان کیا، انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے، انہوں نے یحییٰ بن جعدہ سے، انہوں نے حضرت زید ابن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (غدیرِ خم والے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کو) فرمایا: جس کا میں مولا ہوں علی بھی اس کا مولا ہے۔

....

وأخرجه البخاري في التاريخ الكبير، ٧/٤٤٢، في ترجمة كامل بن العلاء الكوفي، نا عبيد العطّار، نا كامل قال: أخبرني حبيب بن أبي ثابت، عن يحيى بن جعدة، عن زيد بن أرقم رضي الله عنه قال: قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم: ما بعث الله نبيا إلّا عاش نصف ما عاش النبي الذي كان قبله، رواه إلى هنا إيجازًا إلى حديثه هذا وحذف الباقي۔

هذا إسناد حسن قويّ، فإنّ كاملا وثّقه ابن معين، وقال النسائي: ليس بقويّ۔

١٤٢. أَخْرَجَهُ الذَّهَبِيُّ فِي الرِّسَالَةِ، قَالَ: ثَنَا يَحيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ، ثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَابِسٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاوِيَةُ، فَنَزَلَ النُّخَيْلَةَ، فَدَخَلَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ الْمَسْجِدَ بِالْكُوْفَةِ، فَكَانَ يَقُصُّ عَلَى النَّاسِ وَيُذَكِّرُهُمْ! فَقَامَ إِلَيْهِ شَابٌّ فَقَالَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، نَشَدْتُكَ بِاللّٰهِ أَنْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لِعَلِيٍّ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ؟ قَالَ: اللّٰهُمَّ، نَعَمْ.

١٤٣. أَخْرَجَهُ الذَّهَبِيُّ فِي الرِّسَالَةِ، قَالَ: ثَنَا الْحَافِظُ أَبُو الْعَبَّاسِ ابْنُ عُقْدَةَ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحيَى بْنِ زَكَرِيَّا، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ، ثَنَا إِسْرَائِيْلُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

١٤٢: أخرجه الذهبي في رسالة طرق حديث من كنت مولاه فعلي مولاه/٧٩، الرقم/٨٤۔

علي بن عابس الأسدي من رجال الترمذي، وقد تابعه شريك وغيره۔

١٤٣: أخرجه الذهبي في رسالة طرق حديث من كنت مولاه فعلي مولاه/٨٢-٨٣، الرقم/٨٨۔

وأخرجه ابن أبي عاصم في السنّة، ٢/٦٠٦، الرقم/١٣٦٦، بإسناد آخر، عن أبي سعيد ﷺ۔

وأخرجه البخاري في التاريخ الكبير، ٤/١٩٣، الرقم/٢٤٥٨، حدّثني يوسف بن راشد، نا عليّ بن قادم الخزاعي ......، عن سهم بن ←

۱۴۲۔ امام ذہبی نے 'الرسالۃ' میں اس حدیث کو روایت کیا ہے، انہوں نے کہا: ہمیں یحییٰ بن عثمان بن صالح نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں اَصبغ بن الفرج نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں علی بن عابس نے بیان کیا، انہوں نے داود بن یزید سے، انہوں نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا کہ حضرت معاویہ ﷛ ہمارے پاس آئے اور ایک کھجوروں والی جگہ ٹھہرے اور حضرت ابوہریرہ ﷛ کوفہ میں ایک مسجد میں داخل ہوئے، اور آپ ﷛ لوگوں کو قصے سناتے اور نصیحت فرماتے تھے۔ ایک نوجوان آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور کہا: اے ابو ہریرہ! میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت علی ﷛ سے فرماتے ہوئے سنا ہے: جس کا میں مولا ہوں تو علی بھی اس کا مولا ہے، اے اللہ! تو اس سے دوستی رکھ جو اس سے دوستی رکھے اور اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے؟ تو آپ ﷛ نے فرمایا: ہاں میں نے سنا ہے۔

۱۴۳۔ امام ذہبی نے 'الرسالۃ' میں اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا ہے: ہمیں حافظ ابو العباس ابنِ عقدہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں احمد بن یحییٰ بن زکریا نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں علی بن قادِم نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں اسرائیل نے بیان کیا، انہوں نے عبد اللہ

.... حصين الأسدي: قدمت مكة أنا وعبد الله ابن علقمة قال ابن شريك: وكان ابن علقمة سبّابا لعليّ فقلت: هل لك في هذا يعني أبا سعيد الخدري ﷛؟

فقلت: هل سمعت لعليّ منقبة، قال: نعم فإذا أحدثتك فسل المهاجرين والأنصار وقريشا۔

قام النبي ﷺ يوم غدير خمّ فَبَلَغَ فقال: ألست أولى بالمؤمنين من أنفسهم؟

ادن يا علي، فدنا، فرفع يده ورفع النبي ﷺ يده حتى نظرت إلى بياض إبطيه فقال: من كنت مولاه فعليّ مولاه، سمعته أذناي (ووعاه قلبي)۔

شَرِيْكٍ، عَنْ سَهْمِ بْنِ حُصَيْنٍ الْأَسَدِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِي ﵁ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ؛ قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

سَهْمٌ مَذْكُوْرٌ فِي الثِّقَاتِ لِابْنِ حِبَّانَ.

١٤٤. **أَخْرَجَهُ الذَّهَبِيُّ فِي الرِّسَالَةِ،** قَالَ: أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ وَهَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ وَغَيْرُهُمْ قَالُوْا: ثَنَا الْمُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ، عَنْ جَابِرٍ ﵁ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِالْجُحْفَةِ بِغَدِيْرِ خُمٍّ إِذْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَرَفَعَهَا فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ. قُلْتُ: أَنْشُدُكَ بِاللهِ أَكَانَ ثَمَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ؟ قَالَ: اللّٰهُمَّ، لَا.

هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

١٤٤: أخرجه الذهبي في رسالة طرق حديث من كنت مولاه فعلي مولاه/٨٣-٨٤، الرقم/٨٩، وأورده ابن كثير في البداية والنهاية، ٥/٢١٣، عن المطلب بن زياد ...... ثم قال: قال شيخنا الذهبي: هذا حديث حسن وقد رواه ابن لهيعة، عن بكر بن سوادة وغيره، عن أبي سلمة بن عبد الرحمن، عن جابر بنحوه، انتهى۔

أقول: يظهر من ابن كثير أنّه أورد هذا كلّه من هذا الموضع، وهذا مما يدلّ على أنّ هذه الرسالة من تأليف الذهبي جزما۔

وأخرج الذهبي، عن جابر ﵁ بلفظ آخر في سير أعلام النبلاء، ٨/٢٩٧، وأيضًا في معجم شيوخه، ٢/٢٣٤۔

بن شریک سے، انہوں نے سہم بن حصین الاسدی سے، انہوں نے حضرت ابو سعید خدری ﷛ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے غدیرِ خم والے دن فرمایا: جس کا میں مولا ہوں علی بھی اس کا مولا ہے، ایسا آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا۔

سہم راوی ابن حبان کی 'الثقات' میں مذکور ہے۔

۱۴۴۔ **امام ذہبی نے 'الرسالة' میں اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا ہے:** ابو بکر بن ابی شیبہ، سوید بن سعید اور ہارون بن اسحاق و دیگر نے کہا ہے: ہمیں مطلب بن زیاد نے بیان کیا، انہوں نے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے، انہوں نے حضرت جابر ﷛ سے روایت کیا کہ ہم جحفہ میں غدیرِ خم کے مقام پر تھے، جب رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور حضرت علی ﷛ کا ہاتھ پکڑ کے بلند کر کے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اس کا علی بھی مولا ہے۔ اے اللہ! تو اس سے دوستی رکھ جو اس سے دوستی رکھے اور اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے۔ میں نے کہا: میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں: کیا وہاں ابوبکر و عمر ﷠ بھی تھے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں۔

یہ حدیث حسن ہے۔

١٤٥. **أَخْرَجَهُ الذَّهَبِيُّ فِي الرِّسَالَةِ، قَالَ: ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ وَغَيْرِهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جَابِرٍ ﵁ بِنَحْوِهِ مِنْهُ.**

١٤٦. **أَخْرَجَهُ الذَّهَبِيُّ فِي الرِّسَالَةِ، قَالَ: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ الطُّوْسِيُّ، ثنَا أَبُوْ دَاوُدَ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بَلْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﵄ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ: أَنْتَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي.**

سَمِعَهُ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْأَنْمَاطِيُّ مِنْهُ.

١٤٧. **أَخْرَجَهُ الذَّهَبِيُّ فِي الرِّسَالَةِ، قَالَ: وَرَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ وَحْدَهُ.**

١٤٥: أخرجه الذهبي في رسالة طرق حديث من كنت مولاه فعلي مولاه/٨٤، الرقم/٩٠۔

وأخرجه ابن المغازلي/٣٧، بإسناده، عن ابن لهيعة، عن أبي هبيرة وبكر بن سوادة، عن قبيصة بن ذؤيب وأبي سلمة بن عبد الرحمن، عن جابر ﵁۔

وأخرجه أبو يعلى، ومن طريقه ابن عساكر، ٥٦٢، كما رواه ابن المغازلي۔

١٤٦: أخرجه الذهبي في رسالة طرق حديث من كنت مولاه فعلي مولاه/٨٥، الرقم/٩٢۔

١٤٧: أخرجه الذهبي في رسالة طرق حديث من كنت مولاه فعلي مولاه/٨٨، الرقم/٩٦۔

قال البلاذري/٤٦: حدّثنا إسحاق، حدّثنا عبد الرزّاق۔

۱۴۵۔ امام ذہبی نے 'الرسالۃ' میں اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا ہے: ہمیں ابن لہیعہ نے بیان کیا، انہوں نے بکر بن سوادہ اور دیگر سے، انہوں ے ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن سے، انہوں نے حضرت جابر ﷺ سے اس سے ملتی جلتی حدیث روایت کی۔

۱۴۶۔ امام ذہبی نے 'الرسالۃ' میں اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا ہے: ہمیں علی بن مسلم طوسی نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں ابو داود نے بیان کیا، انہوں نے ابوعوانہ سے، انہوں نے ابوبلج سے، انہوں نے عمرو بن میمون سے، انہوں نے حضرت (عبد اللہ) بن عباس ﷺ سے روایت کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی ﷺ سے فرمایا: تم میرے (وصال کے) بعد ہر مومن کے ولی ہو۔

ان سے اس حدیث کو ابراہیم بن اسحاق انماطی نے سنا ہے۔

۱۴۷۔ امام ذہبی نے 'الرسالۃ' میں اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسے امام عبد الرزاق نے معمر سے اور انہوں صرف ابن جدعان سے روایت کیا ہے۔

١٤٨. **أَخْرَجَهُ الذَّهَبِيُّ فِي الرِّسَالَةِ**، قَالَ: وَيُرْوٰى، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنِ الْبَرَاءِ ﵁ أَنَّهُ فِي مَنْ شَهِدَ بَيْنَ يَدَي عَلِيٍّ بِذٰلِكَ.

١٤٩. **أَخْرَجَهُ الذَّهَبِيُّ فِي الرِّسَالَةِ**، قَالَ: أَنْبَأَنِي أَبُو الذَّكَاءِ عَبْدُ الْمُنْعِمِ بْنُ يَحْيَى الْخَطِيْبُ فِي كِتَابِهٖ، أَنَا ابْنُ مُلَاعِبٍ، أَنَا الْأَرْمَوِيُّ، أَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْعَلَوِيُّ، أَنْبَأَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُعْفِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ هَارُوْنَ، ثَنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ، أَنَا ابْنُ الْأَجْلَحِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ طَلْحَةَ هُوَ ابْنُ مُصَرِّفٍ، عَنْ عُمَيْرَةَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَنْشُدُ النَّاسَ مَنْ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ إِلَّا قَامَ فَشَهِدَ؟ فَقَامَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَشَهِدُوْا.

١٥٠. **أَخْرَجَهُ الذَّهَبِيُّ فِي الرِّسَالَةِ**، قَالَ: عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَاحِ، نَا شُعْبَةُ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ أَنَّ عَلِيًّا سَأَلَهُمْ يَوْمًا بِالْكُوْفَةِ فَقَامَ اثْنَا عَشَرَ فَشَهِدُوْا أَنَّهُمْ سَمِعُوا النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ:

١٤٨: أخرجه الذهبي في رسالة طرق حديث من كنت مولاه فعلي مولاه/٨٨، الرقم/٩٩۔

١٤٩: أخرجه الذهبي في رسالة طرق حديث من كنت مولاه فعلي مولاه/٩٤، الرقم/١٠٩۔

١٥٠: أخرجه الذهبي في رسالة طرق حديث من كنت مولاه فعلي مولاه/٩٥، الرقم/١١١۔

۱۴۸۔ **امام ذہبی نے ’الرسالة‘ میں اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا ہے:** اس حدیث کو یزید بن زیاد سے بھی روایت کیا جاتا ہے، انہوں نے عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے، انہوں نے حضرت براء ﷜ سے، کیونکہ وہ ان لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے حضرت علی ﷜ کے سامنے اس کی گواہی دی تھی۔

۱۴۹۔ **امام ذہبی نے ’الرسالة‘ میں اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا ہے:** مجھے ابو الذکاء عبد المنعم بن یحییٰ الخطیب نے اپنی کتاب میں بتایا، وہ کہتے ہیں: ہمیں ابنِ ملاعب نے بتایا، وہ کہتے ہیں: ہمیں اَرموی نے بتایا، وہ کہتے ہیں: ہمیں یحییٰ بن محمد بن حسن علوی نے بتایا، ہمیں محمد بن عبد اللہ الجعفی نے خبر دی، ہمیں علی بن محمد ہارون نے بتایا، وہ بیان کرتے ہیں: ہمیں ابوسعید اَشج نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں ابنِ اَجلح نے بیان کیا، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے طلحہ ابن مصرف سے، انہوں نے عمیرہ بن سعد سے روایت کیا کہ میں نے حضرت علی ﷜ کو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتے ہوئے سنا کہ جس نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہو: جس کا میں مولا ہوں اس کا علی بھی مولا ہے۔ وہ کھڑا ہو جائے، تو اٹھارہ آدمیوں نے کھڑے ہو کر گواہی دی۔

۱۵۰۔ **امام ذہبی نے ’الرسالة‘ میں اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا ہے:** عبد الملک بن صباح نے کہا کہ ہمیں شعبہ نے بیان کیا، انہوں نے عمارہ بن ابی حفصہ سے، انہوں نے ابو مجلز سے روایت کیا کہ حضرت علی ﷜ نے کوفہ میں ایک دن لوگوں سے پوچھا تو بارہ لوگ کھڑے ہوئے اور گواہی دی کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو غدیرِ خم والے دن فرماتے ہوئے سنا:

اللهُ مَوْلَايَ وَأَنَا مَوْلَى عَلِيٍّ، فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

عَبْدُ الْمَلِكِ صَدُوْقٌ.

١٥١. **أَخْرَجَهُ الذَّهَبِيُّ فِي الرِّسَالَةِ، قَالَ: قَالَ هَارُوْنُ بْنُ مَلُوْلٌ، نَا بَكَّارُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعْبَةَ، ثنا أُبَيٌّ، حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ وَائِلِ الْأَعْنَقُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، عَنْ أَبِيْهِ مَرْفُوْعًا: أُوْصِي مَنْ آمَنَ بِي وَصَدَّقَنِي بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ، فَمَنْ وَالَاهُ فَقَدْ تَوَلَّانِي وَمَنْ تَوَلَّانِي فَقَدْ تَوَلَّى اللهَ.**

١٥٢. **أَخْرَجَهُ الذَّهَبِيُّ فِي الرِّسَالَةِ، قَالَ: وَرَوَاهُ ابْنُ عُقْدَةَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى الصُّوْفِيِّ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ وَيَعْقُوْبَ بْنِ يُوْسُفَ بْنِ زِيَادٍ قَالُوْا: ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، فَذَكَرَهُ فِي مُسْنَدِ ابْنِ عُمَرَ.**

١٥١: أخرجه الذهبي في رسالة طرق حديث من كنت مولاه فعلي مولاه/٩٥، الرقم/١١٢۔

قال المزّي في تهذيب الكمال في الكنى في ترجمة أبي الخطاب: وروى له أبو العباس ابن عقدة حديثا آخر في كتاب الموالاة، عن الحسن بن عبد الرحمن بن محمّد الأزدي، عن أبيه، عن عليّ بن عابس، عن عمرو بن عمير أبي الخطّاب الهجري، عن زيد بن وهب الهجري، عن أبي نوح الحميري عن عمّار بن ياسر ﵄ قال: سمعت رسول اللّٰه ﷺ يوم غدير خمّ يقول: من كنت مولاه فعليّ مولاه، اللّٰهم، وال من والاه وعاد من عاداه۔

١٥٢: أخرجه الذهبي في رسالة طرق حديث من كنت مولاه فعلي مولاه/٩١، الرقم/١٠٦۔

اللہ میرا مولا ہے اور میں علی کا مولا ہوں، پس جس کا میں مولا ہوں علی بھی اس کا مولا ہے۔

راوی عبد الملک صدوق (بہت زیادہ سچ بولنے والے) ہیں۔

۱۵۱۔ امام ذہبی نے 'الرسالۃ' میں اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا ہے: ہارون بن ملول نے کہا: ہمیں بکار بن محمد بن شعبہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں اُبی نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: مجھے بکر بن عبد الملک بن وائل الاعنق نے بیان کیا، انہوں نے محمد بن عمار بن یاسر سے، انہوں نے اپنے والد سے مرفوعاً روایت کیا کہ (حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) میں ولایتِ علی کی ہر اس شخص کو وصیت کرتا ہوں جو مجھ پر ایمان لایا اور میری تصدیق کی۔ سو جس نے اس کو دوست رکھا اس نے میرے ساتھ تعلقِ محبت رکھا اور جس نے میرے ساتھ تعلق محبت رکھا تو اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلقِ محبت رکھا۔

۱۵۲۔ امام ذہبی نے 'الرسالۃ' میں اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا ہے: اس کو ابن عقدہ نے احمد بن یحییٰ صوفی، حسن بن علی بن عفان اور یعقوب بن یوسف بن زیاد سے روایت کیا ہے، انہوں نے کہا کہ ہمیں عبید اللہ نے بیان کیا، اور اسے مسند ابن عمر میں ذکر کیا ہے۔

١٥٣. **أَخْرَجَهُ الذَّهَبِيُّ فِي الرِّسَالَةِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ قُدَامَةَ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ عَسَاكِرَ وَجَمَاعَةٌ قَالُوْا: أَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَنَا هِبَةُ اللهِ، أَنَا ابْنُ غَيْلَانَ، أَنَا أَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا أَبُوْ إِسْرَائِيْلَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ﷺ أَنَّ عَلِيًّا نَشَدَ النَّاسَ: مَنْ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ؟ فَقَامَ سِتَّةَ عَشَرَ رَجُلًا فَشَهِدُوْا بِذٰلِكَ وَكُنْتُ فِيْهِمْ.**

أَبُو سُلَيْمَانَ صَدُوْقٌ.

١٥٣: أخرجه الذهبي في رسالة طرق حديث من كنت مولاه فعلي مولاه/٩٢، الرقم/١٠٧۔

وأخرجه ابن المغازلي/٣٣، بإسناده، عن الحماني، عن الملائي وفيه: وكنت أنا ممّن كتم فذهب بصري۔

وأخرجه أبو المعالي محمّد بن علي العلوي في عيون الأخبار/٢٥، أخبرنا أبو علي ابن شاذان، أنبأ أبو عمرو عثمان بن أحمد السماك، ثنا الحسن بن سلام، ثنا عبيد اللّٰه ابن موسى ...... وفيه: وكنت أنا في من كتم، قال أبو إسرائيل: فبلغني أنّه دعا عليه فذهب بصره۔

←

۱۵۳۔ امام ذہبی نے 'الرسالة' میں اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا ہے: ہمیں ابن قدامہ، فاطمہ بنتِ عساکر اور لوگوں کی ایک جماعت نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں عمر بن محمد نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں ہبۃ اللہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں ابن غیلان نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں ابوبکر شافعی نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں محمد بن سلیمان نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہمیں عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا، ہمیں ابو اسرائیل نے بیان کیا، انہوں نے حَکَم سے، انہوں نے ابو سلیمان موذن سے، انہوں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو قسم دے کر پوچھا کہ کس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جس کا میں مولا ہوں تو علی بھی اس کا مولا ہے۔ اے اللہ! تو اس سے دوستی رکھ جو اس سے دوستی رکھے، اور اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے؟ یہ سن کر سولہ آدمی کھڑے ہوئے اور انہوں نے اس بات کی گواہی دی اور میں ان سولہ آدمیوں میں شامل تھا۔

ابوسلیمان صدوق (بہت زیادہ سچ بولنے والے) ہیں۔

.... موجود في الجزء الثاني من الفوائد الغيلانيات، مخطوطة الظاهرية في المجموع/٤٩، وفي الجزء الثاني من أمالي هبة الله بن الحصين، مخطوطة الظاهرية في المجموع/٩٨، وقال: هذا حديث حسن صحيح المتن وإسناده عال۔

وأخرجه أحمد في المسند، ٥/٣٧٠، عن أسود بن عامر، عن أبي إسرائيل۔

وأخرجه الحافظ ابن عساكر/٥٠٠، عن شيخه هبة الله بن الحصين۔

نَقْدُ ابْنُ تَيْمِيَّةَ عَلىٰ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَجَوَابُهُ

قَالَ ابْنُ تَيْمِيَّةَ فِي مِنْهَاجِهِ مَا نَصُّهُ: لٰكِنْ حَدِيْثُ الْمُوَالَاةِ قَدْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ فِي مُسْنَدِهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. وَأَمَّا الزِّيَادَةُ وَهِيَ قَوْلُهُ: اللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ الخ. فَلا رَيْبَ أَنَّهُ كَذِبٌ.

ثُمَّ قَالَ: وَأَمَّا قَوْلُهُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. فَلَيْسَ هُوَ فِي الصِّحَاحِ لٰكِنْ هُوَ مِمَّا رَوَاهُ الْعُلَمَاءُ، وَتَنَازَعَ النَّاسُ فِي صِحَّتِهِ.[١]

وَقَالَ فِيْهِ أَيْضًا: أَنَّ هٰذَا اللَّفْظَ وَهُوَ قَوْلُهُ: اَللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ، وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ. كَذِبٌ بِاتِّفَاقِ أَهْلِ الْمَعْرِفَةِ بِالْحَدِيْثِ.[٢]

(١) ابن تيمية في منهاج السنة النبوية، ٧/٣١٩۔

(٢) ابن تيمية في منهاج السنة النبوية، ٧/٥٥، ٣١٣-٣١٤۔

﴿'حدیثِ ولایتِ علی ﷺ' پر علامہ ابن تیمیہ کی نقد و جرح اور اس کا ردّ﴾

علامہ ابنِ تیمیہ نے منہاج السنة میں بیان کیا ہے: حدیث موالاۃ کو امام ترمذی نے اور احمد بن حنبل نے اپنی 'مسند' میں حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: 'جس کا میں مولا ہوں، اس کا علی مولا ہے'۔ اس پر کوئی طعن نہیں۔ البتہ اس میں اضافہ یعنی آپ ﷺ کا یہ فرمان کہ: 'اے اللہ! تو اسے دوست رکھ جو علی کو دوست رکھے، اور اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے'۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ جھوٹ ہے۔

رہا آپ ﷺ کا یہ فرمان مبارک: 'جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے'، تو یہ صحاح میں نہیں ہے بلکہ ان احادیث میں سے ہے جنہیں دیگر علماء نے روایت کیا ہے اور ان کی صحت میں لوگوں کا باہمی اختلاف رہا ہے۔

اس بارے میں علامہ ابن تیمیہ نے یہ بھی کہا ہے: آپ ﷺ کا یہ فرمان - 'اے اللہ! تو اس سے دوستی رکھ جو اِس (علی) سے دوستی رکھے، اور اس سے دشمنی رکھ جو اس (علی) سے دشمنی رکھے، اور اس کی مدد کر جو اس کی مدد کرے، اور اس کو رسوا کر جو اس کو رسوا کرے' - جھوٹی روایت ہے۔ اس پر حدیث کی معرفت رکھنے والوں کا اتفاق ہے۔

فَصْلٌ فِي مِائَةٍ وَثَـلاثَةٍ وَخَمْسِيْنَ طَرِيْقًا لِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَأَكْثَرُهَا صِحَاحٌ أَوْ حِسَانٌ

فَأَقُوْلُ: هٰذَا خَطأٌ مِنِ ابْنِ تَيْمِيَّةَ حَيْثُ زَعَمَ: 'أَنَّ الشَّطْرَ الْأَوَّلَ لِلْحَدِيْثِ لَيْسَ فِي الصِّحَاحِ.' بَلْ هُوَ مِمَّا رَوَاهُ الْعُلَمَاءُ وَتَنَازَعَ النَّاسُ فِي صِحَّتِهِ، **فَالْجَوَابُ**: بَلْ هٰذَا الْقِسْمُ مِنَ الْحَدِيْثِ مُتَوَاتِرٌ. أَخْرَجَهُ الْحَافِظُ ابْنُ عُقْدَةَ فِي كِتَابِهِ 'الْوِلَايَةِ وَالْمُوَالَاةِ' عَنْ خَمْسَةٍ وَسَبْعِيْنَ مِنَ الصَّحَابَةِ مِنْ مِائَةٍ وَخَمْس طُرُقٍ، أَكْثَرُهَا صِحَاحٌ أَوْ حِسَانٌ وَبَعْضُهَا ضِعَافٌ ذَكَرَهُ اْلإِمَامُ ابْنُ الأَثِيْرِ الْجَزْرِيُّ فِي 'أُسُدِ الْغَابَةِ' فِي 'تَرْجَمَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَامِيْلَ'، وَالْحَافِظُ الْمِزِّيُّ فِي 'تَهْذِيْبِ الْكَمَالِ' فِي تَرْجَمَةِ 'أَبِي الْخَطَّابِ الْهَجَرِيِّ' وَالْحَافِظُ الذَّهَبِيُّ فِي 'سِيَرِ أَعْلَامِ النُّبَلاءِ' فِي تَرْجَمَةِ 'أَبِي الْفَضْلِ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الدَّاهِرِيِّ'، ثُمَّ أَلَّفَ الْحَافِظُ الذَّهَبِيُّ رِسَالَةً وَجَمَعَ فِيْهَا خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ وَمِائَةَ طَرِيْقٍ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ سَيَأْتِي ذِكْرُهَا. وَالْحَافِظُ الزَّيْلَعِيُّ فِي 'تَخْرِيجِ الْأَحَادِيْثِ وَالآثَارِ الْوَاقِعَةِ فِي تَفْسِيْرِ الْكَشَّافِ'، وَالْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ الْعَسْقَـلانِيُّ فِي 'تَهْذِيْبِ التَّهْذِيْبِ' فِي تَرْجَمَةِ سَيِّدِنَا عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﵁، وَقَالَ: – حَدِيْثُ الْمُوَالَاةِ – قَدْ جَمَعَهُ ابْنُ جَرِيْرٍ الطَّبَرِيُّ فِي مُؤَلَّفٍ

﴿'حدیثِ ولایتِ علی ﷛' کے ایک سو ترپن (۱۵۳) طُرُق ہیں، جن میں سے اکثر صحیح یا حسن ہیں﴾

فقیر کہتا ہے: یہ علامہ ابن تیمیہ کی غلطی ہے کہ انہوں نے گمان کیا کہ حدیث کا پہلا حصہ صحیح احادیث میں شامل نہیں ہے بلکہ یہ ان احادیث میں سے ہے جنہیں علماء نے روایت کیا اور لوگوں نے اِس کی صحت کے بارے میں اِختلاف کیا ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث کا یہ حصہ بھی متواتر ہے۔ اس کی تخریج حافظ ابن عقدہ نے اپنی کتاب '**الولایة والموالاة**' میں پچھتر (۷۵) صحابہ کرام ﷡ اور ایک سو پانچ طرق سے کی ہے، ان طرق میں سے اکثر صحیح یا حسن ہیں اور بعض ضعیف ہیں۔ اس کا ذکر امام ابن اثیر الجزری نے '**أسد الغابة**' میں عبد اللہ بن یامیل کے سوانح میں کیا ہے، اور حافظ ذہبی نے '**سیر أعلام النبلاء**' میں ابو الفضل عبد السلام بن عبد اللہ الداھری کے سوانح میں کیا ہے۔ پھر حافظ ذہبی نے ایک رسالہ تالیف کیا، اس میں انہوں نے اس حدیث مبارکہ کے ایک سو پچیس طرق جمع کیے ہیں، جن کا ذکر آگے آئے گا، اور حافظ زیلعی نے '**تخریج الأحادیث والآثار الواقعة في تفسیر الکشاف**' میں، اور حافظ ابن حجر عسقلانی نے '**تھذیب التھذیب**' میں سیدنا علی بن ابی طالب ﷛ کے سوانح میں کیا ہے، اور کہا ہے: حدیثِ موالاۃ (مولا والی حدیث) کو ابن جریر طبری نے ایک علیحدہ کتاب میں لکھا ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے۔ اس کے طرق جمع کرنے کا اہتمام امام ابو العباس بن عقدہ نے بھی

وَصَحَّحَهُ، وَاعْتَنٰى بِجَمْعِ طُرُقِهِ أَبُو الْعَبَّاسِ بْنُ عُقْدَةَ، فَأَخْرَجَهُ مِنْ حَدِيْثِ سَبْعِيْنَ صَحَابِيًّا أَوْ أَكْثَرَ، وَكَذٰلِكَ ذَكَرَهُ الْحَافِظُ السَّخَاوِيُّ فِي 'الاِسْتِجْلَابِ'، وَالإِمَامُ السَّمْهُوْدِيُّ فِي 'جَوَاهِرِ الْعِقْدَيْنِ' وَالصَّالِحِيُّ، فِي 'سُبُلِ الْهُدٰى'، وَالْمُنَاوِيُّ، فِي 'فَيْضِ الْقَدِيْرِ' وَكَثِيْرٌ مِنَ الأَئِمَّةِ وَالْمُحَدِّثِيْنَ.

وَقَالَ الإِمَامُ الذَّهَبِيُّ، فِي 'سِيَرِ أَعْلَامِ النُّبَلَاءِ'، فِي تَرْجَمَةِ الْحَاكِمِ النَّيْسَابُوْرِيِّ: 'وَقَدْ جَمَعْتُ طُرُقَ حَدِيْثِ الطَّيْرِ فِي جُزْءٍ، وَطُرُقَ حَدِيْثِ: 'مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، وَهُوَ أَصَحُّ'.[1]

قَدْ طَالَعْتُ (أَنَا الْفَقِيْرُ الْقَادِرِيُّ) 'رِسَالَةَ طُرُقِ حَدِيْثٍ' لِلْحَافِظِ الذَّهَبِيِّ: وَقَرَأْتُ فِيْهَا: وَقَالَ الذَّهَبِيُّ: 'مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ'، مِمَّا تَوَاتَرَ، وَأَفَادَ الْقَطْعَ بِأَنَّ الرَّسُوْلَ ﷺ قَالَهُ، رَوَاهُ الْجَمُّ الْغَفِيْرُ وَالْعَدَدُ الْكَثِيْرُ مِنْ طُرُقٍ صَحِيْحَةٍ، وَحَسَنَةٍ، وَضَعِيْفَةٍ، وَمُطَّرَحَةٍ، وَأَنَا أَسُوْقُهَا': ثُمَّ جَمَعَ فِيْهَا خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ وَمِائَةَ طَرِيْقٍ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ.

أَمَّا قَوْلُهُ ﷺ: **اَللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ.** فَهٰذِهِ الزِّيَادَةُ حَسَنَةٌ أَخْرَجَهَا **أَحْمَدُ** فِي مُسْنَدِهِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ

(١) الذهبي في سير أعلام النبلاء، ١٧/١٦٩۔

کیا ہے، اور ستر (۷۰) یا اس سے بھی زیادہ صحابہ کرام ﷺ سے اس کی تخریج کی ہے، اور اسی طرح اس کو حافظ سخاوی نے 'الاستجلاب' میں، امام سمہودی نے 'جواھر العقدین' میں، اور صالحی نے'سبل الھدی' میں اور مناوی نے 'فیض القدیر' میں اور ان کے علاوہ بہت سارے ائمہ ومحدّثین نے ذکر کیا ہے۔

امام ذہبی نے 'سیر أعلام النبلاء' میں امام حاکم نیشا پوری کے سوانح میں بیان کیا ہے کہ میں نے طیر والی حدیث کے طرق کو ایک جزء میں اور حدیث 'مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ' کے طرق کو دوسرے جزء میں جمع کیا ہے، اور یہ صحیح ترین حدیث ہے۔

میں (فقیر محمد طاہر القادری) نے امام ذہبی کے 'رسالة طرق الحدیث' کا مطالعہ کیا ہے، اور اس میں، میں نے پڑھا ہے کہ امام ذہبی نے فرمایا ہے: 'مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاہُ' متواتر احادیث میں سے ہے، اور یہ چیز یقین کا فائدہ دیتی ہے کہ یہ رسول مکرم ﷺ کا ہی فرمان ہے، اس کو راویوں کی ایک کثیر تعداد نے متعدد طرق صحیحہ، حسنہ، ضعیفہ اور متروکہ سے روایت کیا ہے، اور میں بھی ان طرق کو بیان کر رہا ہوں۔ پھر انہوں نے اس رسالہ میں اس حدیث کے ایک سو پچیس طرق جمع کیے ہیں۔

اور آپ ﷺ کا فرمان مبارک 'اَللّٰھُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ' ایک حسین اضافہ ہے۔ اسے امام احمد نے اپنی مسند میں براء بن عازب

وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ﵄، **وَالْبَزَّارُ فِي مُسْنَدِهِ** عَنْ عُمَارَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ ﵄، **وَأَبُوْ يَعْلٰى** عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﵄، **وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ** عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أُسَيْدٍ الْغِفَارِيِّ وَأَبِي أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ﵃، **وَالْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ فِي تَارِيْخِهِ** عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ ﵁، **وَأَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ** عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﵁، **وَأَحْمَدُ فِي مُسْنَدِهِ وَابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيْحِهِ** كِلَاهُمَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﵁، **وقَالَ الْحَافِظُ الْهَيْثَمِيُّ فِي مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ غَيْرَ فِطْرِ ابْنِ خَلِيْفَةَ وَهُوَ ثِقَةٌ**. قُلْتُ: بَلْ هُوَ مِنْ رِجَالِ الْبُخَارِيِّ. وَأَخْرَجَهُ أَيْضًا **أَحْمَدُ فِي مُسْنَدِهِ** عَنْ سَعِيْدِ بْنِ وَهْبٍ، وَزَيْدُ بْنُ يُثَيْعٍ عَنْ عَلِيٍّ ﵁، وَالْبَزَّارُ بِنَحْوِهِ، **قَالَ الْحَافِظُ الْهَيْثَمِيُّ: وَإِسْنَادُهُمَا حَسَنٌ**، وَأَخْرَجَهُ **الْحَاكِمُ** عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ﵁ **وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ** وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِطُوْلِهِ. فَيَتَبَيَّنُ بِمَجْمُوْعِ هٰذِهِ الطُّرُقِ أَنَّ هٰذِهِ الزِّيَادَةَ لاَ تَنْزِلُ عَنْ رُتْبَةِ الْحَسَنِ، بَلْ صَحَّحَهَا ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ كَمَا تَقَدَّمَ.

وَقَالَ الْحَافِظُ ابْنُ كَثِيْرٍ: وَصَدْرُ الْحَدِيْثِ مُتَوَاتِرٌ، أَتَيَقَّنُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَهُ وَأَمَّا: اللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ. **فَزِيَادَةٌ قَوِيَّةُ الْإِسْنَادِ**.(١)

---

(١) ابن كثير في البداية والنهاية، ٥/٢١٤۔

اور زید بن ارقم ﷺ سے روایت کیا ہے، جب کہ بزار نے اپنی مسند میں حضرت عمارہ اور ابو ہریرہ ﷺ سے، اور ابو یعلی نے ابو ہریرہ ﷺ اور علی بن ابی طالب ﷺ سے، اور امام طبرانی نے **المعجم الکبیر** میں حذیفہ بن اسید غفاری، ابو ایوب انصاری، اور زید بن ارقم ﷺ سے، اور خطیب بغدادی نے اپنی 'تاریخ' میں انس بن مالک ﷺ سے، اور امام ابو بکر بن ابی شیبہ نے ابوہریرہ ﷺ سے، اور امام احمد بن حنبل نے اپنی 'مسند' میں، اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں حضرت علی بن ابی طالب ﷺ سے روایت کیا ہے۔ اور حافظ ہیثمی نے 'مجمع الزوائد' میں کہا ہے: اسے امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے، اوراس کے راوی صحیح مسلم کے راوی ہیں، سوائے فطر بن خلیفہ کے اور وہ بھی ثقہ ہیں۔ میں کہتا ہوں: بلکہ وہ بخاری کے راویوں میں سے ہیں۔ اسے امام احمد بن حنبل نے اپنی 'مسند' میں سعید بن وہب اور زید بن یثیع اور حضرت علی ﷺ سے بھی روایت کیا ہے، اور بزار نے اسی طرح کی حدیث روایت کی ہے۔ اور حافظ ہیثمی نے کہا ہے: ان دونوں کی سند حسن ہے، اور حاکم نے زید بن ارقم ﷺ سے اس کو روایت کیا ہے، اور کہا ہے: یہ حدیث بخاری اور مسلم کی شرط پر صحیح ہے اور انہوں نے پوری طویل حدیث کو روایت نہیں کیا۔ ان طرق کے مجموعہ سے واضح ہوتا ہے کہ اتنے طرق پر مبنی اضافہ اس حدیث کو حسن کے رتبہ سے نہیں گراتا، بلکہ اس کو ابن حبان اور حاکم نے صحیح قرار دیا ہے، جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

اور حافظ ابنِ کثیر کہتے ہیں: اس حدیث کا ابتدائی حصہ متواتر ہے۔ مجھے یقین ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اُن کے حق میں یہ ارشاد فرمایا ہے۔ باقی رہا یہ قول 'اے اللہ! تو اس کو دوست رکھ جو اس کو دوست رکھے'؛ تو یہ اضافہ بھی قوی السند ہے۔

ثُمَّ أَوْرَدَ الْحَافِظُ ابْنُ كَثِيْرٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِطُرُقٍ أُخْرٰى، وَلَمْ يَحْكُمْهَا بِضَعْفٍ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِي أَسَانِيْدِهَا طَعْنًا وَلَا جَرْحًا، وَلَمْ يَلْتَفِتِ الْحَافِظُ ابْنُ كَثِيْرٍ إِلٰى قَوْلِ شَيْخِهِ ابْنِ تَيْمِيَّةَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ، وَلَمْ يَعْتَمِدْ عَلٰى رَأْيِهٖ فِيْهِ.

وَكَمَا قَالَ الْإِمَامُ السُّيُوْطِيُّ: حَدِيْثُ ﴿مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ﴾ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَاثْنَي عَشَرَ رَجُلًا مِنَ الصَّحَابَةِ وَأَحْمَدُ، وَالطَّبَرَانِيُّ، وَالضِّيَاءُ عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ وَجَمْعٍ مِنَ الصَّحَابَةِ، وَالْحَاكِمُ عَنْ عَلِيٍّ وَطَلْحَةَ، وَأَحْمَدُ، وَالطَّبَرَانِيُّ، وَالضِّيَاءُ عَنْ عَلِيٍّ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ وَثَلَاثِيْنَ رَجُلًا مِنَ الصَّحَابَةِ، وَأَبُوْ نُعَيْمٍ فِي فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ عَنْ سَعْدٍ، وَالْخَطِيْبُ عَنْ أَنَسٍ[١]، **وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: فِيْهِ رِجَالُ أَحْمَدَ ثِقَاتٌ، وَقَالَ:** حَدِيْثُ ﴿مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَأَعِزَّ مَنْ نَصَرَهٗ، وَأَعِنْ مَنْ أَعَانَهٗ﴾ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ مَعًا[٢]. وَقَالَ: حَدِيْثُ ﴿مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهٗ فَعَلِيٌّ وَلِيُّهٗ﴾ رَوَاهُ ابْنُ

---

(١) السيوطي في جمع الجوامع المعروف بـ: الجامع الكبير، ١٠/١٢٥، الرقم/٤٦٠٠، ٢٣٠٩٦۔

(٢) السيوطي في الجامع الكبير، ١/٢٤٣٩٧-٢٤٣٩٩، الرقم/ ٦٤٩٠-٦٤٩٢۔

پھر حافظ ابنِ کثیر نے اس حدیث کو کئی دیگر طرق سے روایت کیا ہے اور ان پر ضعف کا حکم لگایا نہ ان کی اسانید میں طعن و جرح کی ہے۔ حافظ ابن کثیر نے اس حدیث کے متعلق اپنے شیخ ابن تیمیہ کے قول کی طرف دھیان دیا ہے اور نہ ہی اس کے متعلق ان کی رائے پر اعتماد کیا ہے۔

اور جیسے امام سیوطی نے فرمایا ہے: ﴿**مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ**﴾ اس حدیث کو امام طبرانی نے حضرت (عبد اللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما سے، اور ابن ابی شیبہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور بارہ صحابہ سے، اور امام احمد بن حنبل، طبرانی اور ضیاء مقدسی نے حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے، اور امام حاکم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور طلحہ رضی اللہ عنہ سے، اور امام احمد بن حنبل، طبرانی اور ضیاء مقدسی نے حضرت علی، اور حضرت زید بن ارقم اور تیس صحابہ رضی اللہ عنہم سے، اور ابو نعیم نے 'فضائل صحابہ' میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے، اور خطیب نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، **اور امام ہیثمی نے کہا ہے: اس حدیث میں مسند احمد کے ثقہ رجال ہیں، اور فرمایا:** حدیث ﴿**مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَأَعِزَّ مَنْ نَصَرَهُ، وَأَعِنْ مَنْ أَعَانَهُ**﴾ کو امام طبرانی نے حضرت عمرو بن مرہ اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے ایک ساتھ ہی روایت کیا ہے اور کہا ہے: حدیث ﴿**مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فَعَلِيٌّ وَلِيُّهُ**﴾ کو امام ابن

أَبِي شَيْبَةَ، وَأَحْمَدُ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ حِبَّانَ، وَالْحَاكِمُ، وَالضِّيَاءُ عَنْ بُرَيْدَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

وَقَالَ الْمُلَّا عَلِيُّ الْقَارِي فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ: وَرَوَاهُ أَحْمَدُ أَي فِي مُسْنَدِهِ وَأَقَلُّ مَرْتَبَتِهِ أَنْ يَكُوْنَ حَسَنًا، فَلَا الْتِفَاتَ لِمَنْ قَدَحَ فِي ثُبُوْتِ هٰذَا الْحَدِيْثِ. وَأُبْعِدَ مَنْ رَدَّهُ بِأَنَّ عَلِيًّا كَانَ بِالْيَمَنِ لِثُبُوْتِ رُجُوْعِهِ مِنْهَا، وَإِدْرَاكِهِ الْحَجَّ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. وَلَعَلَّ سَبَبَ قَوْلِ هٰذَا الْقَائِلِ أَنَّهُ وَهَمَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ عِنْدَ وُصُوْلِهِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ إِلٰى غَدِيْرِ خُمٍّ، ثُمَّ قَوْلُ بَعْضِهِمْ: إِنَّ زِيَادَةَ 'اَللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ' مَوْضُوْعَةٌ، مَرْدُوْدَةٌ، فَقَدْ وَرَدَ ذٰلِكَ مِنْ طُرُقٍ صَحَّحَ الذَّهَبِيُّ كَثِيْرًا مِنْهَا.[1]

وَقَالَ الْعَجْلُوْنِيُّ فِي كَشْفِ الْخِفَاءِ: حَدِيْثُ ﴿مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ﴾ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالضِّيَاءُ فِي الْمُخْتَارَةِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ وَعَلِيٍّ وَثَلَاثِيْنَ مِنَ الصَّحَابَةِ بِلَفْظِ: ﴿اَللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ﴾.

(١) الملا علي القاري في مرقاة المفاتيح، ١١/٢٥٨۔

ابی شیبہ، احمد، نسائی، ابن حبان، حاکم، ضیاء نے حضرت بریدہ ﷛ سے اور طبرانی نے ابوطفیل سے، انہوں نے حضرت زید بن ارقم ﷛ سے روایت کیا ہے، **اور امام حاکم نے کہا ہے: یہ حدیث امام مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔**

اور ملا علی القاری نے اس حدیث مبارکہ کے بارے میں فرمایا ہے:
اسے امام احمد نے اپنی 'مسند' میں روایت کیا ہے اور اس کا کم اَز کم مرتبہ حدیثِ حسن کا ہے۔ لہٰذا جو کوئی اِس حدیث مبارکہ کے ثبوت میں عیب لگائے اس کا قول قابلِ اِلتفات نہ ہوگا۔ اور اس شخص کو حق سے دور سمجھا جائے گا جس نے اس حدیث کو رد کیا کہ حضرت علی ﷛ اس وقت یمن میں تھے، کیونکہ وہاں سے آپ کے لوٹنے کا اور حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج کا فریضہ پانے کا ثبوت ہے۔ شاید اس قائل کے قول کی وجہ یہ ہو کہ اُسے وہم ہوا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ بات مدینہ منورہ سے غدیر خم پہنچنے پر فرمائی۔ (حالانکہ یہ غدیرخم کا واقعہ حج سے مدینہ واپسی کے دوران پیش آیا) پھر بعض علماء کا یہ قول کہ حدیث مبارکہ میں مذکورہ عبارت **اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ** (اے اللہ! تو بھی اس سے محبت فرما جو علی سے محبت رکھے) کا اضافہ موضوع (من گھڑت) ہے۔ موضوع کہنے والوں کا قول مردود اور باطل ہے کیونکہ یہ حدیث مبارکہ کئی طرق سے وارد ہوئی ہے۔ ان طرق میں سے بہت سے طرق کو امام ذہبی نے صحیح قرار دیا ہے۔

اور امام عجلونی نے 'کشف الخفاء' میں فرمایا ہے: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ حدیث مبارکہ کو امام احمد، طبرانی نے اور ضیاء مقدسی نے 'الاحادیث المختارۃ' میں حضرت زید بن ارقم ﷛، حضرت علی ﷛ اور دیگر تیس صحابہ کرام ﷡ سے اِن الفاظ سے روایت کیا ہے: **اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ** (اے اللہ! تو اس سے دوستی رکھ جو علی سے دوستی

فَالْحَدِيْثُ مُتَوَاتِرٌ أَوْ مَشْهُوْرٌ. (١)

وَقَالَ الْأَلْبَانِيُّ أَيْضًا فِي رَدِّ الْعَلَّامَةِ ابْنِ تَيْمِيَّةَ: إِذَا عَرَفْتَ هٰذَا، فَقَدْ كَانَ الدَّافِعُ لِتَحْرِيْرِ الْكَلَامِ عَلَى الْحَدِيْثِ وَبَيَانِ صِحَّتِهِ. أَنَّنِي رَأَيْتُ شَيْخَ الْإِسْلَامِ بْنَ تَيْمِيَّةَ، قَدْ ضَعَّفَ الشَّطْرَ الْأَوَّلَ مِنَ الْحَدِيْثِ، وَأَمَّا الشَّطْرُ الْآخَرُ، فَزَعَمَ أَنَّهُ كَذِبٌ، وَهٰذَا مِنْ مُبَالَغَتِهِ النَّاتِجَةِ فِي تَقْدِيْرِي مِنْ تَسَرُّعِهِ فِي تَضْعِيْفِ الْأَحَادِيْثِ قَبْلَ أَنْ يَجْمَعَ طُرُقَهَا وَيُدَقِّقَ النَّظَرَ فِيْهَا. وَاللهُ الْمُسْتَعَانُ. (٢)

وَقَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ فِي 'الْفَتْحِ' 'فِي كِتَابِ فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ مِنْ صَحِيْحِ الْبُخَارِيِّ، بَابُ 'مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ؑ**: وَأَمَّا حَدِيْثُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. فَقَدْ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ، وَهُوَ كَثِيْرُ الطُّرُقِ جِدًّا، وَقَدِ اسْتَوْعَبَهَا ابْنُ عُقْدَةَ فِي كِتَابٍ مُفْرَدٍ، وَكَثِيْرٌ مِنْ أَسَانِيْدِهَا صِحَاحٌ**

(١) العجلوني في كشف الخفاء ومزيل الإلباس، ٢/٣٦١، الرقم/٢٥٩١ـ

(٢) الألباني في سلسلة الأحاديث الصحيحة وشيئ من فقهها وفوائدها، ٤/٣٤٤ـ

رکھے اور اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے)۔ یہ حدیث متواتر ہے یا مشہور۔

البانی نے بھی علامہ ابن تیمیہ کے رد میں کہا: جب تم (علم الرجال کی تحقیق سے) اس حدیث کی صحت جان چکے تو یہ اس حدیث کے خلاف کلام کے دفاع اور اس کی صحت کے بیان کا باعث ہوگا۔ میں نے شیخ الاسلام ابن تیمیہ کو دیکھا کہ انہوں نے اس حدیث کے پہلے حصہ کو ضعیف قرار دیا اور جہاں تک دوسرے حصہ کا تعلق ہے تو اس کے بارے میں انہوں نے یہ خیال کیا کہ یہ جھوٹ ہے۔ میرے اندازے کے مطابق یہ ان کے اُس مبالغہ کی اس عادت کی وجہ سے ہوا جس کی بنا پر وہ احادیث کو ضعیف قرار دینے کے سلسلہ میں پورے طرق کو جمع کرنے اور ان کو دقتِ نظر کے ساتھ دیکھنے سے پہلے ہی جلد بازی کرتے ہوئے ضعف کا حکم لگا دیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہی حقیقی مستعان ہے۔

حافظ ابن حجر نے 'فتح الباری' میں صحیح البخاری کی کتاب فضائل الصحابة کے باب مناقب علی بن أبي طالب ؓ میں کہا ہے: رہی حدیث 'مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ' کی سند تو اسے امام ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے، اس کے بہت زیادہ طرق ہیں، ان سب کا احاطہ امام ابن عقدہ نے ایک الگ کتاب میں کیا ہے، اور اس کی بہت ساری اسانید

وَحِسَانٌ . وَقَدْ رَوَيْنَا عَنِ الْإِمَامِ أَحْمَدَ قَالَ: مَا بَلَغنَا عَنْ أَحَدٍ مِنَ الصَّحَابَةِ مَا بَلَغنَا عَنْ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ ﵁.[١]

وَقَالَ الْحَافِظُ أَيْضًا فِي 'الْفَتْحِ' فِي 'بَدْءِ الْبَابِ': قَالَ أَحْمَدُ وَإِسْمَاعِيْلُ الْقَاضِي وَالنَّسَائِيُّ وَأَبُوْ عَلِيٍّ النَّيْسَابُوْرِيُّ: لَمْ يَرِدْ فِي حَقِّ أَحَدٍ مِنَ الصَّحَابَةِ بِالْأَسَانِيْدِ الْجِيَادِ أَكْثَرَ مِمَّا جَاءَ فِي عَلِيٍّ.[٢]

وَكَذٰلِكَ قَالَ الْإِمَامُ الْقَسْطَلَانِيُّ فِي 'الْمَوَاهِبِ': وَأَمَّا حَدِيْثُ التِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ 'مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ ...... وَطُرُقُ هٰذَا الْحَدِيْثِ كَثِيْرَةٌ جِدًّا. اسْتَوْعَبَهَا ابْنُ عُقْدَةَ فِي كِتَابٍ مُفْرَدٍ لَهُ، وَكَثِيْرٌ مِنْ أَسَانِيْدِهَا صِحَاحٌ وَحِسَانٌ.[٣]

أَوْرَدَ الْإِمَامُ السُّيُوْطِيُّ فِي الْجَامِعِ الْكَبِيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِطُرُقٍ صَحِيْحَةٍ وَحَسَنَةٍ، فَمِنْهَا: مَا أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ، وَالْحَاكِمُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ بُرَيْدَةَ، وَأَحْمَدُ وَابْنُ مَاجه وَالضِّيَاءُ عَنِ الْبَرَاءِ، وَالطَّبَرَانِيُّ عَنْ جَرِيْرٍ، وَأَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ جُنْدُبٍ الْأَنْصَارِيِّ، وَابْنُ قَانِعٍ عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ

(١) العسقلاني في فتح الباري، ٧/٧٤۔

(٢) العسقلاني في فتح الباري، ٧/٧١۔

(٣) القسطلاني في المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، ٢/٦٨٤۔

صحیح اور حسن ہیں۔ ہم نے امام احمد بن حنبل سے روایت کیا ہے، انہوں نے فرمایا: ہم تک صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی صحابی رضی اللہ عنہ کے اتنے فضائل نہیں پہنچے جتنے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پہنچے ہیں۔

حافظ ابن حجر عسقلانی نے 'فتح الباری' میں ہی باب مناقبِ علی رضی اللہ عنہ کے آغاز میں کہا ہے کہ امام احمد بن حنبل، اسماعیل قاضی، امام نسائی اور ابو علی نیشاپوری نے کہا ہے کہ صحابہ میں سے کسی کے حق میں جید اسناد کے ساتھ اتنے فضائل احادیث میں وارد نہیں ہوئے ہیں جتنے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حق میں بیان ہوئے ہیں۔

اسی طرح امام قسطلانی نے 'المواهب اللدنية' میں کہا ہے کہ امام ترمذی اور نسائی کی روایت کردہ حدیث ''مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ'' کے طرق بہت زیادہ ہیں۔ ان طرق کو ابنِ عقدہ نے ایک الگ کتاب میں جمع کیا ہے، اور ان طرق میں سے اکثر کی اسانید صحیح اور حسن ہیں۔

امام سیوطی نے 'الجامع الکبیر' میں اس حدیث کو صحیح اور حسن طرق سے بیان کیا۔ ان طرق میں سے بعض یہ ہیں: جسے امام احمد اور حاکم نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے، اور ابن ابی شیبہ اور احمد بن حنبل نے حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے، اُنہوں نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے، اور احمد بن حنبل، اور ابن ماجہ اور ضیاء مقدسی نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے، اور امام طبرانی نے حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے، اور ابو نعیم نے حضرت جندب انصاری رضی اللہ عنہ سے، اور ابن قانع نے حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے، اور امام ترمذی، نسائی اور طبرانی نے حضرت ابو طفیل سے، انہوں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے یا حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے، اور ابن

جُنَادَةَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ، وَالطَّبَرَانِيُّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَوْ حُذَيْفَةَ بْنِ أُسَيْدٍ الْغِفَارِيِّ، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَالطَّبَرَانِيُّ عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ؛ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ، وَالضِّيَاءُ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ؛ وَالشَّيْرَازِيُّ فِي الْأَلْقَابِ عَنْ عُمَرَ؛ وَالطَّبَرَانِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ؛ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ فِي فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ؛ وَابْنُ عُقْدَةَ فِي كِتَابِ الْمُوَالَاتِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ بُدَيْلِ بْنِ وَرْقَاءَ وَقَيْسِ بْنِ ثَابِتٍ وَزَيْدِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ الْأَنْصَارِيِّ؛ وَأَحْمَدُ عَنْ عَلِيٍّ وَثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا؛ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ جَابِرٍ.[1]

وَنَقَلَ الْإِمَامُ السُّيُوْطِيُّ أَيْضًا: قَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيْثُ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ زَيْدٍ، **حَسَنٌ صَحِيْحٌ**، حَدِيْثُ جَابِرٍ أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدِيْثُ أَبِي أَيُّوْبَ، أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدِيْثُ عَلِيٍّ وَثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا، أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ، حَدِيْثُ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، أَخْرَجَهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ وُثِّقُوْا، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ أَيْضًا: حَدِيْثُ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَوْ حُذَيْفَةَ بْنِ أُسَيْدٍ الْغِفَارِيِّ، **حَسَنٌ صَحِيْحٌ** وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُ الْأَوْسَطِ لِلطَّبَرَانِيِّ ثِقَاتٌ.[2]

---

(١) السيوطي في جمع الجوامع المعروف بـ: الجامع الكبير، ١٠/١٢٠، الرقم/٢٣٠٩٤/٤٥٩٨۔

(٢) السيوطي في الجامع الكبير، ١/٢٤٣٩٥-٢٤٣٩٦، الرقم/ ٦٤٨٩۔

ابی شیبہ اور طبرانی نے حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے، اور ابن ابی شیبہ، ابن ابی عاصم اور ضیاء مقدسی نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے اور شیرازی نے 'القاب' میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے، اور امام طبرانی نے حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے، اور امام ابونعیم نے فضائل صحابہ میں یحیٰ بن جعدہ رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے، اور ابن عقدہ نے 'کتاب الموالات' میں حبیب بن بدیل بن ورقاء، قیس بن ثابت، اور زید بن شرحبیل انصاری رضی اللہ عنہم سے، اور احمد بن حنبل نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور دیگر تیرہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے، اور ابن ابی شیبہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

امام سیوطی نے یہ بھی نقل کیا ہے کہ امام ترمذی نے کہا ہے: ابوطفیل کی حضرت زید رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ حدیث حسن صحیح ہے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ والی حدیث کو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور تیرہ صحابہ رضی اللہ عنہم والی حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے، حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ والی حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے، اور امام ہیثمی نے کہا ہے: اس کے رجال ثقہ قرار دیئے گئے ہیں، اور امام ترمذی نے یہ بھی کہا ہے کہ حضرت زید بن ارقم یا حضرت حذیفہ بن اُسید غفاری رضی اللہ عنہما والی حدیث حسن صحیح ہے اور امام ہیثمی نے فرمایا ہے: امام طبرانی کی **المعجم الأوسط** کے راوی ثقہ ہیں۔

وَقَالَ الْمُلَّا عَلِيٌّ الْقَارِي فِي 'الْمِرْقَاةِ': حَدِيْثُ ﴿مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ﴾ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ، رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَه عَنِ الْبَرَاءِ وَأَحْمَدُ عَنْ بُرَيْدَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالضِّيَاءُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ. وَفِي رِوَايَةٍ لِأَحْمَدَ وَالنَّسَائِيِّ وَالْحَاكِمِ عَنْ بُرَيْدَةَ بِلَفْظِ ﴿مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فَعَلِيٌّ وَلِيُّهُ﴾. وَرَوَى الْمَحَامِلِيُّ فِي أَمَالِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَفْظُهُ ﴿عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مَوْلٰى مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ﴾ وَالْحَاصِلُ أَنَّ **هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ لَا مِرْيَةَ فِيْهِ بَلْ بَعْضُ الْحُفَّاظِ عَدَّهُ مُتَوَاتِرًا** إِذْ فِي رِوَايَةِ أَحْمَدَ: إِنَّهُ سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثُوْنَ صَحَابِيًّا وَشَهِدُوْا بِهٖ.(١)

وَذَكَرَ الْأَلْبَانِيُّ فِي كِتَابِهٖ: 'سِلْسِلَةُ الْأَحَادِيْثِ الصَّحِيْحَةِ': حَدِيْثُ ﴿مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ﴾. وَقَدْ صَحَّحَهُ مِنْ طُرُقٍ كَمَا تَقَدَّمَ بَيَانُهُ.(٢)

---

(١) الملا علي القاري في مرقاة المفاتيح، ١١/٢٤٨۔

(٢) الألباني في سلسلة الأحاديث الصحيحة وشيئ من فقهها وفوائدها، ٤/٣٣٠-٣٤٤، الرقم/١٧٥٠۔

ملا علی القاری نے 'مرقاۃ المفاتیح' میں فرمایا: **مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاہُ** حدیث مبارکہ کو امام اَحمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔ امام احمد اور ابن ماجہ نے اسے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ امام احمد نے اسے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا ہے اور امام ترمذی و نسائی اور ضیاء مقدسی نے اسے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ امام احمد، نسائی اور حاکم نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث مبارکہ ان الفاظ سے روایت کیا ہے: مَنْ کُنْتُ وَلِیَّہُ فَعَلِيٌّ وَلِیُّہُ 'جس کا میں ولی ہوں اُس کا علی ولی ہے۔' محاملی نے 'الامالی' میں حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مَوْلٰی مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ 'علی بن ابی طالب ہر اُس شخص کا مولا ہے جس کا میں مولا ہوں۔' **حاصلِ کلام یہ ہے کہ یہ حدیث مبارکہ صحیح ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ بلکہ بعض حفاظِ حدیث نے اِسے متواتر میں شمار کیا ہے** کیونکہ امام احمد کی روایت میں ہے کہ اس حدیث مبارکہ کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سنا اور اس کی گواہی دی ہے۔

البانی نے اپنی کتاب 'سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ' میں اس حدیث کو بیان کیا ہے: مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاہُ، اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ 'جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔ اے اللہ! اس سے دوستی رکھ جو علی کے ساتھ دوستی رکھے اور اس سے دشمنی رکھ جو علی کے ساتھ دشمنی رکھے۔' انہوں (البانی) نے اسے کئی طرق سے صحیح قرار دیا ہے اس کا بیان پیچھے گزر چکا ہے۔

وَقَالَ أَيْضًا: ﴿مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ﴾ وَرَدَ مِنْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَبُرَيْدَةَ بْنِ الْحَصِيْبِ وَعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَأَبِي أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ وَالْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَأَبِي سَعِيْدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ.(١)

وَقَالَ الْأَلْبَانِيُّ: أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَأَبُوْ سَعِيْدٍ وَأَبُوْ هُرَيْرَةَ. يَرْوِيْهِ عَنْهُمْ عُمَيْرَةُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيًّا ﵁ عَلَى الْمِنبَرِ يُنَاشِدُ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ غَدِيْرِ (خُمٍّ) يَقُوْلُ مَا قَالَ فَلْيَشْهَدْ. فَقَامَ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا، مِنْهُمْ أَبُوْ هُرَيْرَةَ وَأَبُوْ سَعِيْدٍ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، فَشَهِدُوْا أَنَّهُمْ سَمِعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: فَذَكَرَهُ. أَخْرَجَهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي 'الصَّغِيْرِ' (ص/٣٣-هندية، الرقم/١١٦-الروض)، وَفِي 'الْأَوْسَطِ' (رقم/٢٤٤٢)، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ عُمَيْرَةَ بْنِ سَعْدٍ بِهِ وَقَالَ: لَمْ يَرْوِهِ عَنْ

(١) الألباني في سلسلة الأحاديث الصحيحة وشيئ من فقهها وفوائدها، ٤/٣٣٠، الرقم/١٧٥٠ـ

یہ بھی کہا ہے: **مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ** 'جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔ اے اللہ! اس سے دوستی رکھ جو علی کے ساتھ دوستی رکھے اور اس سے دشمنی رکھ جو علی کے ساتھ دشمنی رکھے۔' حدیث مبارکہ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے: (۱) حضرت زید بن ارقم؛ (۲) حضرت سعد بن ابی وقاص؛ (۳) حضرت بریدہ بن حصیب؛ (۴) حضرت علی بن ابی طالب؛ (۵) حضرت ابو ایوب انصاری؛ (۶) حضرت براء بن عازب؛ (۷) حضرت عبد اللہ بن عباس؛ (۸) حضرت انس بن مالک؛ (۹) حضرت ابو سعید؛ اور (۱۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم۔

البانی نے کہا ہے کہ حضرت انس بن مالک، حضرت ابو سعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے اس حدیث کو عمیرہ بن سعد روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاں موجود تھا جب آپ منبر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو قسم دے کر گواہی طلب فرما رہے تھے: جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غدیر خم کے دن جو ارشاد فرماتے ہوئے سنا وہ اس کی گواہی دے تو بارہ (۱۲) آدمی کھڑے ہو گئے۔ جن میں حضرت ابو ہریرہ، حضرت ابو سعید، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم بھی موجود تھے۔ ان سب نے گواہی دی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔ پھر پوری حدیث بیان کی۔ امام طبرانی نے **المعجم الصغير** میں اس کی تخریج کی اور **المعجم الأوسط** میں اسماعیل بن عمرو سے مروی

مِسْعَرٍ إِلَّا إِسْمَاعِيْلُ. قُلْتُ: وَهُوَ ضَعِيْفٌ، وَلِذٰلِكَ قَالَ الْهَيْثَمِيُّ (٩/١٠٨)، بَعْدَ مَا عَزَاهُ لِلْمُعْجَمَيْنِ: وَفِي إِسْنَادِهِ لِيْنٌ.

قُلْتُ: لٰكِنْ يُقَوِّيْهِ أَنَّ لَهُ طُرُقًا أُخْرٰى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيْدٍ وَغَيْرِهِمَا مِنَ الصَّحَابَةِ.

وَأَمَّا حَدِيْثُ أَبِي سَعِيْدٍ فَيَرْوِيْهِ حَفْصُ بْنُ رَاشِدٍ أَخْبَرَنَا فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوْقٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْهُ. أَخْرَجَهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي 'الْأَوْسَطِ' (٨٥٩٩)، وَقَالَ: لَمْ يَرْوِهِ عَنْ فُضَيْلٍ إِلَّا حَفْصُ بْنُ رَاشِدٍ. قُلْتُ: تَرْجَمَهُ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ (١/٢/١٧٢-١٧٣)، فَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ جَرْحًا وَلَا تَعْدِيْلًا.

وَأَمَّا غَيْرُهُمَا مِنَ الصَّحَابَةِ. فَرَوَى الطَّبَرَانِيُّ فِي 'الْأَوْسَطِ' (٢٣٠٢، ٧٠٢٥)، مِنْ طَرِيْقَيْنِ عَنْ عُمَيْرَةَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَنْشُدُ النَّاسَ: مَنْ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: (فَذَكَرَهُ)، فَقَامَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ فَشَهِدُوْا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَذَكَرَهُ. وَعُمَيْرَةُ مُوَثَّقٌ. ثُمَّ رَوَى الطَّبَرَانِيُّ فِيْهِ (٥٣٠١)، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَجْلَحِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ ذِي مُرٍّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا ...... اَلْحَدِيْثَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ...... اِثْنَا

ہے کہ ہمیں مسعر نے حدیث بیان کی انہوں نے طلحہ بن مصرف سے اور انہوں نے عمیرہ بن سعد سے اس حدیث کو روایت کیا، اور کہا: اس کی روایت مسعر سے صرف اسماعیل ہی نے کی ہے۔ میں کہتا ہوں: وہ ضعیف ہے اور اس وجہ سے ہیثمی نے میں اس حدیث کو دو معجموں سے منسوب کرنے کے بعد کہا: اس کی سند میں تساہل ہے۔

میں کہتا ہوں: لیکن اس روایت کو دیگر طرق نے تقویت دی ہے جو حضرت ابوہریرہ ﷛، حضرت ابوسعید ﷛ اور ان دونوں کے علاوہ دیگر صحابہ کرام ﷡ سے مروی ہیں۔

جہاں تک حدیث ابی سعید کا تعلق ہے تو اس کو حفص بن راشد روایت کرتے ہیں کہ ہمیں فضیل بن مرزوق نے خبر دی، انہوں نے عطیہ سے روایت کی انہوں نے حضرت ابوسعید سے روایت کی۔ اس کی تخریج امام طبرانی نے **المعجم الأوسط** میں کی ہے اور کہا کہ فضیل سے صرف حفص بن راشد ہی اس حدیث کو روایت کرتے ہیں۔ میں کہتا ہوں: ابن ابی حاتم نے ان کے ترجمہ میں کسی جرح کا ذکر کیا ہے نہ تعدیل کا۔

جہاں تک ان دو صحابیوں کے علاوہ دوسرے صحابہ (کرام ﷡) کا تعلق ہے تو امام طبرانی نے '**المعجم الأوسط**' میں دو طرق سے عمیرہ بن سعد سے اس کو روایت کیا ہے۔ انہوں نے بیان کیا: میں نے حضرت علی ﷛ کو سنا، آپ ﷛ لوگوں کو اللہ کی قسم دے کر گواہی طلب کر رہے تھے کہ جس نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا (پھر اس حدیث کو بیان کیا) ہو وہ گواہی دے۔ جس پر تیرہ (۱۳) بندے کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر راوی نے اس فرمان (حدیث) کو بیان کر دیا۔ اور عمیرہ کو ثقہ قرار دیا گیا ہے۔ پھر امام طبرانی

عَشَرَ-. وَقَالَ: لَمْ يَرْوِهِ عَنِ الْأَجْلَحِ إِلَّا ابْنُهُ عَبْدُ اللهِ. قُلْتُ: وَهُوَ ثِقَةٌ، وَقَدْ رَوَاهُ حَبِيْبُ بْنُ حَبِيْبٍ أَخُوْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو ابْنِ ذِي مُرٍّ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَا: خَطَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمَ غَدِيْرِ (خُمٍّ) فَقَالَ: فَذَكَرَهُ، وَزَادَ: ...... وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَأَعِنْ مَنْ أَعَانَهُ. أَخْرَجَهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي 'الْكَبِيْرِ' (٥٠٥٩)، وَحَبِيْبٌ هٰذَا ضَعِيْفٌ كَمَا قَالَ الْهَيْثَمِيُّ (١٠٨/٩).

وَأَخْرَجَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ فِي زَوَائِدِهِ عَلَى الْمُسْنَدِ (١١٨/١)، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ وَهْبٍ وَزَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ قَالَا: نَشَدَ عَلِيٌّ النَّاسَ فِي الرَّحْبَةِ: مَنْ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ يَوْمَ غَدِيْرِ (خُمٍّ). إِلَّا قَامَ، فَقَامَ مِنْ قِبَلِ سَعِيْدٍ سِتَّةٌ، وَمِنْ قِبَلِ زَيْدٍ سِتَّةٌ، فَشَهِدُوْا ...... الْحَدِيْثَ. وَقَدْ مَضٰى فِي الْحَدِيْثِ الرَّابِعِ.

نے عبداللہ بن اجلح سے انہوں نے اپنے والد سے اس بارے میں روایت کیا ہے، اُنہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے عمرو بن ذی مر سے، انہوں نے کہا: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ...... حدیث بیان کرتے ہوئے سنا مگر انہوں نے فرمایا: ......اِثْنَا عَشَرَ...... (۱۲ صحابہ کھڑے ہوئے) اور کہا کہ اس حدیث کو اجلح سے اس کے بیٹے عبد اللہ کے سوا کسی اور نے روایت نہیں کیا ہے۔ میں کہتا ہوں: وہ (عبداللہ بن اجلح) ثقہ ہے۔ اور اس کی روایت حبیب بن حبیب نے بھی کی ہے جو حمزہ الزیات کے بھائی ہیں، (انہوں نے) ابو اسحاق سے انہوں نے عمرو بن ذی مر اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان دونوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم کے دن خطاب کیا (جس میں) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (یہ) فرمایا۔ پھر راوی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان مبارک بیان کردیا اور اضافہ کیا............ '(اے اللہ) تو اس کی مدد فرما جو اس (علی رضی اللہ عنہ) کی مدد کرے اور اس کی اعانت فرما جو اس کی اعانت کرے۔' اس کو امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں بیان کیا ہے اور یہ حبیب ضعیف ہے جیسا کہ امام ہیثمی نے بیان کیا۔

عبد اللہ بن احمد نے اپنی کتاب 'الزوائد علی المسند' میں سعید ابن وہب سے اور زید بن یُثیع کے طریق سے اس کو بیان کیا ہے۔ ان دونوں نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک کھلی جگہ پر لوگوں کو اللہ کی قسم دے کر گواہی مانگی کہ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غدیر خم والے دن (مذکورہ فرمان) فرماتے ہوئے سنا ہو وہ ضرور کھڑا ہو جائے تو حضرت سعید رضی اللہ عنہ کی طرف سے چھ آدمی اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کی طرف سے چھ آدمی کھڑے ہو گئے...... آگے پوری حدیث ہے۔ اس کا متن چوتھی حدیث میں گزر چکا ہے۔

الطَّرِيْقُ الثَّانِيَةُ وَالثَّالِثَةُ: وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ، وَأَخْرَجَهُ الْبَزَّارُ بِنَحْوِهِ وَأَتَمَّ مِنْهُ. **وَلِلْحَدِيْثِ طُرُقٌ أُخْرٰى كَثِيْرَةٌ جَمَعَ طَائِفَةٌ كَبِيْرَةٌ مِنْهَا الْهَيْثَمِيُّ فِي 'الْمَجْمَعِ' (٩/١٠٣-١٠٨)، وَقَدْ ذَكَرْتُ وَخَرَّجْتُ مَا تَيَسَّرَ لِي مِنْهَا مِمَّا يَقْطَعُ الْوَاقِفَ عَلَيْهَا بَعْدَ تَحْقِيْقِ الْكَلَامِ عَلٰى أَسَانِيْدِهَا بِصِحَّةِ الْحَدِيْثِ يَقِيْنًا، وَإِلَّا فَهِيَ كَثِيْرَةٌ جِدًّا. وَقَدِ اسْتَوْعَبَهَا ابْنُ عُقْدَةَ فِي كِتَابٍ مُفْرَدٍ، قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ: مِنْهَا صِحَاحٌ وَمِنْهَا حِسَانٌ. وَجُمْلَةُ الْقَوْلِ أَنَّ حَدِيْثَ التَّرْجَمَةِ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ بِشَطْرَيْهِ، بَلِ الْأَوَّلُ مِنْهُ مُتَوَاتِرٌ عَنْهُ ﷺ كَمَا ظَهَرَ لِمَنْ تَتَبَّعَ أَسَانِيْدَهُ وَطُرُقَهُ، وَمَا ذَكَرْتُ مِنْهَا كِفَايَةٌ.**[1]

---

(١) الألباني في سلسلة الأحاديث الصحيحة وشيئ من فقهها وفوائدها، ٤/٣٤١-٣٤٣.

دوسرا اور تیسرا طریق: اور اس کی اسناد حسن ہے اور اس کی بزار نے تخریج کی ہے اس طرح بلکہ اس سے زیادہ مکمل۔ **اس حدیث کے اور بھی بہت سے طریق ہیں جن کو ایک بڑی جماعت نے جمع کیا ہے ان میں سے ایک ہیثمی ہیں جنہوں نے مجمع الزوائد میں بیان کیا ہے۔ جتنا مجھ سے ممکن تھا ان میں سے بیان کر دیا ہے اور تخریج بھی کر دی ہے۔ جن کو جاننے والا، اس کی اسانید پر کلام کی تحقیق کرنے کے بعد حدیث کی یقینی صحت کے بارے میں قطعی رائے رکھتا ہے۔ وگرنہ تو ان کی تعداد بہت ہے۔ ان کا استیعاب ابن عقدہ نے ایک الگ کتاب میں کیا ہے۔ حافظ ابن حجر نے فرمایا: ان احادیث میں کچھ صحیح ہیں اور کچھ حسن ہیں۔ ساری بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ زیر بحث حدیث اپنے دونوں حصوں کے ساتھ صحیح ہے۔ بلکہ اس کا اوّل حصہ آپ ﷺ سے متواتر مروی ہے، جس طرح کہ یہ ہر اس شخص پر واضح ہے جو اس کی اسانید اور طرق سے واقفیت حاصل کر لے اور میں نے اس کے بارے میں جو کچھ بیان کر دیا ہے وہ کافی ہے۔**

فَصْلٌ فِي ثَمَانِيَةٍ وَتِسْعِيْنَ مِنَ الصَّحَابَةِ رَوَوْا حَدِيْثَ الْوِلَايَةِ

وَقَالَ الإِمَامُ الْحَافِظُ أَبُوْ حَفْصٍ الْبَغْدَادِيُّ (٣٨٥ هـ) فِي 'شَرْحِ مَذَاهِبِ أَهْلِ السُّنَّةِ' فِي حَدِيْثِ ﴿مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ﴾: **هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ**، وَقَدْ رَوٰى حَدِيْثَ غَدِيْرِ خُمٍّ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ نَحْوُ مِائَةِ نَفْسٍ، وَفِيْهِمُ الْعَشَرَةُ، وَهُوَ حَدِيْثٌ ثَابِتٌ، لَا أَعْرِفُ لَهُ عِلَّةً، تَفَرَّدَ عَلِيٌّ بِهٰذِهِ الْفَضِيْلَةِ، لَمْ يُشْرِكْهُ فِيْهَا أَحَدٌ.[١]

نَقَلَ الإِمَامُ ابْنُ طَاؤُوْسٍ فِي كِتَابِهِ 'الطَّرَائِفِ فِي مَعْرِفَةِ مَذَاهِبِ الطَّوَائِفِ'، أَسْمَاءَ الصَّحَابَةِ الَّذِيْنَ رَوَوْا حَدِيْثَ الْغَدِيْرِ، وَعَدَّدَهُمْ إِلٰى ثَمَانِيَةٍ وَتِسْعِيْنَ، وَمِنْهُمْ مَنْ هَنَّأَهُ بِذٰلِكَ وَهُمْ: (١) أَبُوْ بَكْرٍ (عَبْدُ اللهِ) بْنُ عُثْمَانَ، (٢) عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، (٣) عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، (٤) عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، (٥) طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ، (٦) الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ، (٧) عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، (٨) سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ مَالِكٌ، (٩) الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، (١٠) الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ،

(١) أبو حفص البغدادي في شرح مذاهب أهل السنة/١٠٣، الرقم/٨٧۔

﴿اَٹھانوے (۹۸) صحابہ کرام ؓ نے ’حدیثِ ولایتِ علی ؓ‘ کو روایت کیا ہے﴾

امام حافظ ابوحفص بغدادی نے ’شرح مذاهب أهل السنة‘ میں حدیث: ’مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ‘ کے بارے میں کہا ہے: **یہ حدیث غریب صحیح ہے**، اور غدیرِ خم والی حدیث رسول اللہ ﷺ سے تقریباً سو (۱۰۰) راویوں نے روایت کی ہے، اور ان میں عشرہ مبشرہ بھی شامل ہیں۔ یہ حدیث ثابت شدہ ہے، میں اس کی کسی علت کو نہیں جانتا۔ اس فضیلت کے ساتھ صرف حضرت علی ؓ منفرد ہوئے ہیں اور اس فضیلت میں ان کا اور کوئی شریک نہیں ہے۔

امام ابنِ طاؤس نے اپنی کتاب ’الطرائف في معرفة مذاهب الطوائف‘ میں ان صحابہ کرام ؓ کے اسماء گرامی ذکر کیے ہیں جنہوں نے ’غدیرِ خم‘ والی حدیث روایت کی ہے، اور ان کی تعداد اٹھانوے (۹۸) بیان کی ہے۔ ان میں سے بعض وہ بھی ہیں جنہوں نے سیدنا علی کرّم اللہ وجهه الكريم کو مسلمانوں کے مولا بننے کی مبارک باد بھی دی، **اور وہ صحابہ ؓ یہ ہیں:**

(۱) ابو بکر (عبد اللہ) بن عثمان، (۲) عمر بن الخطاب، (۳) عثمان بن عفان، (۴) علی بن ابی طالب، (۵) طلحہ بن عبید اللہ، (۶) زبیر بن العوام، (۷) عبد الرحمٰن بن عوف، (۸) سعد بن ابی وقاص مالک، (۹) عباس بن عبد المطلب، (۱۰) حسن بن علی بن ابی طالب،

(١١) الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، (١٢) عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَبَّاسِ، (١٣) عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، (١٤) عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ، (١٥) عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، (١٦) أَبُوْ ذَرٍّ جُنْدُبُ بْنُ جُنَادَةَ الْغِفَارِيُّ، (١٧) سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ، (١٨) أَسْعَدُ بْنُ زُرَارَةَ الْأَنْصَارِيُّ، (١٩) خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ، (٢٠) أَبُوْ أَيُّوْبَ خَالِدُ بْنُ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ، (٢١) سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ الْأَنْصَارِيُّ، (٢٢) عُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ، (٢٣) حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ، (٢٤) عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، (٢٥) الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ الْأَنْصَارِيُّ، (٢٦) رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيُّ، (٢٧) سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ، (٢٨) سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ الْأَسْلَمِيُّ، (٢٩) زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ، (٣٠) أَبُو لَيْلَى الْأَنْصَارِيُّ، (٣١) أَبُوْ قُدَامَةَ الْأَنْصَارِيُّ، (٣٢) سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيُّ، (٣٣) عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ الطَّائِيُّ، (٣٤) ثَابِتُ بْنُ وَدِيْعَةَ، (٣٥) كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ الْأَنْصَارِيُّ، (٣٦) أَبُو الْهَيْثَمِ مَالِكُ بْنُ التَّيِّهَانِ الْأَنْصَارِيُّ، (٣٧) هَاشِمُ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ الزُّهْرِيُّ، (٣٨) الْمِقْدَادُ بْنُ عَمْرٍو الْكِنْدِيُّ، (٣٩) عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي عَبْدِ الْأَسَدِ الْمَخْزُوْمِيُّ، (٤٠) عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ الْخُزَاعِيُّ، (٤١) بُرَيْدَةُ بْنُ الْحَصِيْبِ الْأَسْلَمِيُّ، (٤٢) جَبَلَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ، (٤٣) أَبُوْ هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيُّ، (٤٤) أَبُوْ بَرْزَةَ نَضْلَةُ بْنُ عُبَيْدٍ الْأَسْلَمِيُّ، (٤٥) أَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ، (٤٦) جَابِرُ بْنُ

(۱۱) حسین بن علی بن ابی طالب، (۱۲) عبد اللہ بن عباس، (۱۳) عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب، (۱۴) عبد اللہ بن مسعود، (۱۵) عمار بن یاسر، (۱۶) ابو ذر جندب بن جنادہ الغفاری، (۱۷) سلمان الفارسی، (۱۸) اسعد بن زرارہ الانصاری، (۱۹) خزیمہ بن ثابت الانصاری، (۲۰) ابو ایوب خالد بن زید الانصاری، (۲۱) سہل بن حنیف الانصاری، (۲۲) عثمان بن حنیف، (۲۳) حذیفہ بن الیمان، (۲۴) عبد اللہ بن عمر بن الخطاب، (۲۵) البراء بن عازب الانصاری، (۲۶) رفاعہ بن رافع الانصاری، (۲۷) سمرہ بن جندب، (۲۸) سلمہ بن الاکوع الاسلمی، (۲۹) زید بن ثابت الانصاری، (۳۰) ابو لیلیٰ الانصاری، (۳۱) ابو قدامہ الانصاری، (۳۲) سہل بن سعد الانصاری، (۳۳) عدی بن حاتم الطائی، (۳۴) ثابت بن ودیعہ، (۳۵) کعب بن عجرہ الانصاری، (۳۶) ابو الہیثم مالک بن التیہان الانصاری، (۳۷) ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص الزہری، (۳۸) مقداد بن عمرو الکندی، (۳۹) عمر بن ابی سلمہ عبد اللہ بن ابی عبد الاسد المخزومی، (۴۰) عمران بن حصین الخزاعی، (۴۱) بریدہ بن الحصیب الاسلمی، (۴۲) جبلہ بن عمرو الانصاری، (۴۳) ابو ہریرہ الدوسی، (۴۴) ابو برزہ نضلہ بن عبید الاسلمی، (۴۵) ابو سعید الخدری، (۴۶) جابر بن عبد اللہ

عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ، (٤٧) جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، (٤٨) زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ الْأَنْصَارِيُّ، (٤٩) أَبُوْ رَافِعٍ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللهِ (ﷺ)، (٥٠) أَبُوْ عَمْرَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ مِحْصَنٍ الْأَنْصَارِيُّ، (٥١) أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ، (٥٢) نَاجِيَةُ بْنُ عَمْرٍو الْخُزَاعِيُّ، (٥٣) أَبُوْ زَيْنَبَ بْنُ عَوْفٍ الْأَنْصَارِيُّ، (٥٤) يَعْلَى بْنُ مُرَّةَ الثَّقَفِيُّ، (٥٥) سَعِيْدُ بْنُ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ، (٥٦) حُذَيْفَةُ بْنُ أُسَيْدٍ أَبُوْ سَرِيْحَةَ الْغِفَارِيُّ، (٥٧) عَمْرُو بْنُ الْحَمِقِ الْخُزَاعِيُّ، (٥٨) زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْأَنْصَارِيُّ، (٥٩) مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ، (٦٠) أَبُوْ سُلَيْمَانَ جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ السُّوَائِيُّ، (٦١) عَبْدُ اللهِ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ، (٦٢) حُبْشِيُّ بْنُ جُنَادَةَ السَّلُوْلِيُّ، (٦٣) ضَمْرَةُ السُّلَمِيُّ، (٦٤) عُبَيْدُ بْنُ عَازِبٍ الْأَنْصَارِيُّ، (٦٥) عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى الْأَسْلَمِيُّ، (٦٦) يَزِيْدُ (زَيْدُ) بْنُ شَرَاحِيْلَ الْأَنْصَارِيُّ، (٦٧) عَبْدُ اللهِ بْنُ بُسْرٍ الْمَازِنِيُّ، (٦٨) النُّعْمَانُ بْنُ الْعَجْلَانِ الْأَنْصَارِيُّ، (٦٩) عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَعْمَرَ الدِّيْلِيُّ، (٧٠) أَبُوْ الْحَمْرَاءِ خَادِمُ رَسُوْلِ اللهِ (ﷺ)، (٧١) أَبُوْ فَضَالَةَ الْأَنْصَارِيُّ، (٧٢) عَطِيَّةُ بْنُ بُسْرٍ الْمَازِنِيُّ، (٧٣) عَامِرُ بْنُ لَيْلَى الْغِفَارِيُّ، (٧٤) أَبُو الطُّفَيْلِ عَامِرُ بْنُ وَاثِلَةَ الْكِنَانِيُّ، (٧٥) عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ رَبِّ الْأَنْصَارِيُّ، (٧٦) حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ، (٧٧) سَعْدُ بْنُ جُنَادَةَ الْعَوْفِيُّ، (٧٨) عَامِرُ بْنُ عُمَيْرٍ النُّمَيْرِيُّ، (٧٩) عَبْدُ اللهِ بْنُ يَامِيْلَ، (٨٠) حَبَّةُ بْنُ جُوَيْنٍ الْعُرَنِيُّ،

الانصاری، (۴۷) جریر بن عبد اللہ، (۴۸) زید بن ارقم الانصاری، (۴۹) ابو رافع مولیٰ رسول اللہ (ﷺ)، (۵۰) ابو عمرہ بن عمرو بن محصن الانصاری، (۵۱) انس بن مالک الانصاری، (۵۲) ناجیہ بن عمرو الخزاعی، (۵۳) ابو زینب بن عوف الانصاری، (۵۴) یعلی بن مرہ الثقفی، (۵۵) سعید بن سعد بن عبادہ الانصاری، (۵۶) حذیفہ بن اسید ابو سریحہ الغفاری، (۵۷) عمرو بن الحمق الخزاعی، (۵۸) زید بن حارثہ الانصاری، (۵۹) مالک بن الحویرث، (۶۰) ابو سلیمان جابر بن سمرہ السوائی، (۶۱) عبد اللہ بن ثابت الانصاری، (۶۲) حبشی بن جنادہ السلولی، (۶۳) ضمرہ السلمی، (۶۴) عبید بن عازب الانصاری، (۶۵) عبد اللہ بن ابی اوفی الاسلمی، (۶۶) یزید (زید) بن شراحیل الانصاری، (۶۷) عبد اللہ بن بسر المازنی، (۶۸) نعمان بن العجلان الانصاری، (۶۹) عبد الرحمٰن بن یعمر الدیلی، (۷۰) ابو الحمراء خادم رسول اللہ (ﷺ)، (۷۱) ابو فضالہ الانصاری، (۷۲) عطیہ بن بسر المازنی، (۷۳) عامر بن لیلیٰ الغفاری، (۷۴) ابو الطفیل عامر بن واثلہ الکنانی، (۷۵) عبد الرحمٰن بن عبد رب الانصاری، (۷۶) حسان بن ثابت الانصاری، (۷۷) سعد بن جنادہ العوفی، (۷۸) عامر بن عمیر النمیر ی، (۷۹) عبد اللہ بن یامیل، (۸۰) حبہ بن جوین العرنی،

(٨١) عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ الْجُهَنِيُّ، (٨٢) أَبُوْ ذُؤَيْبٍ الشَّاعِرُ، (٨٣) أَبُوْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيُّ، خُوَيْلَدُ بْنُ عَمْرٍو، (٨٤) أَبُوْ جُحَيْفَةَ وَهْبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ السُّوَائِيُّ، (٨٥) أَبُوْ أُمَامَةَ الصُّدَيُّ بْنُ عَجْلَانَ الْبَاهِلِيُّ، (٨٦) عَامِرُ بْنُ لَيْلَى بْنِ ضَمْرَةَ، (٨٧) جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ سُفْيَانَ الْعَلَقِيُّ الْبَجَلِيُّ، (٨٨) أُسَامَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ الْكَلْبِيُّ، (٨٩) وَحْشِيُّ بْنُ حَرْبٍ، (٩٠) قَيْسُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ شَمَّاسٍ الْأَنْصَارِيُّ، (٩١) عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُدْلِجٍ، (٩٢) حَبِيْبُ بْنُ بُدَيْلِ بْنِ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِيُّ، (٩٣) فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ (ﷺ)، (٩٤) عَائِشَةُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ، (٩٥) أُمُّ سَلَمَةَ، (٩٦) أُمُّ هَانِيءٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ، (٩٧) فَاطِمَةُ بِنْتُ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، (٩٨) أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ الْخَثْعَمِيَّةُ ﭫ.

وَنَصَّ عَلٰى ذٰلِكَ جَمْعٌ، مِنْهُمُ الْحَافِظُ السُّيُوْطِيُّ فِي 'قَطْفِ الْأَزْهَارِ الْمُتَنَاثِرَةِ' عَنْ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ نَفْسًا[1]، وَالْحَافِظُ مُرْتَضَى الزَّبِيْدِيُّ فِي 'لُقَطِ اللآلِيءِ الْمُتَنَاثِرَةِ' وَقَالَ: رَوَاهُ مِنَ الصَّحَابَةِ وَاحِدٌ وَعِشْرُوْنَ نَفْسًا.[2]

---

(١) السيوطي في قطف الأزهار المتناثرة/٢٧٧ـ

(٢) المرتضى الزبيدي في لقط اللآلئ المتناثرة/٢٠٥ـ

(۸۱) عقبہ بن عامر الجہنی، (۸۲) ابو ذؤیب الشاعر، (۸۳) ابو شریح الخزاعی، خویلد بن عمرو، (۸۴) ابو جحیفہ وہب بن عبد اللہ السوائی، (۸۵) ابو امامہ الصدی بن عجلان الباہلی، (۸۶) عامر بن لیلیٰ بن ضمرہ، (۸۷) جندب بن عبد اللہ سفیان العلقی البجلی، (۸۸) اسامہ بن زید بن حارثہ الکلبی، (۸۹) وحشی بن حرب، (۹۰) قیس بن ثابت بن شماس الانصاری، (۹۱) عبد الرحمٰن بن مدلج، (۹۲) حبیب بن بدیل بن ورقاء الخزاعی، (۹۳) فاطمہ بنتِ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)، (۹۴) عائشہ بنتِ ابی بکر، (۹۵) ام سلمہ، (۹۶) اُم ہانیء بنتِ ابی طالب، (۹۷) فاطمہ بنتِ حمزہ بن عبد المطلب، (۹۸) اَسماء بنتِ عمیس **الخثعمیہ** رضی اللہ عنہم۔

اس پر علماء کی جماعت نے اعتماد کیا ہے جن میں سے حافظ سیوطی نے اپنی کتاب **قَطْفُ الْأَزْهَارِ الْمُتَنَاثِرَةِ** میں اٹھارہ راویوں سے یہ حدیث بیان کی ہے، اور امام مرتضیٰ زبیدی نے **لُقَطُ اللآلِيءِ الْمُتَنَاثِرَةِ** میں درج کی ہے اور کہا ہے: اس حدیث کو اکیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہے۔

اَلْمَصَادِر وَالْمَرَاجِع

١.	**القرآن الحکیم۔**

٢.	احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (١٦٤-٢٤١ھ/٧٨٠-٨٥٥ء)۔ **فضائل الصحابة**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٣ھ/١٩٨٣ء۔

٣.	احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (١٦٤-٢٤١ھ/٧٨٠-٨٥٥ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٨ھ/١٩٧٨ء۔

٤.	البانی، محمد ناصر الدین (١٣٣٣-١٤٢٠ھ/١٩١٤-١٩٩٩ء)۔ **سلسلة الأحادیث الصحیحه**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء۔

٥۔	بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اِسماعیل بن اِبراہیم بن مغیرہ (١٩٤-٢٥٦ھ/ ٨١٠-٨٧٠ء)۔ **التاریخ الکبیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٦.	بزار، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (٢١٠-٢٩٢ھ/ ٨٢٥-٩٠٥ء)۔ **المسند** بیروت، لبنان: ١٤٠٩ھ۔

٧.	بلاذری، احمد بن یحیی۔ **فتوح البلدان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٨.	بوصیری، ابو العباس شہاب الدین احمد بن ابی بکر بن اسماعیل الکنانی الشافعی (٨٤٠ھ)۔ **مختصر إتحاف السادة المهرة بزوائد المسانید العشرة**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٩٩٨ء۔

٩.	بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨ھ/ ٩٩٤-١٠٦٦ء)۔ **السنن الکبری**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ١٤١٤ھ/١٩٩٤ء۔

١٠.	ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی

(٢١٠-٢٧٩ھ/٨٢٥-٨٩٢ء) ۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ١٩٩٨ء۔

١١. ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (٦٦١-٧٢٨ھ/ ١٢٦٣-١٣٢٨ء)۔ **منهاج السنة النبوية**۔مصر: مطبعہ امیریہ کبریٰ بولاق۔

١٢. ابن الجزری، شمس الدین ابو الخیر، محمد بن محمد بن یوسف (٨٣٣ھ)۔ **مناقب الأسد الغالب**۔مکتبۃ القرآن، ١٩٩٤ء

١٣. حاکم، ابو عبد الله محمد بن عبد الله بن محمد (٣٢١-٤٠٥ھ/ ٩٣٣-١٠١٤ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین**۔ مکہ،سعودی عرب: دار الباز للنشر و التوزیع۔

١٤. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (٢٧٠-٣٥٤ھ/ ٨٨٤-٩٦٥ء)۔ **الثقات**۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ١٣٩٥ھ۔

١٥. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (٢٧٠-٣٥٤ھ/ ٨٨٤-٩٦٥ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤١٤ھ/١٩٩٣ء۔

١٦. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣-٨٥٢ھ/١٣٧٢-١٤٤٩ء)۔ **تهذيب التهذيب**۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ١٤٠٤ھ/١٩٨٤ء۔

١٧. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣-٨٥٢ھ/١٣٧٢-١٤٤٩ء)۔ **فتح الباري شرح صحيح البخاري**۔ لاہور، پاکستان: دارنشر الکتب الاسلامیہ، ١٤٠١ھ/ ١٩٨١ء۔

١٨. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣-٨٥٢ھ/١٣٧٢-١٤٤٩ء)۔ **المطالب العالية**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ١٤٠٧ھ/١٩٧٨ء۔

١٩. حسام الدین ہندی، علاء الدین علی متقی (م ٩٧٥ھ)۔ **كنز العمال في سنن الأقوال**

والأفعال۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء۔

۲۰. خطیب بغدادی، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲-٤٦۳ھ/۱۰۰۲-۱۰۷۱ء)۔ **تاریخ بغداد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۲۱. دولابی، ابو بشر محمد بن احمد بن حماد (۲۲٤-۳۱۰ھ)۔ **الذرية الطاهرة**۔ کویت: الدار السّلفیہ، ۱٤۰۷ھ۔

۲۲. دولابی، ابو بشر محمد بن احمد بن حماد (۲۲٤-۳۱۰ھ)۔ **الكنى والأسماء**۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ۱٤۲۱ھ/۲۰۰۰ء۔

۲۳. ذہبی، ابو عبد اللہ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (٦۷۳-۷٤۸ھ/۱۲۷٤-۱۳٤۸ء)۔ **تاریخ الاسلام ووفیات المشاهير والأعلام**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱٤۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

۲٤. ذہبی، ابو عبد اللہ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (٦۷۳-۷٤۸ھ/۱۲۷٤-۱۳٤۸ء)۔ **رسالة طرق الحديث: من كنت مولاه فعلي مولاه**۔

۲۵. ذہبی، ابو عبد اللہ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (٦۷۳-۷٤۸ھ/۱۲۷٤-۱۳٤۸ء)۔ **سير أعلام النبلاء**۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الرسالۃ، ۱٤۱۳ھ۔

۲٦. ذہبی، ابو عبد اللہ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (٦۷۳-۷٤۸ھ/۱۲۷٤-۱۳٤۸ء)۔ **الكاشف**۔ جدہ، سعودی عرب، دار القبلۃ للثقافۃ الاسلامیہ، ۱٤۱۳ھ/۱۹۹۲ء۔

۲۷. رویانی، ابوبکر محمد بن ہارون الرویانی (۳۰۷ھ)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ۱٤۱٦ھ۔

۲۸. زبیدی، ابو الفیض محمد بن محمد بن محمد بن عبد الرزاق مرتضی حسینی حنفی

(١١٤٥-١٢٠٥ھ/١٧٣٢-١٧٩١ء)۔ **لقط اللآليء المتناثرة في الأحاديث المتواترة**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۲۹. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩-٩١١ھ/١٤٤٥-١٥٠٥ء)۔ **جمع الجوامع المعروف بـ: الجامع الكبير**۔

۳۰. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩-٩١١ھ/١٤٤٥-١٥٠٥ء)۔ **قطف الأزهار المتناثرة في الأخبار المتواترة**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء۔

۳۱. ابن شاہین، ابو حفص عمر بن احمد الواعظ (٢٩٧-٣٨٥ھ)۔ **شرح مذاهب أهل السنة**۔ قاہرہ، مصر: مؤسسۃ قرطبۃ للنشر والتوزیع، ١٤١٥ھ/١٩٩٥ء۔

۳۲. ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن إبراہیم بن عثمان کوفی (١٥٩-٢٣٥ھ/٧٧٦-٨٤٩ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ١٤٠٩ھ۔

۳۳. ابن صلاح، ابوعمرو عثمان بن عبد الرحمان الشہر زوری (٥٧٧-٦٤٣ھ)۔ **معرفة أنواع علوم الحديث (المعروف بـ: مقدمة ابن الصلاح)**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر المعاصر، ١٣٩٧ھ/١٩٧٧ء۔

۳٤. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/ ٨٧٣-٩٧١ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء۔

۳۵. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/ ٨٧٣-٩٧١ء)۔ **المعجم الصغير**، بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤١٨ھ/١٩٩٧ء۔

۳٦. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/

۸۷۳-۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثہ، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۳ء۔

۳۷. طحاوی، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (۲۲۹-۳۲۱ھ/۸۵۳-۹۳۳ء)۔ **شرح مشکل الآثار**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۷ء۔

۳۸. طیوری، ابو الحسین المبارک بن عبد الجبار الصیر فی (م ۵۰۰ھ)۔ **الطیوریات**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ أضواء السلف، ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء۔

۳۹. ابن ابی عاصم، ابوبکر عمرو بن ابی عاصم ضحاک شیبانی(۲۰۶-۲۸۷ھ/ ۸۲۲-۹۰۰ء)۔ **السنۃ**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۰ھ۔

۴۰. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸-۴۶۳ھ/ ۹۷۹-۱۰۷۱ء)۔ **الاستیعاب في معرفۃ الأصحاب**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۲ھ۔

۴۱. عبد الرزاق، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶-۲۱۱ھ/ ۷۴۴-۸۲۶ء)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

۴۲. عبد اللہ بن احمد، ابو عبد الرحمان، ابن محمد بن حنبل بن ہلال الذہلی الشیبانی (۲۱۳-۲۹۰ھ)۔ **زوائد المسند**۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء

۴۳. عجلونی، ابو الفداء اسماعیل بن محمد بن عبد الہادی بن عبد الغنی جراحی (۱۰۸۷-۱۱۶۲ھ/۱۶۷۶-۱۷۴۹ء)۔ **کشف الخفاء ومزیل الإلباس عما اشتہر من الأحادیث علی ألسنۃ الناس**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔

۴۴. ابن عدی، عبد اللہ بن عدی بن عبداللہ بن محمد ابو احمد الجرجانی (۲۷۷-۳۶۵ھ)۔ **الکامل في ضعفاء الرجال**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۸ء۔

٤٥. ابن عساکر، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (۴۹۹-۵۷۱ھ/۱۱۰۵-۱۱۷۶ء)۔ **تاریخ مدینة دمشق (المعروف بہ: تاریخ ابن عساکر)**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱ء۔

٤٦. عقیلی، ابوجعفر محمد بن عمر بن موسی (۳۲۲ھ)۔ **الضعفاء**۔ بیروت، لبنان: دار المکتبۃ العلمیہ، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔

٤٧. قسطلانی، ابوالعباس احمد بن محمد بن ابی بکر بن عبد الملک بن احمد بن محمد بن حسین بن علی (۸۵۱-۹۲۳ھ/۱۴۴۸-۱۵۱۷ء)۔ **المواهب اللدنية بالمنح المحمدية**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء۔

٤٨. ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن ضوء بن زرع بصروی (۷۰۱-۷۷۴ھ/۱۳۰۱-۱۳۷۳ء)۔ **البداية والنهاية**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء۔

٤٩. ابن ماجہ، ابوعبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹-۲۷۳ھ/ ۸۲۴-۸۸۷ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء۔

٥٠. محاملی، ابو عبد اللہ حسین بن اسماعیل بن محمد بن اسماعیل بن سعید بن ابان الضبی (۲۳۵-۳۳۰ھ/۸۴۹-۹۴۱ء)۔ امالی۔ عمان + اُردن +الدمام: المکتبۃ الاسلامیہ+ دار ابن القیم، ۱۴۱۲ھ۔

٥١. محبّ طبری، ابو جعفر احمد بن عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن ابراہیم (۶۱۵-۶۹۴ھ/۱۲۱۸-۱۲۹۵ء)۔ **الرياض النضرة في مناقب العشرة**۔ بیروت، لبنان: دارالغرب الاسلامی، ۱۹۹۶ء۔

٥٢. مزی، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (۶۵۴-۷۴۲ھ/۱۲۵۶-۱۳۴۱ء)۔ **تهذيب الكمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

٥٣. مقدسی، محمد بن عبد الواحد حنبلی (٦٤٣ھ)۔ **الأحاديث المختارة**۔ مکہ المکرّمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النہضۃ الحدیثیہ، ١٤١٠ھ/١٩٩٠ء۔

٥٤. ملا علی قاری، نور الدین بن سلطان محمد ہروی حنفی (م ١٠١٤ھ/ ١٦٠٦ء)۔ **مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٢٢ھ/٢٠٠١ء۔

٥٥. نسائی، ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار (٢١٥-٣٠٣ھ/٨٣٠-٩١٥ء)۔ **خصائص أمير المؤمنين علي بن أبي طالب** ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ/١٩٨٧ء۔

٥٦. نسائی، ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار (٢١٥-٣٠٣ھ/٨٣٠-٩١٥ء)۔ **السنن**۔ حلب، شام: مکتب المطبوعات، ١٤٠٦ھ/١٩٨٦ء۔

٥٧. نسائی، ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار (٢١٥-٣٠٣ھ/٨٣٠-٩١٥ء)۔ **السنن الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١١ھ/١٩٩١ء۔

٥٨. ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اِسحاق بن موسیٰ بن مہران اُصبہانی (٣٣٦-٤٣٠ھ/٩٤٨-١٠٣٨ء)۔ **تاريخ أصبهان (أخبار أصبهان)**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٠ھ/١٩٩٠ء۔

٥٩. ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اِسحاق بن موسیٰ بن مہران اُصبہانی (٣٣٦-٤٣٠ھ/٩٤٨-١٠٣٨ء)۔ **حلية الأولياء وطبقات الأصفياء**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٠ھ/١٩٨٠ء۔

٦٠. ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (٧٣٥-٨٠٧ھ)۔ **مجمع الزوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی،

۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

۶۱. ابو یعلی، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰-۳۰۷ھ/۸۲۵-۹۱۹ء)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔